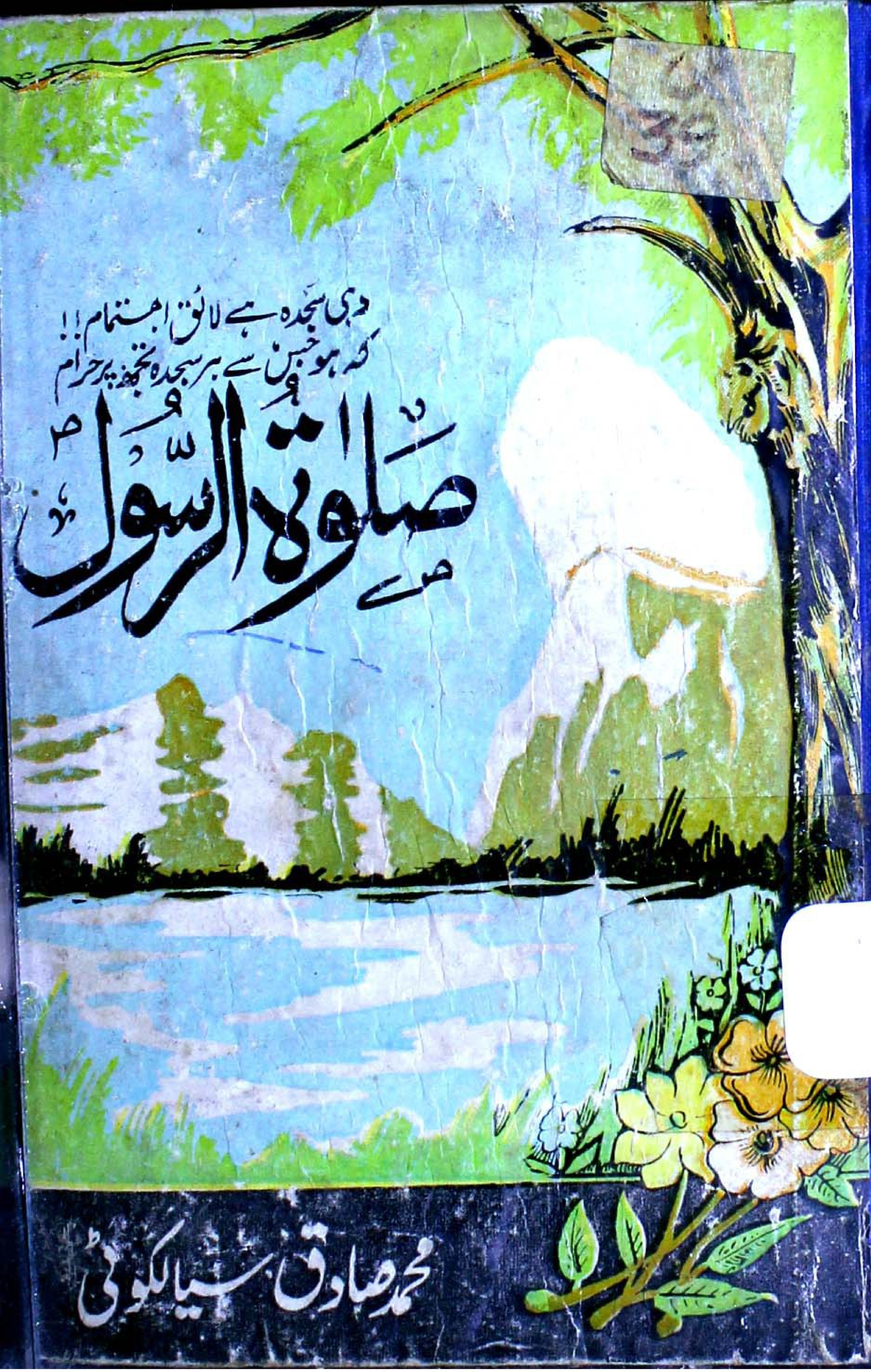

وہی سجدہ ہے لائق اہتمام!!
کہ ہو جس سے ہر سجدہ تجھ پر حرام
صلوٰۃ الرسول ﷺ
محمد صادق سیالکوٹی


Marfat.com

Marfat.com

(بغیر اجازت مصنف کوئی صاحب طبع نہ فرمائیں)

صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ (بخاری شریف)

رسول خدا فرماتے ہیں "نماز ٹھیک اسی طرح پڑھو جس طرح تم نے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھا"

خدا کے آخری رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

نماز کا مکمّل ضابطہ

# صلوٰۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

جس کے نورانی اوراق میں وہ دُررِ آبدار منتشر ہیں۔ جو وحی الٰہی کے یمِ ھدیٰ سے رسالت کی غوّاصی نے پائے ہیں اور جنکی تابانی اور درخشانی کا نور جویانِ خدا کو خیبت و نصیباں کی ظلمت سے نکال کر بارگاہِ ایزدی میں پہنچاتا ہے

تالیف

حکیم مولٰنا محمد صادق سیالکوٹیؒ

ناشر

سکول بک ڈپو۔ اردو بازار۔ گوجرانوالہ

قیمت مجلد چھ روپے

Marfat.com

86405

# کتاب ھذا کا یہ ایڈیشن

بڑی چھان بین، تحقیق اور حک و اضافہ کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔ جو صحت، استدلال اور دیگر خوبیوں کے لحاظ سے ہر طرح تکمیل بر دوش ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے ــــ آمین۔

محمد صادق

(ایہ اکا میٹڈ پریس سیالکوٹ)

Marfat.com

3261

هزار نقش بر آید ز کلکِ صنع و یکی
بدلپذیریِ نقشِ نگارِ ما نرسد

Marfat.com

# انتساب

تحیات، صلوٰۃ، طیبات کے تنہا سزاوار سبوح

و قدوس معبود! لازوال مسجود! میں اس کتاب

## صلوٰۃ الرسول

کو تیری عظمت و ملکوت کی نذر کرتا ہوں۔

اپنے فضل سے اسے شرفِ قبول بخش! اور مسلمانوں کو

اس پر عمل کرنے کی سعادت سے بہرہ ور فرما۔ آمین!

میں ہوں تیرا بندہ

**محمد صادق**

Marfat.com

# صلوٰۃ الرسولؐ پر اخباروں کے تبصرے اور علمائے کرام کی رائیں

## روزنامہ "ڈان" کراچی

روزنامہ ڈان (اردو) کراچی۔ اپنی ۱۲۔ جولائی ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ ۲۰۷ صفحات کی اس بصیرت افروز کتاب میں مصنف نے نماز کے متعلق جملہ مسائل ضروریہ عام فہم زبان میں یکجا کر دیئے ہیں۔ چونکہ نماز اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ہے۔ اور ہماری روزمرہ زندگی کی تہذیب و تمدن کی بڑی حد تک ضامن و معاون۔ اس لئے لازم ہے۔ کہ اس کو کتاب و سنت کی پوری اتباع کے ساتھ ادا کیا جائے۔ ہماری عبادات یکسر رواجی ہو کر رہ گئی ہیں۔ چنانچہ ادائے نماز میں بھی بے ضابطگیاں ہیں۔ مصنف نے ان کا باوضاحت ذکر کیا ہے۔ اور نماز پنج وقت کے علاوہ مسنون، مؤکدہ۔ موقتی۔ ہر نوع کی نماز۔ ادعیہ۔ اوراد و وظائف پر دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب اس قابل ہے۔ کہ ہر مسلمان مرد، و عورت اس کا

Marfat.com

مطالعہ کرے۔ اور ہر مسلمان گھرانے میں بالالتزام رہے۔ تاکہ علامہ اقبالؒ کے الفاظ میں شامتِ اعمال سے بچا جا سکے۔ ؎

تیری نماز بے سرور، تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گذر، ایسے امام سے گذر

---

## روزنامہ "انقلاب" لاہور

روزنامہ "انقلاب" لاہور۔ اپنی ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:" اس کتاب میں مولانا محمد صادق سیالکوٹی نے غسل و وضوء و تیمم اور نماز کے مسائل براہِ راست احادیث صحیحہ سے اخذ کر کے جمع کر دیئے ہیں۔ ہر قسم کی نمازوں کے متعلق اور ادعیہ ماثورہ کے متعلق جو نماز میں پڑھنی چاہئیں پوری تفصیل درج کی ہے۔ اور نہایت سادہ و سلیس زبان میں ہر مسئلے کو واضح کیا ہے۔ کتاب کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ اس میں نہایت احتیاط سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کے تمام تر آداب وافعال جمع کئے ہیں۔ اور احادیث کے سوا اور کسی ذریعے سے مدد نہیں لی۔ ہر مسلمان کو چاہیئے۔ کہ اس بابرکت کتاب کو خریدے۔ اور معلوم کرے۔ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح نماز پڑھتے تھے"۔

---

Marfat.com

## ہفت روزہ "آفاق" لاہور

ہفت روزہ "آفاق" لاہور۔ اپنی ۴ نومبر ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں لکھتا ہے:۔ "اس کتاب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح نماز پڑھتے تھے۔ صحیح احادیث کے ذریعہ اس کی مکمل صورت پیش کی گئی ہے۔ بیشک اس موضوع پر اردو زبان میں یہ ایک جامع اور مکمل کتاب ہے۔ اور نماز کا کوئی پہلو نہیں۔ جو اس میں چھوڑ اگیا ہو"

## ماہنامہ "صحیفہ" کراچی

ماہنامہ "صحیفہ" کراچی۔ اپنی ماہ اکتوبر ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ یہ (صلوٰۃ الرسول) نماز کی کتاب ہے مولانا حکیم محمد صادق صاحب سیالکوٹی اس کے مصنف ہیں۔ قیامت کے روز سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ نماز درست نکلی۔ تو باقی اعمال کو دیکھا جائے گا۔ ورنہ تمام اعمال برباد ہونگے۔ اسلئے لازم ہے کہ نماز سنت نبوی کے مطابق ادا کی جائے۔ لہذا آپ کتاب مذکور کو منگوا کر اپنی نماز کو سنت نبوی کے مطابق درست کریں۔ فاضل مصنف نے اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا نقشہ پیش کیا ہے۔ شکر اللہ سعیہٗ!

Marfat.com

# روزنامہ "احسان" لاہور

روزنامہ "احسان" لاہور اپنی ۳۱- جنوری ۱۹۵۳ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ مولانا محمد صادق سیالکوٹی اخبار بین طبقے سے محتاج تعارف نہیں۔ مذہبی موضوعات پر آپ کے مضامین فاضلانہ مقامی روزناموں میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسلامی تعلیمات اور سیرت مبارک پر آپ کی متعدد تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔

"صلوٰۃ الرسول" جیسا کہ نام سے ظاہر ہے، یہ بتلاتی ہے۔ کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کس طرح ادا فرماتے تھے، نماز کے متعلق اسلام نے جو احکام دیئے ہیں۔ ان سے مسلمان ناواقف نہیں۔ نماز کسی حالت میں حتیٰ اینکہ بستر مرگ پر بھی معاف نہیں۔

بہت سے مسلمان نماز تو ادا کرتے ہیں۔ مگر وہ اس امر سے واقف نہیں ہوتے کہ صحیح نماز کس طرح ادا کی جائے۔ غلط طریقے سے نماز ادا کی جائے۔ تو وہ منہ پر پھینک دی جاتی ہے۔

صحیح نماز تو وہی ہے۔ جو رسولِ اکرم ادا فرماتے تھے۔ اسلئے فاضل مصنف نے مستند اور صحیح احادیث کی مدد سے "صلوٰۃ الرسول" میں بتلایا ہے، کہ حضور انور کس طرح نماز ادا فرماتے تھے، اس کے ساتھ احادیث کی مدد سے غسل، وضو، تیمم، اور ہر قسم کی نماز، مسنون مؤکد موقتی، اوراد و وظائف۔ بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں۔

Marfat.com

اس کتاب کی افادیت اس وقت واضح ہوگی۔ جب ہم اپنی ادائیگی نماز کا صحیح طریق نماز سے مقابلہ کریں۔ یا کبھی کسی مسجد میں جاکر عام مسلمانوں کو نماز ادا کرتے دیکھیں۔

بلاخوف تردید یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ اپنے موضوع پر یہ ایک جامع، مدلل اور مکمل تصنیف ہے۔ اور کسی مسلمان کا گھر اس کتاب سے خالی نہ ہونا چاہیئے۔

## روزنامہ "زمیندار" لاہور

روزنامہ "زمیندار" اپنی ۲۴۔ نومبر ۱۹۵۱ء کی اشاعت میں لکھتا ہے، بے عملی، آزادی اور بے راہ روی کے موجودہ دور میں مسلمان اپنے فرض اولین کے آداب و قواعد سے جس قدر ناآشنا ہو گئے ہیں اور جس تیزی سے غافل ہوتے جا رہے ہیں۔ اس سے پہلے کسی زمانہ میں ایسا نہیں ہوا۔ انتہا یہ ہے کہ نماز کے اسلوب و ضوابط کو تفصیل کے ساتھ غالباً ۵۰ فیصدی مسلمان بھی بمشکل بیان کر سکیں گے، ایسی حالت میں اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ نماز کے اوضاع و آداب سے مسلمانوں کو روشناس کرایا جائے مولانا محمد صادق صاحب کی یہ سعی حسنہ حد درجہ قابل قدر ہے کہ انہوں نے اپنی محنت و کاوش سے وقت کی اس اہم ترین ضرورت کو پورا کر کے ایک بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے، اس کتاب میں انہوں نے ہر قسم کی نماز اور ان کے آداب طریق کو مستند احادیث کی مدد سے نہایت شرح و

بسط کے ساتھ جمع کیا ہے۔ اور یہ احتیاط خاص طور پر مدنظر رکھی ہے کہ جس طرح رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے اس صورت کا کوئی پہلو اور کوئی گوشہ باقی نہ رہنے پائے۔ زبان بے حد سادہ و عام فہم۔ اور اسلوب بیان اتنا دلنشین اختیار کیا گیا ہے کہ معمولی پڑھے لکھے لوگ بھی اس سے خاطر خواہ استفادہ کر سکتے ہیں۔ غرضیکہ اپنے موضوع اور جامعیت کے اعتبار سے یہ کتاب اردو زبان کی بے مثال تصنیف ہے۔ اور اس کی افادی حیثیت کے پیش نظر ہم تمام تعلیم یافتہ مسلمانوں سے اس کے مطالعہ اور مصنّف کی حوصلہ افزائی کی پُرزور سفارش کرتے ہیں۔

## روزنامہ "نوائے پاکستان" لاہور

"نوائے پاکستان" اپنی ۷۔ نومبر ۱۹۵۱ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ اس کتاب "صلوٰۃ الرسولؐ" میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا مکمل ضابطہ بیان کیا گیا ہے۔ مولانا محمد صادق سیالکوٹی نے نماز کے تمام مسائل براہِ راست احادیث صحیحہ سے اخذ کر کے جمع کر دیئے ہیں۔ زبان سادہ و سلیس ہے۔ اور اس قسم کی عام مذہبی کتابوں کے برعکس مصنف کا اسلوب بیان عام فہم ہے۔ نماز کے متعلق تمام مسائل اس کتاب میں آگئے ہیں۔

Marfat.com

## ماہنامہ "الحمراء" لاہور

یہ کتاب مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی تالیف ہے۔ اس ضخیم کتاب کا موضوع غسل، وضو، تیمم اور نماز کے مسائل ہیں۔ مولانا نے اس کتاب کی تالیف میں احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چراغِ راہ بنایا ہے نماز اسلام کے اہم ترین ارکان میں سے ہے۔ اس لئے اس کے آداب سے پوری واقفیت رکھنا ہر مسلمان مرد و عورت کا فرض ہے، اس کتاب کی ایک جلد ہر مسلمان گھرانے میں موجود ہونی چاہیئے۔

(جون ۱۹۵۲ء)

## ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور

زیرِ نظر کتاب "صلوٰۃ الرسول" میں مصنّف مدظلہ نے وضو، تیمم، اور نماز کے تمام مسائل پوری تفصیل کے ساتھ جمع کر دیئے ہیں۔ سب سے خوشی کی بات یہ ہے، کہ مسائل میں احادیث سے استشہاد کیا گیا ہے سنت صحیحہ سے اس باب میں جو چیزیں ثابت ہیں۔ قاری کو اس کتاب میں مل سکتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادات و اوضاع اور آپکے طرزِ گفتگو کی بھی اس مجموعہ میں توضیح کی گئی ہے۔ فرائض کے علاوہ سنن نوافل، مثلاً صلوٰۃ حاجت۔ صلوٰۃ استسقاء۔ نماز گہن، نماز جنازہ اور استخارہ وغیرہ کی مفصل کیفیت درج ہے۔ زبان عام فہم اور سلیس ہے

Marfat.com

مذکورہ نمازوں میں کہاں کہاں، کن کن ادعیہ کا پڑھنا مسنون ہے۔ اسکے سب دلائل مع حوالہ جات درج ہیں۔ چونکہ نماز اسلام کے ارکان خمسہ میں سے ہے۔ اس لئے دلائل میں بڑی احتیاط برتی گئی ہے، غرض ان تین سو صفحات میں وہ سب کچھ آگیا ہے جس کی اس سلسلہ میں ایک مسلمان کو احتیاج ہو سکتی ہے۔ کتاب افادی حیثیت سے اس لائق ہے۔ کہ ہر مسلمان اس سے استفادہ کرے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ مصنف نے یہ کتاب لکھ کر بہت بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ ۲۱- دسمبر ۱۹۵۱ء

## ہفت روزہ "نوائے ملت" مردان

حضرت مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی نے "صلوٰۃ الرسول" کے نام سے اردو میں ایک کتاب شائع کی ہے۔ اس کتاب میں مولانا موصوف نے عام فہم اور دلنشیں پیرایہ میں نماز کے متعلق ضروری مسائل بیان کئے ہیں اور جملہ ضروری مسائل کا استشہاد صرف احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا محمد صادق نے نہایت تحقیق کے ساتھ نماز کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور سنن و آداب کا نقشہ ایسے الفاظ میں کھینچا ہے کہ پڑھنے والے کی نظر میں پیغمبری نماز کا پورا نقشہ سامنے آجاتا ہے جس سے دل کو بے پناہ مسرت حاصل ہوتی ہے۔ آج کل لوگ نماز کو جس بے توجہی اور حضور و خشوع کے بغیر پڑھتے ہیں، اور جو بے قاعدگیاں برتتے ہیں۔ وہ کسی سے مخفی نہیں لیکن

Marfat.com

اس کتاب میں یہ تاثیر ہے، کہ اسے ایک دفعہ پڑھ لینے کے بعد مشکل ہے۔ کہ کوئی نمازی نماز کو باقاعدگی اور جملہ آداب کے ساتھ نہ پڑھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس شاندار و عظیم دینی خدمت کے لئے مولانا کو دارین میں جزائے خیر دے۔ آمین۔ (۷۔ اگست ۱۹۵۳ء)

## پندرہ روزہ "نورِ توحید" لکھنؤ

یہ (صلوٰۃ الرسول) حکیم مولانا محمد صادق صاحب کا ایک اسم بامسمّٰے رسالہ ہے جس میں نماز پنجوقتہ۔ نماز جمعہ، نماز عیدین۔ نماز جنازہ، نماز استسقاء۔ نماز تہجد و تراویح اور استخارہ و نماز تسبیح۔ وغیرہ کا نہایت مفصل و مدلل بعبارات احادیث و ادعیات مع ترجمہ سیر حاصل بیان ہے۔ مزید خوبی یہ ہے۔ کہ اختلافی مسائل کو احادیث شریفہ کے علاوہ خود مشاہیر علمائے احناف کے اقوال و فتاویٰ سے بطریق احسن مبرہن فرمایا گیا ہے۔ عبارت نہایت شستہ۔ بیان سنجیدہ و مدلل اور اپنے مقصد میں نہایت کامیاب و جامع رسالہ ہے۔ مختصر یہ کہ اردو میں اتنا جامع اور کامیاب رسالہ نماز کے متعلق میری نظر سے نہیں گذرا۔ (۲۵ مئی ۱۹۵۱ء)

## ماہنامہ "فاران" کراچی

نماز کو اچھی طرح تعدیل ارکان کے ساتھ پڑھنے کا حکم، بانی

Marfat.com

کے احکام، نجاستوں کی تطہیر کا بیان، غسل جنابت کا بیان، مسواک وضو کا بیان، غسل مسنون کی تفصیل، نماز کے فضائل، اذان کا بیان، مساجد کا بیان۔ نماز کے اوصاف و قواعد، سجدہ سہو۔ نماز باجماعت، امامت، نماز تہجد، تراویح، نماز جمعہ، صلوٰۃ قصر، نماز جنازہ، ضحیٰ، اشراق، اور نماز استسقا کا بیان، متفرق اذکار اور دعائیں۔

اس کتاب کے یہ اہم عنوانات ہیں۔ جن سے اس کتاب کی افادیت اور اہمیت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اپنے موضوع پر اتنی جامع اور مدلل یہ پہلی کتاب نگاہ سے گذری حکیم مولانا محمد صادق صاحب اہلحدیث مسلک رکھتے ہیں۔ اس لئے مسائل میں اس مسلک کی زیادہ ترجمانی کی گئی ہے۔ مگر تشدّد اور خشونت کی جگہ نرمی، رفق اور وسعتِ نظر پائی جاتی ہے۔ اہل حدیث کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ وہ قیاس و اجتہاد کے مقابلہ میں اصل حدیث کے ظاہری معانی کو ترجیح دیتے ہیں۔ احناف اپنے مسلک کو زیادہ صحیح اور اقرب الی السنۃ سمجھتے ہیں۔ تو ان کو چاہیئے کہ "صلوٰۃ الرسول" جیسی سنجیدہ اور متاثر کرنے والی کتابوں کو پڑھ کر اپنے مسلک کے مطابق پڑھی جانے والی نماز پر صحیح حدیثوں سے دلیلیں لائیں۔

"صلوٰۃ الرسولؐ" کی تالیف میں خشیتِ الٰہی اور اطاعتِ رسول کا جذبہ شریکِ کار رہے۔ کتابت و طباعت کا

Marfat.com

بھی خوب اہتمام کیا گیا ہے۔ زبان بھی سادہ اور عام فہم ہے۔

(فاران - جولائی ۱۹۵۵ء)

## روزنامہ "نوائے وقت" لاہور

مولانا محمد صادق سیالکوٹی اخباری قارئین کی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ وہ اکثر مسائل پر اسلامی تعلیمات پر مضامین لکھتے رہتے ہیں: "صلوٰۃ الرسول" میں انہوں نے نماز کے متعلق تمام ضروری معلومات جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ مختلف مسائل کے متعلق احکام کو بڑی شرح وبسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ عربی عبارتوں کی کتابت خاص طور پر جلی اور صاف کرائی گئی ہے

(نوائے وقت ۲۶ - اپریل ۱۹۵۵ء)

## ماہنامہ "ترجمان" دہلی

مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی صاحب طرز انشا پرداز ہیں۔ وہ "بادۂ کہن درجام نو" کے مصداق خالص مذہبی مباحث کو بھی زبان وبیان کے چٹخاروں کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ اور اسکی وجہ سے پڑھتے ہوئے کسی کی طبیعت پر بار نہیں پڑتا۔ زیر تبصرہ کتاب نماز کے فضائل ومسائل پر اسی طرز بیان میں لکھی گئی ہے احادیث صحیحہ سے "صلوٰۃ الرسول" کی صحیح شکل پیش کردی ہے۔

Marfat.com

اس کتاب کی جامعیت کے پیشِ نظر یہ کہنا بجا ہے، کہ اس کتاب کے ہوتے ہوئے اس عنوان پر دوسری کتاب کی چنداں ضرورت نہیں پڑے گی۔

("ترجمان" دہلی۔ جون ۱۹۵۶ء)

## حضرت مولینا محمد داؤد صاحب غزنوی ارشاد فرماتے ہیں

"صلوٰۃ الرسول" مؤلفہ حکیم مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی میری نظر میں گذری، اُردو زبان میں نماز کے متعلق جملہ مسائل حسن تفصیل کے ساتھ بیان کئے ہیں۔ میری نظر میں ایسی کوئی کتاب اس سے پہلے نہیں گذری۔ سب سے بڑی خوبی اس کتاب کو دیکھنے سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے اس کا استشہاد احادیث سے کرتے ہیں، اور تمام مسائل سنت کے مطابق بیان کرنے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھنے والے حضرات بالخصوص اُردو دان طبقہ اس سے ضرور مستفید ہوگا۔

(مولینا) محمد داؤد غزنوی شیش محل روڈ لاہور۔ ۱۰ر جولائی ۱۹۴۹ء

## حضرت مولینا محمد اسمٰعیل صاحب محدث ارشاد فرماتے ہیں

"صلوٰۃ الرسول" مل گئی۔ میں نے اس کے جستہ جستہ مقام پڑھے آپ نے وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا فرمایا ہے۔ اس قسم کی ایک کتاب جس میں نماز کے مسائل سنن صحیحہ کے مطابق ہوں۔ دیر سے اسکی

Marfat.com

ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ شکر ہے کہ آپ نے اسے پورا فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ نیز نزاعی مسائل میں مناسب اختصار سے کام لیا ہے۔ اس میں مناظرہ کی صورت اختیار نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید اعمالِ خیر کی توفیق عطا فرمائے۔ والسّلام!

(مولینا محمد اسمٰعیل گوجرانوالہ۔ ۲۱۔ رمضان المبارک ۱۳۶۵ھ)

## حضرت مولینا محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری ارشاد فرماتے ہیں

صلوٰۃ الرسول مصنفہ مولانا محمد صادق صاحب سیالکوٹی کو میں نے دیکھا۔ اور اس کے اکثر مقامات کو بنظرِ غائر پڑھا۔ کتاب اپنی طرز کی عمدہ تصنیف ہے۔ اور حقیقت میں جملہ مسلمانوں کی عموماً و اہلِ حدیث کی بالخصوص بڑی ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ فاضل مصنف نے وقتی ضرورت کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔ اللہ جزائے خیر دے۔ اور اس رسالہ کے پڑھنے کی ہر مسلم کو خدا توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(مولینا محمد عبداللہ مہاجر امرتسری از جڑانوالہ)

## حضرت مولینا نور حسین صاحب گرجاکھی ارشاد فرماتے ہیں

مولینا المکرم۔ السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی مرسلہ کتاب "صلوٰۃ الرسول" پہنچ گئی ہے۔ الحمدللہ! فقد وجدتہا

شَیْئًا عَجِیْبًا وَکِتَابًا غَرِیْبًا تقبل اللّٰہ تعالیٰ بقبول حسن۔
آمین ۔ پیشتر ازیں کئی نمازیں نظر سے گزریں۔ اس قدر جامع۔ مکمل۔ اور مدلل دیکھنے میں نہیں آئی۔ میں نے بھی ایک نماز صلوٰۃ النبی کے نام سے شائع کی تھی۔ لیکن وہ بھی دوسری نمازوں کی طرح غیر مکمل تھی۔ اس لئے خیال تھا۔ کہ آیندہ اشاعت میں اس کو مکمل کر دیا جائے۔ لیکن الحمدللّٰہ! ۔ کہ آپ کی صلوٰۃ الرسول نے تمام کمیوں کو پورا کر دیا ہے۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرماوے اور آپ کی مخلصانہ سعی کو مشکور اور صلوٰۃ الرسول کو مقبول اور مسلمانوں کو اس سے بہرہ ور۔ اور طالبین حق کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

(مولینا نور حسین خطیب جامع گرجاکھ ضلع گوجرانوالہ ۱۲۔ شوال ۱۳۶۸ھ)

## مناظر اسلام حضرت مولینا احمد دین صاحب گکھڑوی ارشاد فرماتے ہیں

آپ کی کتاب مسمیٰ بصلوٰۃ الرسول موصول ہوئی۔ میں نے اس کے بعض مقامات عموماً اور اس کے مسائل اختلافیہ خصوصاً بغور مطالعہ کئے۔ کتاب کو نہایت مستند اور مدلل پایا۔ کتاب کی عبارت، اور اسلوب بیان بھی عجیب ہے۔ ہر مسلمان اردو خوان کو عموماً اور خصوصاً

Marfat.com

اہل سنت والجماعت اہل حدیث کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیئے بلکہ گاؤں کے علمار کو چاہیئے۔ کہ اس کتاب کو اپنے نصاب میں داخل کرکے چھوٹے بچوں کو ضرور پڑھائیں۔ تاکہ ان کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کی تعلیم حاصل ہو جائے۔ اور سب مسائل پر حاوی ہو جائیں —

وہو المطلوب

(مولینا) احمد دین گکھڑوی حال وارد لائلپور۔ ۱۵۔ اگست ۱۹۴۹ء

## حضرت مولینا محمد صاحب گوندلوی ارشاد فرماتے ہیں۔

آپ کی تصنیف صلوٰۃ الرسول" بعض بعض مقامات میں دیکھی۔ اسم بامسمے نظر آئی۔ اللہ عزوجل آپ کو جزائے خیر دے آپ نے عاشقانِ رسول کے لئے نماز اسوۂ رسول کے مطابق پیش فرمائی ہے۔ اور ہر جزئی کے متعلق صحیح راہنمائی کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ صحیح نماز دنیا و آخرت کی بہتری کی ضامن ہے۔ آپ کی تصنیف "صلوٰۃ الرسول" طالب صادق کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔ اللہ عزوجل محبانِ رسول کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے ؁

العبد محمد گوندلوی

# فہرست مضامین


| نمبر شمار | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱ | صلوٰۃ الرسولؐ پر اخباروں کے تبصرے | ۵ |
| ۲ | فہرست مضامین | ۲۰ |
| ۳ | خطبہ رحمت للعالمین | ۲۹ |
| ۴ | پیش رس | ۳۱ |
| ۵ | مسنون نماز قبول ہوتی ہے | ۳۲ |
| ۶ | بیقاعدہ نماز، نماز نہیں ہوتی | ۳۳ |
| ۷ | بیقاعدہ نماز منہ پر ماری جاتی ہے | ۳۶ |
| ۸ | ہماری نمازوں کا حال | ۳۸ |
| ۹ | نماز کا چور | ۳۹ |
| ۱۰ | کوّے کی ٹھونگیں | ۴۰ |
| ۱۱ | منافق کی نماز | ۴۱ |
| ۱۲ | جماعت کے ہوتے ہوئے کوئی نماز نہیں ہوتی | ۴۲ |
| ۱۳ | صلوٰۃ الرسولؐ کے لکھنے کا باعث | ۴۳ |
| ۱۴ | کتاب و سنت کے اتباع کا حکم | ۴۶ |
| ۱۵ | سنت کا نافرمان نجات نہیں پائے گا | ۴۷ |
| ۱۶ | بہشت میں رسول اللہ کی رفاقت | ۴۹ |
| ۱۷ | رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وصیت | ۴۹ |
| ۱۸ | سنت کی پیروی کیوں ناگزیر ہے | ۵۱ |
| ۱۹ | پانی کے احکام | ۵۳ |
| ۲۰ | بول و براز کے آداب | ۵۴ |
| ۲۱ | پاخانہ جاتے وقت کی دعا | ۵۴ |
| ۲۲ | پاخانہ سے نکلتے وقت کی دعا | ۵۵ |
| ۲۳ | بول و براز کے مسائل | ۵۶ |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| ۲۴ | پیشاب سے بچنے کی سخت تاکید | ۵۸ |
| ۲۵ | نجاستوں کی تطہیر کا بیان | |
| ۲۶ | حیض آلود کپڑا | ۵۹ |
| ۲۷ | تر منی کا دھونا | ۵۹ |
| ۲۸ | خشک منی کا کھرچنا | ۶۰ |
| ۲۹ | شیرخوار بچے کا پیشاب | ۶۰ |
| ۳۰ | نجاست آلود جوتی | ۶۰ |
| ۳۱ | کتے کا پینا | ۶۱ |
| ۳۲ | بلی کا جھوٹا | ۶۱ |
| ۳۳ | سونے چاندی کے برتن میں کھانا | ۶۱ |
| ۳۴ | غسل جنابت کے احکام | ۶۲ |
| ۳۵ | پردے اور شرم کے ضروری مسائل | ۶۲ |
| ۳۶ | غسل جنابت کا مسئلہ | ۶۲ |
| ۳۷ | عورت بھی محتلم ہوتی ہے | ۶۴ |
| ۳۸ | غسل جنابت میں مبالغہ درکار ہے | ۶۶ |
| ۳۹ | جنبی عورت کے بالوں کا مسئلہ | ۶۷ |
| ۴۰ | جگہ خشک رہ جانے کا مسئلہ | ۶۸ |
| ۴۱ | جنبی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا | ۶۹ |
| ۴۲ | جنبی کو قرآن پڑھنے کی ممانعت | ۶۹ |
| ۴۳ | غسل کا وضو کافی ہے | ۶۹ |
| ۴۴ | جنبی سے میل جول اور مصافحہ جائز ہے۔ | ۷۰ |
| ۴۵ | حائضہ سے صحبت کرنے کی ممانعت | ۷۱ |
| ۴۶ | مذی کے اخراج سے غسل واجب نہیں ہوتا | ۷۲ |
| ۴۷ | مذی منی اور ودی کا فرق | ۷۲ |
| ۴۸ | سیلان الرحم موجب غسل نہیں | ۷۳ |
| ۴۹ | حائضہ کو چھونا اور اس کے ساتھ کھانا جائز ہے | ۷۳ |
| ۵۰ | حائضہ کو قرآن پڑھنے کی ممانعت | ۷۴ |
| ۵۱ | خون استحاضہ کا مسئلہ | ۷۴ |
| ۵۲ | حائضہ کو نماز و روزہ کی ممانعت | ۷۵ |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| ۵۳ | نفاس کا حکم | ۷۶ |
| ۵۴ | غسل جنابت کا طریقہ | ۷۶ |
| ۵۵ | **مسواک کا بیان** | ۷۷ |
| ۵۶ | مسواک والی نماز | ۷۷ |
| ۵۷ | مسواک سے رضائے الٰہی | ۷۸ |
| ۵۸ | جبریل کی تاکید مسواک | ۷۸ |
| ۵۹ | مسواک کی اہمیت | ۷۸ |
| ۶۰ | **وضوء کا بیان** | ۷۹ |
| ۶۱ | وضو کے بعد پڑھیں | ۸۴ |
| ۶۲ | وضو کی وضعی دعائیں | ۸۵ |
| ۶۳ | وضو کے دیگر مسائل و فضائل | ۸۵ |
| ۶۴ | اعضا کے تین بار سے زیادہ دھونے کی ممانعت | ۸۶ |
| ۶۵ | پہلے انبیاء کا وضوء | ۸۶ |
| ۶۶ | مسنون وضو سے گناہوں کی بخشش | ۸۷ |
| ۶۷ | حشر میں چہرے کا نور | ۸۹ |
| ۶۸ | خشک ایڑیوں کا عذاب | ۹۰ |
| ۶۹ | وضو نصف ایمان ہے | ۹۱ |
| ۷۰ | مومن کا زیور | ۹۱ |
| ۷۱ | مشقت کے وضوء سے بلندئ درجات | ۹۲ |
| ۷۲ | تحیۃ الوضوء سے بہشت واجب | ۹۳ |
| ۷۳ | شکر الوضوء سے بلال بہشت میں | ۹۳ |
| ۷۴ | بارگاہِ ایزدی کا پرمٹ | ۹۴ |
| ۷۵ | بہشت کی بشارت | ۹۵ |
| ۷۶ | ایک وضو سے کئی نمازیں | ۹۶ |
| ۷۷ | نواقض وضوء | ۹۷ |
| ۷۸ | بے وضو نماز نہیں | ۹۷ |
| ۷۹ | مذی سے وضوء | ۹۷ |
| ۸۰ | نیند سے وضوء | ۹۸ |
| ۸۱ | گوز سے وضوء | ۹۸ |
| ۸۲ | قے نکسیر سے وضوء | ۹۹ |
| ۸۳ | سکر و جنابت اور بول و براز سے وضوء | ۹۹ |
| ۸۴ | استحاضہ سے وضوء | ۱۰۰ |
| ۸۵ | بیٹھے میں سونا ناقض وضو نہیں | ۱۰۱ |
| ۸۶ | **موزوں پر مسح کرنا** | ۱۰۱ |
| ۸۷ | مسح کا طریق | ۱۰۲ |


86405

Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| ۸۸ | نقضِ مسح | ۱۰۳ |
| ۸۹ | مدتِ مسح کا خاتمہ | ۱۰۳ |
| ۹۰ | جرابوں پر مسح کرنے کا بیان | ۱۰۴ |
| ۹۱ | مسح نعلین کی تفہیم | ۱۰۵ |
| ۹۲ | مسح عمامہ | ۱۰۶ |
| ۹۳ | مسح جوربین مکرر | ۱۰۷ |
| ۹۴ | تساخین کی تشریح | ۱۰۸ |
| ۹۵ | حضرت عمرؓ کا جرابوں پر مسح | ۱۰۹ |
| ۹۶ | حضرت علیؓ کا جرابوں پر مسح | ۱۰۹ |
| ۹۷ | حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا جرابوں پر مسح | ۱۰۹ |
| ۹۸ | حضرت انس بن مالکؓ کا جرابوں پر مسح | ۱۱۰ |
| ۹۹ | لغت عرب سے جورب کے معنی | ۱۱۰ |
| ۱۰۰ | تیمم کا بیان | ۱۱۱ |
| ۱۰۱ | جنابت کی حالت میں تیمم | ۱۱۲ |
| ۱۰۲ | احتلام میں تیمم اور زخموں پر مسح | ۱۱۳ |
| ۱۰۳ | تیمم کا طریقہ | ۱۱۵ |
| ۱۰۴ | غسل مسنون کا بیان | ۱۱۶ |
| ۱۰۵ | جمعہ کے دن غسل | ۱۱۶ |
| ۱۰۶ | غاسل میت غسل کرے | ۱۱۷ |
| ۱۰۷ | نومسلم غسل کرے | ۱۱۸ |
| ۱۰۸ | عیدین کے روز غسل | ۱۱۸ |
| ۱۰۹ | نماز کی تاکید کا بیان | ۱۱۹ |
| ۱۱۰ | اولاد کو نماز سکھاؤ | ۱۱۹ |
| ۱۱۱ | ترک نماز سے کفر | ۱۲۰ |
| ۱۱۲ | بے نماز کے متعلق صحابہؓ اور ائمہ دین کا فتویٰ | ۱۲۰ |
| ۱۱۳ | فرعون کے ساتھ حشر | ۱۲۳ |
| ۱۱۴ | عیال ومال کی بربادی | ۱۲۴ |
| ۱۱۵ | اعمال کی بربادی | ۱۲۵ |
| ۱۱۶ | نماز کے فضائل کا بیان | ۱۲۶ |
| ۱۱۷ | عفو بندہ نواز | ۱۲۸ |
| ۱۱۸ | کراماً کاتبین کی شہادت | ۱۲۹ |
| ۱۱۹ | نمازی اور شہید کا داخلہ بہشت | ۱۳۲ |
| ۱۲۰ | اعمالنامہ دھلتا ہے | ۱۳۵ |
| ۱۲۱ | نماز کے لاامثال محاسن | ۱۳۶ |
| ۱۲۲ | نماز کے اوقات کا بیان | ۱۴۲ |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| ۱۲۳ | پانچوں نمازوں کا وقت | ۱۴۲ |
| ۱۲۴ | نماز اول وقت پڑھنے کا بیان | ۱۴۴ |
| ۱۲۵ | اماموں کو نماز اول وقت پڑھانی چاہیئے | ۱۴۶ |
| ۱۲۶ | نماز کے فوت ہوجانے کا بیان | ۱۴۸ |
| ۱۲۷ | اذان کا بیان | ۱۵۲ |
| ۱۲۸ | تکبیر کے طاق کلمات | ۱۵۴ |
| ۱۲۹ | اذان میں ترجیع | ۱۵۷ |
| ۱۳۰ | اذان سے بہشت | ۱۵۸ |
| ۱۳۱ | نمازیوں کے برابر ثواب | ۱۵۸ |
| ۱۳۲ | اذان کی اجابت | ۱۵۹ |
| ۱۳۳ | اذان کے بعد کی دعائیں | ۱۶۱ |
| ۱۳۴ | وسیلہ کی تشریح | ۱۶۳ |
| ۱۳۵ | مقام محمود | ۱۶۴ |
| ۱۳۶ | دعائے اذان میں اضافہ | ۱۶۵ |
| ۱۳۷ | اذان کے مسائل | ۱۶۷ |
| ۱۳۸ | مساجد کا بیان | ۱۶۹ |
| ۱۳۹ | بہشت کی مہمانی | ۱۷۰ |
| ۱۴۰ | تحیۃ المسجد | ۱۷۰ |
| ۱۴۱ | مساجد میں نمازوں کا ثواب | ۱۷۱ |
| ۱۴۲ | مسجد میں خرید فروخت منع ہے | ۱۷۱ |
| ۱۴۳ | مسجد میں باوضو جانا حج کو جانا ہے | ۱۷۲ |
| ۱۴۴ | قبرستان اور حمام میں نماز کی ممانعت | ۱۷۶ |
| ۱۴۵ | مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دعا | ۱۷۷ |
| ۱۴۶ | مسجد سے نکلتے وقت کی دعا | ۱۷۷ |
| ۱۴۷ | نماز کے اوصاف اور قواعد کا بیان | ۱۷۸ |
| ۱۴۸ | رسول اللہ کی نماز کا طریقہ | ۱۸۰ |
| ۱۴۹ | مسنون نماز کی مفصل ترکیب | ۱۸۷ |
| ۱۵۰ | سینے پر ہاتھ | ۱۸۸ |
| ۱۵۱ | آمین کا مسئلہ | ۱۹۵ |
| ۱۵۲ | رسول اللہ نے آمین پکار کر کہی | ۱۹۵ |
| ۱۵۳ | آمین کی آواز سے مسجد گونج اٹھی | ۱۹۷ |
| ۱۵۴ | امام اعظم کے استاد کی شہادت | ۱۹۷ |
| ۱۵۵ | دو سو صحابہ کا اونچی آمین کہنا | ۱۹۷ |


Marfat.com

| نمبر | مضمون | صفحہ |
|---|---|---|
| ۱۵۶ | یہودیوں کا آمین سے چڑنا | ۱۹۸ |
| ۱۵۷ | مقتدیوں کو الحمد شریف پڑھنے کا حکم | ۲۰۰ |
| ۱۵۸ | امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا لازمی ہے | ۲۰۲ |
| ۱۵۹ | شاہ ولی اللہؒ کی تائید | ۲۰۴ |
| ۱۶۰ | ہدایہ کی تائید | ۲۰۵ |
| ۱۶۱ | شیخ جیلانیؒ کا ایمان افروز ارشاد | ۲۰۵ |
| ۱۶۲ | نماز کی مسنون قرأت | ۲۰۷ |
| ۱۶۳ | ان آیات کے جواب دینے چاہئیں | ۲۱۴ |
| ۱۶۴ | رکوع کی دعائیں | ۲۱۷ |
| ۱۶۵ | قومے کا عروج | ۲۲۳ |
| ۱۶۶ | رسول اللہ کی نماز کے ارکان اربعہ | ۲۲۸ |
| ۱۶۷ | مسئلہ رفع الیدین | ۲۲۹ |
| ۱۶۸ | رفع الیدین سے چڑ | ۲۳۰ |
| ۱۶۹ | رسول اللہ وفات تک رفع الیدین کرتے رہے | ۲۳۲ |
| ۱۷۰ | شاہ ولی اللہ دہلوی کا فتویٰ | ۲۳۳ |
| ۱۷۱ | مولانا عبدالحیؒ کا فتویٰ | ۲۳۴ |
| ۱۷۲ | درمختار کا فتویٰ | ۲۳۴ |
| ۱۷۳ | رفع الیدین کے متعلق چار سو روایتیں | ۲۳۵ |
| ۱۷۴ | حضرت پیر جیلانیؒ کا فتویٰ | ۲۳۵ |
| ۱۷۵ | لڑو جھگڑو نہیں | ۲۳۶ |
| ۱۷۶ | سجدے کی معراج | ۲۴۳ |
| ۱۷۷ | سجدہ سات اعضاء پر | ۲۴۷ |
| ۱۷۸ | نہایت درجہ قرب خدا | ۲۴۸ |
| ۱۷۹ | بہشت میں رسول خدا کا ساتھ | ۲۵۰ |
| ۱۸۰ | سجدے کی دعائیں | ۲۵۲ |
| ۱۸۱ | رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی کرنے کا حکم | ۲۵۹ |
| ۱۸۲ | جلسے کا مقام | ۲۶۰ |
| ۱۸۳ | جلسے کی تاکید شدید | ۲۶۱ |
| ۱۸۴ | جلسے میں پڑھنے کی مسنون دعا | ۲۶۲ |
| ۱۸۵ | تشہد میں بیٹھنا | ۲۶۴ |
| ۱۸۶ | مسئلہ رفع سبابہ | ۲۶۶ |


Marfat.com

| | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۸۷ | آخری قعدہ | ۲۷۴ | ۲۰۳ | نماز باجماعت کا بیان | ۳۱۷ |
| ۱۸۸ | مسیح دجال | ۲۸۰ | ۲۰۴ | ستائیس نمازوں کا ثواب | ۳۱۷ |
| ۱۸۹ | فتنہ زندگی | ۲۸۱ | ۲۰۵ | نابینا بھی مسجد میں جائے | ۳۱۸ |
| ۱۹۰ | بارگاہِ ایزدی سے رخصت | ۲۹۰ | ۲۰۶ | منافقوں پر بھاری نمازیں | ۳۱۸ |
| ۱۹۱ | اذکار بعد نماز | ۲۹۱ | ۲۰۷ | عورتوں کو مسجدوں کی اجازت | ۳۱۹ |
| ۱۹۲ | دعائے رسول میں زیادتی | ۲۹۳ | ۲۰۸ | حدیث کے مطابق نماز کے متفرق مسائل | ۳۲۰ |
| ۱۹۳ | جبن سے پناہ | ۲۹۹ | | | |
| ۱۹۴ | بخل سے پناہ | ۲۹۹ | ۲۰۹ | نماز کی صفوں کی برابری کا بیان | ۳۲۳ |
| ۱۹۵ | ارذل العمر سے پناہ | ۳۰۰ | | | |
| ۱۹۶ | ستر ہزار فرشتوں کی دعائیں لینے کا وظیفہ | ۳۰۴ | ۲۱۰ | صفوں کی برابری | ۳۲۳ |
| ۱۹۷ | سجدہ سہو کا بیان | ۳۱۳ | ۲۱۱ | صفوں میں مل کر کھڑا ہونے کا حکم | ۳۲۵ |
| ۱۹۸ | تین یا چار رکعت کے شک پر سجدہ | ۳۱۳ | ۲۱۲ | سترہ کا بیان | ۳۲۶ |
| | | | ۲۱۳ | امامت کا بیان | ۳۲۸ |
| ۱۹۹ | سجدہ سہو کا طریقہ | ۳۱۳ | ۲۱۴ | امام کے فرائض | ۳۳۹ |
| ۲۰۰ | قعدہ اولیٰ کے ترک پر سجدہ | ۳۱۴ | ۲۱۵ | اماموں پر وبال | ۳۴۰ |
| ۲۰۱ | نماز سے فارغ ہو کر باتیں کر چکنے کے بعد سجدہ | ۳۱۵ | ۲۱۶ | مقتدیوں کیلئے متابعتِ امام کے احکام | ۳۴۲ |
| ۲۰۲ | چار کی جگہ پانچ رکعت پڑھنے پر سجدہ | ۳۱۶ | ۲۱۷ | رسولِ خدا جب پیشانی زمین | ۳۴۴ |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| ۲۱۷ | بر رکھ چکنے تو پھر صحابہؓ قومہ سے جھکتے | ۳۴۴ |
| ۲۱۸ | گدھے کا سر | ۳۴۵ |
| ۲۱۹ | نماز کی سنتوں کا بیان | ۳۴۶ |
| ۲۲۰ | رسُولِ خدا سنتیں گھر میں پڑھتے تھے | ۳۴۷ |
| ۲۲۱ | فجر کی سنتیں فرضوں کے بعد پڑھ سکتے ہیں | ۳۵۱ |
| ۲۲۲ | نمازوں کی رکعتوں کی تعداد | ۳۵۳ |
| ۲۲۳ | نماز وتر کا بیان | ۳۵۴ |
| ۲۲۴ | پانچ، تین اور ایک وتر | ۳۵۶ |
| ۲۲۵ | درمیان میں کوئی تشہد نہیں | ۳۵۷ |
| ۲۲۶ | تین وتروں کی قرأت | ۳۵۸ |
| ۲۲۷ | حوادث نازلہ کی دعائے قنوت | ۳۶۳ |
| ۲۲۸ | نماز تہجد کا بیان | ۳۶۵ |
| ۲۲۹ | تہجد کی نماز کا طریقہ | ۳۶۷ |
| ۲۳۰ | رسُولِ خدا کی نمازِ شب کا غالب معمول | ۳۷۰ |
| ۲۳۱ | تہجد کی دعائے افتتاح | ۳۷۳ |
| ۲۳۲ | نماز تراویح کا بیان | ۳۷۸ |
| ۲۳۳ | رسُولِ خدا نے تین رات تراویح پڑھائی | ۳۷۸ |
| ۲۳۴ | حضورؐ نے رمضان میں تہجد نہیں پڑھی | ۳۸۰ |
| ۲۳۵ | نماز تراویح گیارہ رکعت ہے | ۳۸۰ |
| ۲۳۶ | رسُول خدا نے تراویح گیارہ رکعت پڑھائی | ۳۸۱ |
| ۲۳۷ | حضرت عمرؓ نے گیارہ رکعت تراویح کا حکم دیا | ۳۸۲ |
| ۲۳۸ | رسُول خدا کے سامنے آٹھ تراویح | ۳۸۳ |
| ۲۳۹ | جمعہ کی نماز کا بیان | ۳۸۵ |
| ۲۴۰ | جمعہ قیامت تک فرض ہے | ۳۸۶ |
| ۲۴۱ | جمعہ کے متفرق مسائل | ۳۸۸ |
| ۲۴۲ | دوران خطبہ میں دو رکعت پڑھو | ۳۹۲ |
| ۲۴۳ | گردنیں نہ پھلانگو | ۳۹۳ |
| ۲۴۴ | احتیاطی بدعت ہے | ۳۹۵ |
| ۲۴۵ | سفر میں نماز قصر کا بیان | ۳۹۶ |


Marfat.com

| | | |
|---|---|---|
| ۲۴۶ | قصر انیس دن تک ہے | ۳۹۸ |
| ۲۴۷ | جمع بین الصلوٰتین درسفر | ۳۹۹ |
| ۲۴۸ | سفر میں سنتیں معاف ہیں | ۴۰۰ |
| ۲۴۹ | نماز استخارہ کا بیان | ۴۰۳ |
| ۲۵۰ | نماز عیدین کا بیان | ۴۰۶ |
| ۲۵۱ | عورتیں عیدگاہ میں | ۴۰۷ |
| ۲۵۲ | عورتوں کی حالت زار | ۴۰۸ |
| ۲۵۳ | عیدین کی نماز کا طریقہ | ۴۱۰ |
| ۲۵۴ | بارہ تکبیریں | ۴۱۱ |
| ۲۵۵ | سورج اور چاند گہن کی نماز کا بیان | ۴۱۲ |
| ۲۵۶ | نماز استسقاء کا بیان | ۴۱۶ |
| ۲۵۷ | نماز ضحیٰ یا اشراق کا بیان | ۴۲۱ |
| ۲۵۸ | نماز تسبیح کا بیان | ۴۲۳ |
| ۲۵۹ | نماز تسبیح کی دعا | ۴۲۵ |
| ۲۶۰ | مریض کی عیادت کا بیان | ۴۲۸ |
| ۲۶۱ | عیادت کی دعائیں | ۴۲۸ |
| ۲۶۲ | معوذات کا دم | ۴۳۰ |
| ۲۶۳ | جبریل کا دم | ۴۳۰ |
| ۲۶۴ | عالم نزع میں تلقین شہادتین | ۴۳۱ |

| | | |
|---|---|---|
| ۲۶۵ | میت پر پیٹنا بین کرنا حرام ہے | ۴۳۲ |
| ۲۶۶ | نماز جنازہ کا بیان | ۴۳۳ |
| ۲۶۷ | جنازہ میں سورہ فاتحہ | ۴۳۴ |
| ۲۶۸ | جنازہ میں دعائیں | ۴۳۵ |
| ۲۶۹ | تدفین سے متعلق | ۴۴۱ |
| ۲۷۰ | قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت | ۴۴۲ |
| ۲۷۱ | امام اعظمؒ کا فتویٰ | ۴۴۳ |
| ۲۷۲ | قبروں کی زیارت | ۴۴۳ |
| ۲۷۳ | زیارت قبور کی دعائیں | ۴۴۳ |
| ۲۷۴ | خاتمہ اور دعا | ۴۴۴ |
| ۲۷۵ | رسول اللہ کی فرمودہ دعائیں | ۴۴۶ |
| ۲۷۶ | دعا کے آداب | ۴۴۸ |
| ۲۷۷ | شرکیہ وظائف | ۴۴۸ |
| ۲۷۸ | تمام مطالب حوائج کا ایک مجرب لاثانی وظیفہ | ۴۴۹ |
| ۲۷۹ | مخلوق کے شر سے بچنے کا حصار | ۴۵۲ |
| ۲۸۰ | فراخی رزق کے اعمال | ۴۵۳ |
| ۲۸۱ | متفرق اذکار اور دعائیں | ۴۵۴ |
| ۲۸۲ | ہر روز مانگنے کی نورانی دعائیں | ۴۷۱ / ۴۸۰ |


Marfat.com

# خطبہ رحمت للعالمین

## صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ[1] نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَ نُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ. وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط اَمَّا بَعْدُ۔ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَ خَیْرَ الْھُدٰی ھَدْیُ مُحَمَّدٍ

---

[1] نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جو حضور اپنے ہر وعظ اور تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے اور یہ خطبہ بالفاظ مختلف مسلم، ابوداؤد، ترمذی وغیرہ میں موجود ہے

Marfat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ
كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ
وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ ؕ

(ترجمہ) سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں (اسلئے) ہم اس کی تعریفیں کرتے ہیں اور اپنے ہر کام میں، اسی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم اس (رب العالمین) سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسی (پاک ذات) پر ہمارا بھروسہ ہے، ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے نفس کی برائیوں سے بھی اس کی پناہ میں آتے ہیں۔ (یقین مانو) کہ جسے اللہ راہ دکھائے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اور جسے وہ (خود ہی) اپنے در سے دھتکار دے اس کیلئے کوئی راہبر نہیں ہوسکتا۔ اور ہم (تہ دل سے) گواہی دیتے ہیں کہ معبود برحق (صرف) اللہ تعالیٰ ہی ہے اور وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور (اسی طرح اعماق قلب سے) ہم اس بات کے بھی گواہ ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے (خاص) بندے اور (آخری) رسول ہیں۔ صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم۔

— حمد و صلوٰۃ کے بعد (یقیناً) تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ اور تمام راستوں سے بہتر راستہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، اور تمام کاموں میں بدترین کام وہ ہیں جو خدا کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں (یاد رکھو) دین میں جو کام نیا نکالا جائے۔ وہ بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔"

Marfat.com

# پیش رس

## جبرائیلؑ کی امامت نماز

ابوداوٗد اور ترمذی میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَمَّنِیْ جِبْرَائِیْلَ عِنْدَ الْبَیْتِ، خانہ کعبہ کے پاس جبرائیل علیہ السلام نے میری امامت (نماز) کی۔

حضور آگے فرماتے ہیں۔ فَصَلّٰی بِیَ الظُّھْرَ، پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی..... وَصَلّٰی بِیَ الْعَصْرَ۔ اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی:.... فَصَلّٰی بِیَ الْمَغْرِبَ، اور نماز پڑھائی مجھ کو مغرب کی...... وَصَلّٰی بِیَ الْعِشَآءَ۔ اور نماز پڑھائی مجھ کو عشار کی.... وَصَلّٰی بِیَ الْفَجْرَ۔ اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی:۔ (رواہ ابوداوٗد و الترمذی)

## نماز باقاعدہ پڑھنے کا حکم

امامت جبرائیلؑ کی حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ نماز کا درجہ اتنا بلند ہے

Marfat.com

اس کی اہمیت خدا کے نزدیک اتنی اعلیٰ و ارفع ہے۔ اور اسے مخصوص ہیئت، مقررہ قاعدوں، متعینہ ضابطوں اور نہایت خشوع اور خضوع سے ادا کرنا اس قدر ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ نے تعلیم امت کیلئے جبرائیل علیہ السلام کو ہادیِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ جبرائیل علیہ السلام نے خدا کے حکم کے مطابق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز کی کیفیت، ہیئت، اس کے اوقات، اور اس کے قاعدے سکھائے۔ اور پھر حضورؐ انور جبریل امین کے بتائے اور سکھائے ہوئے وقتوں، طریقوں قاعدوں اور ضابطوں کے مطابق نماز پڑھتے رہے۔ اور ساتھ ہی امت کو حکم دیا۔ صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ (بخاری) تم (بعینہٖ اس طرح) نماز پڑھو۔ جس طرح تم نے مجھ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔

## مسنون نماز قبول ہوتی ہے

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پاک سے یہ ثابت ہوا۔ کہ ہماری نماز کی شکل و صورت اور قولی و فعلی حالت ہو بہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کے نمونے کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اور حضور کی نماز کے ساتھ ہماری نماز جتنی زیادہ مطابقت اور مماثلت رکھے گی۔ خدا کے پاس قبولیت میں اتنا ہی زیادہ رتبہ پائے گی۔ اور اتنا ہی زیادہ خدا کو راضی کرے گی۔

پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں ہم کو تمام احکام قرآن اپنے

Marfat.com

قول و فعل کی شکل میں دیئے ہیں۔ وہاں نماز کا خدائی حکم بھی آپ نے ہم کو عملی صورت میں پہنچایا ہے۔ قرآن میں ارشاد ہوتا ہے۔ وَمَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ (پ۲۸ ع ۴) اور جو دے تم کو رسول (اپنے قول و فعل سے) پس پکڑ لو اس کو۔ تو خدا کے حکم فَخُذُوْہُ کے مطابق ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون نماز بھی پورے قاعدوں، اصولوں، سنتوں اور حدیثوں کے ساتھ پڑھنی ضروری ہوتی۔

فرمانِ لایزال مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔ (پ۵ ع ۸) کا مفہوم بھی یہی ہے کہ "خدا کے حکم کی تعمیل صرف اطاعتِ رسول کی صورت میں ہی تعمیل ہے۔" جس طرح حضور انور کی سنت اور چال کے خلاف عمل میں لایا ہوا کوئی خدا کا حکم قبول نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح نماز بھی آپ کے بتائے سکھائے اور کر کے دکھائے ہوئے طریقوں، قاعدوں اور اصولوں کے خلاف پڑھی ہوئی کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

## بے قاعدہ نماز، نماز نہیں ہوتی

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ

Marfat.com

فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَءْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِي رِوَايَةٍ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔ (مشکوٰۃ کتاب الصلوٰۃ بحوالہ بخاری ومسلم)

"حضرت ابی ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس شخص نے نماز پڑھی (اور رکوع وسجود، قومے، جلسے کی رعایت تعدیل نہ کی، اور جلدی جلدی نماز پڑھ کر) پھر رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ پر سلام کیا۔ آپ نے اس کو فرمایا۔ سلام ہو تجھ پر۔ پھر جا پس نماز پڑھ۔ پس تحقیق تو نے نماز نہیں پڑھی۔ پھر گیا وہ۔ پس نماز پڑھی۔ (جس طرح پہلے بے قاعدہ پڑھی تھی) پھر آیا۔ پس سلام کیا۔ پھر فرمایا حضور انور ؐ نے، سلام ہو تجھ پر، پھر جا، پس نماز پڑھ۔ پس تحقیق

Marfat.com

تو نے نماز نہیں پڑھی۔ پس کہا اس شخص نے تیسری یا چوتھی بار (نماز
دبے قاعدہ) پڑھنے کے بعد۔ سکھاؤ مجھ کو (نماز پڑھنے کا صحیح قاعدہ)
اے خدا کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پس فرمایا آپؐ نے، جب تو نماز
کے ارادے سے اٹھے۔ تو (پہلے) خوب سنوار کر وضو کر۔ پھر قبلہ رُخ
کھڑا ہو کر تکبیر (تحریمہ) کہہ، پھر قرآن سے جو تجھے میسّر ہو پڑھ۔ پھر رکوع
کر یہاں تک کہ اطمینان خاطر سے رکوع کرے تو۔ پھر اٹھا (سر رکوع سے)
یہاں تک کہ کھڑا ہو تو سیدھا (قومہ میں) پھر سجدہ کر یہاں تک کہ اطمینانِ
خاطر سے سجدہ کرے تو۔ پھر اٹھا (سر اپنا) یہاں تک کہ اطمینانِ خاطر
سے بیٹھے تو (جلسہ میں) پھر سجدہ کر یہاں تک کہ اطمینانِ خاطر سے سجدہ
کرے تو۔ پھر اٹھا سر اپنا یہاں تک کہ اطمینانِ خاطر سے بیٹھے تو (جلسہ استراحت
میں) اور ایک روایت میں ہے کہ اٹھا (سر سجدے سے) یہاں تک کہ سیدھا کھڑا
ہو جائے تو (دوسری رکعت کیلئے) یعنی اس روایت میں جلسہ استراحت
مذکور نہیں) پھر کر یہ (اسی طرح) اپنی تمام نماز میں۔ (بخاری مسلم)

ناظرین کرام! آپ نے غور فرمایا۔ کہ اس حدیث میں جس نمازی کا
ذکر ہے۔ وہ رکوع اور سجود بہت جلدی جلدی کرتا تھا۔ قومے، اور
جلسے کو اطمینان سے ٹھیر ٹھیر کر نہیں کرتا تھا — تو رسول اللہؐ نے
ہر بار اس کو فرمایا۔ کہ نماز پھر پڑھ۔ کیونکہ تو نے نماز پڑھی ہی نہیں
ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ رکوع، سجود، قومے، جلسے کا نماز میں اطمینان
اور آرام سے پورا کرنا فرض ہے۔ کیونکہ حضور انورؐ نے ان ارکان

Marfat.com

کی عدم طمانیت کو نماز کے باطل ہونے کا سبب قرار دیا۔

## بیقاعدہ نماز منہ پر ماری جاتی ہے

حضرت انسؓ سے مرفوعاً روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

وَمَنْ صَلَّاهَا لِغَيْرِ وَقْتِهَا وَلَمْ يُسْبِغْ وُضُوْءَهَا وَلَمْ يُتِمَّ لَهَا خُشُوْعَهَا وَلَا رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا خَرَجَتْ وَهِيَ سَوْدَآءُ مُظْلِمَةٌ تَقُوْلُ ضَيَّعَكَ اللّٰهُ كَمَا ضَيَّعْتَنِيْ حَتّٰى إِذَا كَانَتْ حَيْثُ شَآءَ اللّٰهُ لُفَّتْ كَمَا يُلَفُّ الثَّوْبُ الْخَلِقُ ثُمَّ ضُرِبَ بِهَا وَجْهُهٗ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ (ترغیب ترہیب)

جس شخص نے نماز کو اس کا وقت ٹال کر (عمداً اخیر وقت) پڑھا۔ اور اس کا وضو بھی سنوار کر نہ کیا۔ اور دل کو بھی حاضر نہ رکھا اور رکوع اور سجدہ کو (مع قومہ جلسہ) خوب تسلی اور اطمینان سے پورا نہ کیا۔ تو جب نماز رخصت ہوتی ہے تو کالی بھجنگ ہوتی ہے (یعنی نور و برکت سے خالی ہوتی ہے) پھر وہ نماز اس نمازی کو کہتی ہے۔ جس طرح تو نے مجھے برباد کیا ہے۔ خدا تعالیٰ اسی طرح تجھے برباد کرے۔ یہاں تک کہ جب تھوڑی سی اونچی ہوتی ہے۔ جس

Marfat.com

قدر کہ اللہ پاک کو منظور ہو۔ پھر اس نماز کو چیتھڑوں میں لپیٹ کر اس نمازی کے منہ پر (فرشتے) مار دیتے ہیں۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! غور کرو۔ کہ جس کے لئے نماز بربادی کی دعا کرے۔ اس نمازی کا انجام معلوم! رسولِ پاک کی حدیث مذکور پڑھنے کے بعد ہر جلد باز، ٹھونگیں مارنے والے، رکوع و سجود، اور قومہ و جلسہ برائے نام کرنے والے نمازی کو آج ہی خدا کے حضور تائب ہو جانا چاہیئے۔ اور آئندہ نماز کو مسنون طریق کے مطابق آرام اور اطمینان سے پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر مسنون نمازیں ہوئیں۔ تو قیامت کو میزان میں رکھی جائیں گی۔ اور بار آور ہوں گی۔ اور جو دنیا میں ہی کالی سیاہ نمازیں چیتھڑوں میں لپیٹ کر منہ پر ماری گئی ہوں گی۔ (خدا بچائے) کل قیامت کو کس طرح قبول ہوں گی ؟

سے

خلافِ پیمبرؐ کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
محال است سعدی کہ راہِ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفےٰ

---

Marfat.com

# ہماری نمازوں کا حال

اب آپ انصاف سے کہیئے۔ کہ مسلمان آج کل نماز کس طرح پڑھتے ہیں؟ جھٹ وضو کیا، اللہ اکبر کہا۔ ثنا ر۔ الحمد اور اخلاص کو کُتر کُتر کر پڑھا اور رکوع میں پہنچے۔ ابھی پیٹھ نہ سیدھی ہونے پائی تھی۔ کہ مضطرب تسبیحات نے غیر مطمئن رکوع سے خلاصی پائی۔ سر اٹھاتے ہی سجدے میں گئے۔ (اور قومے کا پتہ ہی نہیں۔ کہ وہ کیا ہوتا ہے۔ حالانکہ اس کے بغیر نبی اکرمؐ نے نماز کو باطل قرار دیا) بے قرار سجدے سے سر اٹھاتے ہی دوسرے سجدے کے بارگراں سے نجات پائی۔ اور کھڑے ہو گئے۔ (اور جلسے کا نام و نشان نہیں جس کے فقدان سے نماز منتفی ہو جاتی ہے) آپ نے اکثر دیکھا ہوگا۔ کہ قریبًا سب مسلمانوں کی نماز عام طور پر بے چین، رکوع و سجود غیر مطمئن اور قومہ و جلسہ مضطرب یا بے نشان ہوتے ہیں عوام تو درکنار، ائمہ مساجد کی نماز باجماعت میں قومہ و جلسہ مفقود، اور رکوع و سجود بے حضور ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسنون نماز کا حسین سراپا مسلمانوں نے بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ نماز تراویح کی دوڑ میں مقتدی امام کا پیچھا کرنے سے عاجز آجاتے ہیں۔ امام جب قیام سے رکوع میں پہنچتا ہے۔ تو پھر مقتدیوں کے رکوع میں پہنچنے پر وہ قومے سے گذر جاتا ہے۔

Marfat.com

اور مقتدی جب سجدے میں آتے ہیں۔ تو امام جلسے کی حدود پھاند چکا ہوتا ہے۔ اور جب مقتدی سجدے سے سر اٹھاتے ہیں تو امام دوسرے سجدے کے بار سے سبکدوش ہو چکا ہوتا ہے، افسوس! یہ وہ دلخراش منظر ہے۔ کہ علامہ اقبال مرحوم کا یہ شعر بے ساختہ زبان پر آجاتا ہے۔

تیری نماز بے سرور، تیرا امام بے حضور
ایسی نماز سے گذر، ایسے امام سے گذر

# نماز کا چور

وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَسْوَءُ النَّاسِ سَرِقَۃً الَّذِیْ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَسْرِقُ مِنْ صَلٰوتِہٖ قَالَ لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَلَا سُجُوْدَھَا۔ (رواہ احمد)

حضرت ابی قتادہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چوری کے اعتبار سے بہت بُرا چور لوگوں میں وہ شخص ہے۔ جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا۔ اے خدا کے رسولؐ! اور وہ کیونکر چوری

Marfat.com

کرنا ہے۔ اپنی نماز سے، فرمایا! ۔ جو نہ پورا کرے رکوع نماز کا اور نہ سجدہ اس کا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق نماز کا چور تمام چوروں سے بدتر چور ہے۔ اور کیا ہماری نمازوں کے سجدے اور نا تمام رکوع نماز کی چوری نہیں ہے؟

# کوّے کی ٹھونگیں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ۔ (رواہ ابوداؤد)

"عبدالرحمٰن ابن شبل سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے (سجدے میں) کوّے کی (طرح) ٹھونگیں مارنے سے منع کیا۔"

جو لوگ سجدے سے جلدی سر اٹھا لیتے ہیں۔ اور اٹھاتے ہی فوراً بغیر اطمینان سے بیٹھے پھر سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ وہ کوّے کی طرح ٹھونگیں مارتے ہیں۔ کیونکہ کوّا دانہ اٹھاتے وقت زمین پر جلدی سے چونچ مار کر دانہ اٹھاتا ہے۔ اور پھر جلد ہی دوسرے دانہ کے لئے چونچ مار دیتا ہے۔

Marfat.com

# منافق کی نماز

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تِلْکَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا اصْفَرَّتْ وَکَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا۔ (رواہ مسلم)

"حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ یہ نماز (عصر کی جو اخیر وقت پڑھی جائے) منافق کی نماز ہے۔ کہ (منافق) بیٹھ رہتا ہے۔ انتظار کرتا ہے۔ آفتاب کا۔ یہاں تک کہ جب ہو جاتا ہے (آفتاب) زرد، اور ہو جاتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان کے (یعنی غروب ہونے کے قریب ہو جاتا ہے) تو کھڑا ہوتا ہے (نماز کے لئے) پھر چار ٹھونگیں مارتا ہے۔ (یعنی جانور کے دانہ چگنے کی طرح جلدی جلدی کرتا ہے سجدے) اور نہیں یاد کرتا اس میں اللہ کو مگر تھوڑا۔"

عصر کی نماز میں آٹھ سجدے ہوتے ہیں۔ رسولِ اکرمؐ فرماتے

ہیں۔ کہ غروبِ آفتاب کے وقت نماز پڑھنے والا (بطور عادت کے) چار ٹھونگیں مارتا ہے۔ چونکہ پہلے سجدے کے بعد جب سر اچھی طرح نہ اٹھایا اور فوراً دوسرا سجدہ کر دیا۔ تو حضور انورؐ نے دو سجدوں کو ایک ہی قرار دیا۔ اور ایسے ناقص اور غیر مطمئن سجدوں کو ٹھونگیں کہا۔

کیا آپ نے ایسے نمازی مسجد میں نہیں دیکھے۔ جو دھوپ زرد ہو جانے پر تنگ وقت میں عصر پڑھتے ہیں۔ اور پھر نہایت تیزی سے جلدی جلدی ٹھونگیں مارتے ہیں؛ وائے بر حالِ ما! کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایسی نماز کو منافق کی نماز فرماتے ہیں۔

## جماعت کے ہوتے کوئی نماز نہیں ہوتی

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَةُ - (رواہ مسلم)

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب نماز (کی جماعت) کھڑی ہو جائے۔ تو سوائے فرض نماز کے کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔

کیا آپ نے نہیں دیکھا۔ کہ فجر کی نماز کی جماعت کھڑی ہے اور لوگ

Marfat.com

پاس سنتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں ؟ اور کیا ان لوگوں کا جماعت کی موجودگی میں سنتیں پڑھنا رسول خدا کی نافرمانی نہیں ہے ؟ جبکہ حضور انور نے لا صلوٰۃ فرما کر ہر نماز کی نفی فرمادی ہے ۔

---

# صلوٰۃ الرسول کے لکھنے کا باعث

سطور بالا میں آپ پڑھ چکے ہیں ۔ کہ مسلمان مسنون نمازیں کتنی بڑی بڑی غلطیاں کرتے ہیں ۔ اور بعض غلطیاں اتنی خوفناک ، اور اصول شکن ہیں ۔ کہ ان سے نماز باطل ہو جانے کا ڈر ہے ۔ اکیلے نماز پڑھتے وقت بھی نمازی لاعلمی کی وجہ سے نماز کا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیتے ہیں ۔ اور دیکھ کر دل کڑھتا ہے ۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی اور پڑھ کر دکھائی ہوئی باضابطہ نماز جس کا اتباع امت پر واجب ہے کجا ۔ اور مسلمانوں کی رسمی بے قاعدہ نماز کجا ، مسنون نماز کی ہیئت کذائیہ ، اور مسلمانوں کی نماز کی صورت مروّجہ میں بہت فرق ہے ۔ اور جب نماز باجماعت پڑھی جاتی ہے تو دیکھ کر دل جلتا ہے ۔ کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد اور مقررہ اصول کے مطابق نہ صفیں سیدھی کی جاتی ہیں ، نہ مل جل کر کھڑے ہونے کا خیال ہے ۔ نہ مونڈھے سے مونڈھا ، اور قدم سے قدم ملا کر صف بندی کرنے میں تعمیل رسول کی جاتی ہے کوئی تکبیر تحریمہ

Marfat.com

ہیں امام کی تکبیر کے اختتام سے پہلے ہی تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیتا ہے، کوئی امام کے سجدہ میں پہنچنے سے قبل ہی پیشانی زمین پر رکھ دیتا ہے اور کوئی امام کے کھڑا ہونے سے پہلے ہی قیام میں پہنچ جاتا ہے۔ علامہ مرحوم ٹھیک فرما گئے ہیں۔ ؎

مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے!
محبّت کا جنوں باقی نہیں ہے!
صفیں کج، دل پریشاں، سجدہ بے ذوق
کہ جذبِ اندروں باقی نہیں ہے

پھر بہت سے مسلمان نماز کے بعد کے اذکار سے بے خبر ہیں کہیں اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ الخ میں اپنی طرف سے اضافہ کر رکھا ہے۔ کہیں اذان کے بعد کی مسنون دعا میں کچھ الفاظ بڑھا دیئے ہوئے ہیں۔ اور کہیں وضو میں ہر ہر عضو دھوتے وقت ایک ایک دعا پڑھنی (دین میں) وضع کر رکھی ہے جس کا ذکر آگے آئے گا۔ غرض مسلمان مسنون کا عبادات، اور نمازوں کی جان پہچان میں بیگانے سے ہو گئے ہیں ع

مُسلم از سرّ نبیؐ بیگانہ شد

چونکہ نماز ارکانِ اسلام میں سے ایک بہت بلند پایہ رکن ہے، اور عبادات الٰہی میں سے روزمرّہ کی بڑی رفیع الشان عبادت ہے، اور اس عبادت کو مسنون طور پر بجا لانا واجب ہے۔ اور مسلمانوں کی اکثریت مسنون نماز، اور اس کے متعلقہ مسائل سے ناواقف ہے،

Marfat.com

اس لئے میں نے ارادہ کیا۔ کہ خدا کے پیارے رسُول سیّد البشرؐ، اکرم الاولین والآخرین، امام الانبیاء والمرسلین حضرت مُحمّدؐ صلے اللہ علیہ وسلم (ہماری جانیں آپ پر قربان) کی بتائی اور پڑھ کر دکھائی ہوئی نماز اور اس سے متعلق صدہا مسائل پر ایک مکمل اور مدلّل کتاب لکھوں۔ تاکہ میرے پیارے مسلمان بھائی اور بہنیں اسے پڑھ کر نمازیں سنت کے مطابق ادا کریں۔ اور نماز کے مسائل متعلقہ سے کماحقہ، واقف ہو جائیں۔

خدا کا شکر ہے۔ کہ اس کی توفیق سے میرا ارادہ پورا ہوا۔ اور نماز سے متعلق یہ کتاب مکمل اور مدلّل "صلوٰۃ الرسُولؐ" کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میری اعماقِ قلب سے دُعا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کو اس کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین! - امید ہے کہ سہ

ہر کجا ایں شاخ نرگس بشگفد!
گل رخانش دیدہ نرگسدان کنند

خادم ملّتِ بیضاء
محمد صادق سیالکوٹی

یکم ربیع الثانی ۱۳۶۸ھ مطابق یکم فروری ۱۹۴۹ء

Marfat.com

# کتاب اور سنّت کے اتّباع کا حکم

## اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (پ ۶)

یہ آیت ماہ ذوالحجہ ۹ھ میں میدانِ عرفات میں نازل ہوئی۔ خدا نے فرمایا "آج کے دن اے مسلمانو، میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے" اس آیت کے نزول کے دو ماہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کامل اور غیر ناقص دین امت کو سونپ کر رفیق اعلےٰ سے جا ملے۔ اور امت کو وصیّت فرما گئے۔

تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ۔ (موطا امام مالک)

حضورؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں دو چیزیں ایسی دے چلا ہوں۔ کہ جب تک تم انہیں مضبوط پکڑے رہو گے۔ ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ ایک قرآن مجید۔ اور دوسری حدیث شریف"

پس معلوم ہوا کہ دین کتاب اور سنت پر تمام ہوا۔ یا اسلام کتاب اور سنت میں محدود ہے، اور یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ مسئلہ و فتویٰ صرف وہی صحیح اور قابل عمل ہے۔ جو قرآن اور حدیث کے ساتھ مدلّل ہو۔

Marfat.com

# سُنّت کا نافرمان نجات نہیں پائیگا

صحیح بخاری میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:۔

كُلُّ اُمَّتِىْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰى قِيْلَ وَ مَنْ اَبٰى قَالَ مَنْ اَطَاعَنِىْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِىْ فَقَدْ اَبٰى۔ (بخاری شریف)

"میری تمام امت بہشت میں داخل ہوگی مگر جس نے سرکشی کی کسی نے پوچھا حضورؐ! وہ کون ہے جس نے سرکشی کی؟ آپ نے فرمایا جس نے اطاعت کی میری وہ بہشت میں داخل ہوا، اور جس نے نافرمانی کی میری، پس اس نے سرکشی کی۔"

حضورؐ کے اس فرمان سے معلوم ہوا۔ کہ آپؐ کی حدیث اور سنت سے منہ موڑنے والے بہشت میں جانے کے لائق نہیں ہیں، اسلئے مسلمانوں کو خوف کرنا چاہیئے اور اپنی ہر قسم کی عبادت میں حضورؐ کی سنّت اور حدیث کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پر عمل کر کے نجات حاصل کریں۔

# سَو شہیدوں کا ثواب

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِىْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِىْ فَلَهٗ اَجْرُ

Marfat.com

بِمَائَۃِ شَہِیْدٍ۔ (مشکوٰۃ)

"میری امت کے فتنہ وفساد کے وقت جس شخص نے میری سنت کو مضبوط پکڑا۔اس کیلئے سو شہیدوں کا ثواب ہے"

حضورؐ کے ارشاد کا یہ مطلب ہے کہ جب بے دینی اور بدعملی کا دور ہوگا۔میری سنتوں اور حدیثوں کو چھوڑ کر لوگ شرک اور بدعات پر عمل کرنے لگ جائیں گے، ایسے پرفتن وقت میں جو میری سنت — یا حدیث کو ترک نہ کریگا۔ بلکہ مضبوطی سے اس پر جم کر عمل کریگا۔تو خدا اُسے ایسے نازک دور میں عمل بالحدیث کے سبب ۱۰۰ سو شہیدوں کا ثواب دیگا مسلمانوں کو معلوم ہونا چاہیئے ۔کہ حضورؐ کے فرمان کے مطابق آج کل دین میں بہت فتنہ وفساد برپا ہے۔صحیح دین کا حصول اور کتاب و سنت پر عمل کرنا کبریت احمر کا حاصل کرنا ہے۔ سنت پر عمل کرنے والوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔اور حدیث کا نام لینے والوں پر آوازے کسے جاتے ہیں۔مسلمان اسرار حدیث وسنت سے بیگانے ہوگئے ہیں۔ اور بیت الحرام دین، حرص وہوا، اور تغیر و احداث کے لات ومنات سے آباد ہے۔اس لئے ایسے نازک اور پُرآشوب دور میں سنت اور حدیث پر تمسک کرنا گویا کہ شہادت سے ہم آغوش ہونا ہے۔

Marfat.com

# بہشت میں رسول اللہ کی رفاقت

ترمذی شریف میں حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ ۔جس نے دوست رکھا سنت میری کو۔ (اور اس پر عمل کیا)، پس اس نے دوست بنایا مجھ کو۔ اور جس نے دوست بنایا مجھ کو۔ وہ بہشت میں میرے ساتھ ہوگا"

اس حدیث سے ثابت ہوا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل سے محبت کرنا اور عمل میں لانا قیامت کو حضورؐ کی معیّت اور رفاقت کا موجب ہے مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنے پیارے رسول کی پیاری سنتوں کو جان سے زیادہ عزیز رکھیں۔ انہیں اپنائیں اور ہر قیمت پر عمل میں لائیں۔

# رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی وصیّت

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَۃَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَۃً بَلِیْغَۃً ذَرَفَتْ مِنْھَا

Marfat.com

الْعُيُوْنُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبْشِيًّا فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِیْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ۔

(ابوداؤد۔ ترمذی)

عرباضؓ بن ساریہ روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ ایک دن رسول اللہ نے ہم کو نماز پڑھائی۔ پھر آپؐ ہماری جانب متوجہ ہوئے۔ اور ایک بلیغ (موثر) نصیحت فرمائی۔ وعظ سن کر ہماری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل دہل گئے۔ ایک شخص نے کہا۔ یارسول اللہ! یہ وعظ تو ایسا ہے۔ جیسے کسی رخصت کرنے والے کا ہوتا ہے۔ (اس لئے) ہم کو (خاص) وصیت کیجئے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں۔ کہ اللہ سے ڈرتے رہنا۔ اور (اپنے سردار کی) سننا اور ماننا۔

Marfat.com

اگرچہ (سنانے والا) غلام حبشی ہی ہو۔ میرے بعد جو تم میں سے زندہ رہے گا۔ وہ سخت اختلاف دیکھے گا۔ (یعنی بندگانِ حرص و آز دین میں اختلاف پیدا کر دیں گے) اس وقت تم میری سنت اور خلفائے راشدین کا طریقہ لازم پکڑنا۔ (یعنی اختلاف کے زمانے میں سنت پر عمل کرنا)۔ چنگلِ عمل سے سنت نہ چھوٹے۔ (بلکہ) اسے دانتوں سے مضبوط پکڑے رہنا۔ اور (دین کے اندر) نئے نئے کاموں (کے جاری کرنے) سے بچتے رہنا۔ کیونکہ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔" (ابوداؤد۔ ترمذی)

ناظرینِ کرام! یہ ہے حضورؐ کی وصیت۔ اور خصوصانہ نصیحت آپ غور فرمائیں۔ کیا ان دنوں امتِ رسول میں اختلاف نہیں ہے؟ پھوٹ اور تفرقہ نہیں ہے۔ فرقہ بندیاں اور گروہ سازیاں نہیں ہیں؟ یاد رکھیں کہ ان ہی فتنوں اور بیماریوں کی بیخ کنی حضورؐ کے اسوۂ حسنہ اور سنتِ پاک کی پیروی میں ہے۔

## سنّت کی پیروی کیوں ناگزیر ہے

واضح ہو کہ اصل مطاع صرف اللہ تعالےٰ ہے۔ اسی کا حکم اور اطاعت بندوں پر واجب ہے۔ اس نے قرآن مجید، اپنا حکم، اور قانون اطاعت کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا

Marfat.com

رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی پاک میں تمام قرآن پرعمل کرکے دکھایا۔ پس جس طرح حضورؐ نے قرآن پر عمل کیا۔ خدا کا حکم مانا۔ اور اس کی اطاعت کی۔ خدائے قدوس تمام امت سے عمل بالقرآن، یا اپنے حکم کی اطاعت رسُول اللہ کے طریق کے مطابق چاہتا ہے ہر شخص کو اجازت نہیں ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی مرضی اور رائے سے قرآن میں دخل دے کر عبادت اور قانون کے مختلف طریقے وضع کرلے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے پھوٹ اور اختلاف یقینی ہے جو موجبِ ہلاکتِ قوم ہے۔ اس لئے خدا نے اَطِیْعُوا الرَّسُوْل کا حکم دیا۔ کہ احکامِ الٰہی کی بجا آوری کے طریقے اور قاعدے رسول اللہ کی سنت اور اسوۂ حسنہ سے سیکھو۔ مَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ کے ارشاد خداوندی کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی صورت اتباعِ رسول ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ علامۂ اقبالؒ نے کیا خوب کہا ہے۔ ؎

بہ مصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی ست

یعنی دین سیکھنا ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی سے سیکھو۔ سنت کے خلاف ہر چیز بے دینی اور بولہبی ہے ۔

Marfat.com

# پانی کے احکام

نماز کے لئے وضوء شرط ہے۔ یعنی بغیر وضوء کے نماز قبول نہیں ہوتی۔ اسی طرح وضوء کے لئے پانی کا پاک ہونا شرط ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پاک پانی کی یہ پہچان بتائی ہے۔

اِنَّ الْمَاءَ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلٰی رِیْحِہٖ وَ طَعْمِہٖ وَ لَوْنِہٖ۔ (بلوغ المرام)

"حضورؐ فرماتے ہیں کہ (اگر نجاست کے گرنے سے) پانی سے بدبو آنے لگے۔ یا اس کا مزا بگڑ جائے۔ یا رنگ تبدیل ہو جائے۔ (یعنی تینوں وصف پانی میں اکھٹے پائے جائیں تو وہ پانی ناپاک (ہو جاتا) ہے"۔

حضورؐ نے دریا اور سمندر کے پانی کے متعلق فرمایا:۔

ھُوَ الطَّھُوْرُ مَاءُہٗ وَالْحِلُّ مَیْتَتُہٗ (بلوغ المرام)

"یعنی دریائی اور سمندری پانی پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردہ (یعنی مچھلی) حلال ہے"۔

حضورؐ نے جنبی کے متعلق فرمایا۔ کہ وہ ٹھیرے ہوئے پانی میں بیٹھ کر نہ نہائے۔ (مسلم) (ہاں باہر بیٹھ کر اس میں سے پانی لے کر غسل کرے)

Marfat.com

# بول و براز کے آداب

## پاخانے میں جاتے وقت کی دعا

حضرت انس رض روایت کرتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا جب پاخانہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو فرماتے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (بخاری مسلم)

"اے اللہ ہمارے۔ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ناپاک جنوں اور ناپاک جنیوں سے"

ملاحظہ ۱:- ابوداؤد میں زید بن ارقم روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ پاخانے جنوں اور شیطانوں کے حاضر ہونے کی جگہ ہیں۔ اس لیے جب کوئی تم میں سے بیت الخلاء میں جائے تو کہے۔ "میں اللہ کے نام کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں، خبیث جنوں اور جنیوں سے" (ابوداؤد) معلوم ہوا کہ خبیث شیاطین پاخانوں میں حاضر اور منتظر ہوتے ہیں۔ کہ آدمی کو ایذا پہنچائیں۔ کیونکہ آدمی وہاں ستر

Marfat.com

کھول کر بیٹھنا ہے۔ ذکر الہٰی سے غافل ہوتا ہے۔ اس لئے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو رسول اللہ کے ارشاد کے مطابق پاخانہ کو جاتے ہوئے دعا مذکور پڑھ لینی چاہیئے۔ گھر میں پاخانہ جاتے ہوئے داخل ہوتے وقت پڑھیں۔ اور جنگل وغیرہ میں جب زمین پر دامن سمیٹ کر بیٹھنے لگیں۔ تو پڑھیں۔

## پاخانے سے نکلنے وقت کی دُعا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں۔ کہ جب رسُول اللہ پاخانے سے نکلتے تو (یہ) فرماتے:۔

غُفْرَانَكَ

"پروردگارا۔ تیری بخشش چاہتا ہوں" (ترمذی۔ ابن ماجہ)

دعائے ذیل کا پڑھنا بھی حدیث شریف میں حضورؐ سے ثابت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ (ابن ماجہ)

"سب تعریف اللہ کے لئے ہے۔ جس نے دور کیا مجھ سے پلیدی کو اور عافیت دی مجھے"

ملاحظہ:۔ ناظرین دونوں دعاؤں میں سے جونسی چاہیں پڑھ لیا کریں۔ یا دونوں پڑھیں۔

Marfat.com

# بَول وبُراز کے مسائل

حضور انورؐ نے فرمایا۔ جب تم پاخانہ میں جاؤ۔ تو قبلہ کی طرف نہ تو منہ کرو اور نہ پیٹھ۔ (بخاری)

حضورؐ نے گوبر، ہڈی اور کوئلے سے استنجا کرنا منع فرمایا ہے (دار قطنی)

حضورؐ نے فرمایا۔ دو لعنت والے کاموں سے بچو۔ صحابہ نے پوچھا۔ وہ کیا ہیں؟ فرمایا۔ لوگوں کے راستے میں یا ان کے سایہ میں (یعنی سایہ دار درختوں کے نیچے) پاخانہ پھرنا۔ (مسلم)

آپؐ نے دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع فرمایا۔ (بخاری)

حضورؐ نے تین پتھروں (ڈھیلوں) سے استنجا کا حکم دیا۔ (دارمی)

حضورؐ جب رفع حاجت کو جاتے تو اتنی دور جاکر بیٹھتے کہ کوئی آپ کو نہ دیکھتا۔ (ابوداؤد)

آپ نے سوراخ میں (یعنی بلوں میں) پیشاب کرنے سے منع فرمایا (ابوداؤد)

**مُلاحظہ:** سوراخوں میں پیشاب کرنے سے اس لئے منع فرمایا۔ کہ کہیں سانپ بچھو وغیرہ پیشاب کرنے وقت ایذا نہ پہنچاوے یا کسی جانور کو پیشاب سے تکلیف ہو گی۔ سُبحان اللہ! اسلام کی کیسی پاکیزہ تعلیم ہے۔ کہ جانوروں کے گھروں تک کی حفاظت اور سلامتی مدنظر ہے۔

حضورؐ نے فرمایا۔ جو دو آدمی پاخانہ پھرنے جائیں اور ستر کھول لیں۔

Marfat.com

(پاخانہ بیٹھتے وقت) اور باتیں کرنے لگ جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ (ان کے) اس فعل سے غضب میں آتا ہے۔ (ابوداؤد)

**ملاحظہ**
بعض بے علم لوگ کھیتوں میں جاکر ایک دوسرے کے قریب قریب ہی پاخانہ بیٹھنے لگ جاتے ہیں۔ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ دور دور ہو کر بیٹھیں۔ کہ ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکیں۔ اور عورتیں تو کھیتوں میں جاکر ایک دوسری سے بہت ہی قریب ہو کر بیٹھتی ہیں۔ اور ایسے اطمینان سے باتیں کرتی ہیں۔ کہ شاید اس جگہ کے سوا پھر انہیں کہیں بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملنا۔ انہیں اس فعل سے توبہ کرکے آیئندہ باز آجانا چاہیئے۔ کہ رسُول خدا اس فعل کو موجب غضبِ الٰہی فرماتے ہیں۔

پیشاب کرتے وقت شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے پکڑنا۔ اور دائیں ہاتھ سے ڈھیلے پونچھنے کو حضورؐ نے منع فرمایا۔ (بلوغ المرام)

جس شخص کو پاخانہ یا پیشاب آیا ہو۔ تو پہلے وہ حاجت سے فراغت پائے اور پھر نماز پڑھے۔ (ابوداؤد)

**ملاحظہ!**
بول وبراز کے دباؤ کی حالت میں اگر نماز پڑھے گا۔ تو نماز میں چین۔ حضور، اور اطمینان حاصل نہ ہوگا۔ اور ویسے بول وبراز کو روکنا بھی حدوث امراض کا موجب ہے۔ یعنی بول وبراز کے روکنے سے جسمانی نقصان بھی ہے۔ اور روحانی بھی۔ اس لئے حضورِ انورؐ نے ان سے فراغت حاصل کرنے کو مقدم فرمایا۔

Marfat.com

# پیشاب سے بچنے کی سخت تاکید

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسولؐ اللہ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو فرمایا۔ ان دونوں قبروں والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور باعثِ عذاب کوئی بڑی چیز نہیں۔ پھر دونوں میں سے ایک کے متعلق فرمایا۔ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ۔ کہ وہ پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ (بخاری)

**انتباہ** اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ پیشاب کی چھینٹوں سے سخت پرہیز کرنا چاہیئے۔ ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے ایک دیوار کے پاس نرم زمین میں پیشاب کیا کہ چھینٹیں نہ پڑیں، اور فرمایا۔ جب کوئی تم میں سے پیشاب کا ارادہ کرے۔ فلیرتد لبولہ۔ تو وہ پیشاب کے لیے نرم زمین تلاش کرے۔ (ابوداؤد)

وہ لوگ جو پیشاب کرتے وقت چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتے۔ اپنے کپڑوں کو نہیں بچاتے۔ پیشاب کر کے بغیر پونچھے فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاجامے، پتلونیں، اور جسم وغیرہ پیشاب سے آلودہ ہو جاتے ہیں۔ اور اسی طرح جو مستورات بھی پیشاب سے اپنے کپڑوں اور جسم کو نہیں بچاتیں۔ رسول اللہ کی تخویف اور تہدید سے خوف کھائیں۔ کہ پیشاب سے نہ بچنا باعثِ عذاب ہے۔ اور بڑا گناہ ہے۔ وہ آئندہ پیشاب اور اس کی چھینٹوں سے سخت پرہیز کریں۔

Marfat.com

پاکی اور طہارت ہمیشہ مدِ نظر رکھیں۔ ایک دوسری حدیث میں حضورِ انور فرماتے ہیں۔

اِسْتَنْزِهُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ۔

"یعنی پاکی حاصل کرو پیشاب سے کیونکہ اکثر عذابِ قبر اسی سے ہوتا ہے"

# نجاستوں کی تطہیر کا بیان

حضرت ابی ہریرہؓ کی روایت ہے۔ کہ ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ اور لوگ اس کے پیچھے پڑے۔ رسول اللہ نے ان کو کہا۔ کہ اس کو چھوڑ دو۔ اور (جگہ کو پاک کرنے کے لئے) اس کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہا دو" (بخاری)

## حیض آلود کپڑا

اسماء بنت ابی بکرؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ ایک عورت نے رسول اللہ سے پوچھا۔ کہ جس کپڑے کو خون حیض لگ جائے۔ تو کیا کریں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ اس کو چٹکیوں سے مل کر پانی سے دھو ڈالنا چاہئیے اور پھر اس میں نماز ادا کر لی جائے (بخاری مسلم)

## تر منی کا دھونا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ کہ میں منی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے کپڑے سے دھو ڈالتی تھی۔ اور حضورؐ (اس کپڑے سے) نماز پڑھنے تشریف لے جاتے تھے۔ اور دھونے کا نشان کپڑے پر ہوتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

## خشک منی کا کھرچنا

ام المومنین حضرت صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ کہ میں (خشک) منی کو رسولِ خدا کے کپڑے سے کھرچ ڈالتی تھی۔ اور حضورؐ اس میں نماز گذارتے تھے۔ (مسلم)

## شیر خوار بچے کا پیشاب

ام قیسؓ اپنے چھوٹے (شیر خوار) بچے کو جس نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ رسولؐ اللہ کے پاس لائی۔ اور حضورؐ نے اس کو اپنی گود میں بٹھا لیا بچے نے آپؐ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ تو حضورؐ نے پانی منگوا کر کپڑے پر چھینٹا دیا۔ اور نہ دھویا۔ (بخاری، مسلم)

لبابہ بنت حارث روایت کرتی ہیں۔ کہ حسین بن علیؓ نے رسولِ خدا کی گود میں پیشاب کر دیا۔ (جو ابھی شیر خوار ہی تھے) میں نے عرض کیا۔ کہ کوئی اور کپڑا پہن لیں۔ اور تہ بند مجھے دیں کہ دھو ڈالوں۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ لڑکی کا پیشاب دھویا جاتا ہے۔ اور لڑکے کے پیشاب پر چھینٹا دیا جاتا ہے۔ (ابو داؤد۔ ابنِ ماجہ)

## نجاست آلود جوتی

حضرت ابی ہریرہ رضہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے فرمایا۔ جب

Marfat.com

کوئی تم میں سے اپنی جوتی کے ساتھ گندگی پر چلے۔ (یعنی جوتی کو نجاست لگ جائے) تو مٹی اس کو پاک کر دینے والی ہے۔ (یعنی زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتی ہے)۔ (ابوداؤد)

## نیند سے جاگ کر

ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ کہ جو شخص نیند سے جاگے وہ اپنے ہاتھ تین بار دھولے۔ اس لئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ کہاں لگ چکا ہے۔ (بلوغ المرام)

## کتے کا پینا

سیدنا ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا اگر کتا کسی کے برتن میں پانی پی لے۔ تو برتن کو ایک بار مٹی سے مانجے۔ پھر چھ بار پانی سے دھو ڈالے۔ (مسلم)

## مردار کا چمڑا

حضرت میمونہؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ حضورؐ نے فرمایا۔ یطھرھا الماء والقرظ۔ مردار کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

## بلی کا جوٹھا

بلی کا جوٹھا پاک ہے۔ (بلوغ المرام)

## سونے چاندی کے برتن میں کھانا

حضرت ام سلمہؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو سونے چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ جمع کرتا ہے۔ (بخاری مسلم)

Marfat.com

# غسلِ جنابت کے احکام

مندرجہ ذیل حالتوں میں مسلمان مرد اور عورت پر غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ وجوبِ غسل کی حالت کو حالتِ جنابت کہتے ہیں۔ مجامعت کے بعد، حیض کے بعد، نفاس (وہ خون جو بچے کی پیدائش پر جاری ہوتا ہے) کے بعد، منی کے دفق سے خارج ہونے کے بعد اور اس میں احتلام بھی داخل ہے۔

# پردے اور شرم کے ضروری مسائل

بعض باتیں بڑی شرم اور حیا کی ہوتی ہیں جن کو بیان کرتے حجاب آتا ہے۔ لیکن جب ایسی باتیں دین اور شریعت سے متعلق ہوں۔ تو ان کو ظاہر کرنا اشاعتِ دین ہے۔ ان ہی معنوں میں کہا جاتا ہے کہ شرع میں شرم نہیں۔ اگر ایسے مسائل بوجہ شرم بیان نہ کئے جائیں۔ تو دین میں حرج اور نقصان واقع ہوتا ہے۔

# غسلِ جنابت کا مسئلہ

خدا تعالےٰ صحابہ رضؓ پر بے شمار رحمتیں نازل کرے۔ کہ انہوں نے بڑی کوشش سے دین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سیکھا اور پھر اسے بڑے خلوص اور نہایت خیر خواہی سے اپنے مسلمان بھائیوں

Marfat.com

تک پہنچایا۔ کیونکہ حضورؐ نے فرمایا تھا۔ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ اٰیَۃً
"میری طرف سے (لوگوں کو) پہنچا دو۔ خواہ ایک حکم ہی ہو" (مشکوٰۃ)

مہاجرین اور انصار کے درمیان غسل جنابت کا ایک مسئلہ زیر بحث آگیا۔ ایک گروہ کہتا تھا۔ کہ غسل صرف دخول پر ہی فرض ہو جاتا ہے۔ انزال شرط نہیں۔ دوسرا گروہ بیان کرتا تھا۔ کہ وجوب غسل کے لئے دخول کے ساتھ انزال شرط ہے۔ یہ طویل مباحثہ کسی فیصلہ کن صورت پر منتج نہ ہوا۔ آخر قرار پایا۔ کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا جائے۔

صدیقہ طاہرہؓ بڑی عالمہ اور فاضلہ خاتون تھیں۔ مدینہ منورہ میں ان کا فتویٰ چلتا تھا۔ صحابہؓ پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے اکثر آپ کی طرف رجوع کرتے تھے۔ چنانچہ اس مسئلہ کے لئے جب حضرت ام المؤمنینؓ کے مقدس باب الافتاء کو دستک دی گئی۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جناب سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث پہنچا دی۔

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

"حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مرد کا محل ختنہ عورت کے محلِ ختنہ میں تجاوز کرے۔ تو غسل واجب ہو جاتا ہے"

تو مسئلہ یہ ثابت ہوا۔ کہ صرف دخول پر ہی مرد اور عورت دونوں

جنبی ہو جاتے ہیں۔ اور ان پر غسل واجب ہو جاتا ہے —— انزال شرط نہیں۔

## عورت بھی محتلم ہوتی ہے

امّ سلمہؓ (حضورؐ کی بیوی) روایت کرتی ہے۔ کہ (ایک عورت) ام سلیم نے رسولؐ اللہ کو کہا۔ اے خدا کے رسولؐ! یقیناً اللہ حق سے نہیں شرماتا۔ (میں بھی آپ سے حقیقت مسئلہ پوچھتی ہوں) کیا عورت پر غسل ہے۔ جب کہ اس کو احتلام ہو؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں (لیکن) جب پانی دیکھے۔ (یعنی منی کا نشان) اس پر ام سلمہؓ نے (شرم سے) منہ ڈھانک لیا۔ اور عرض کیا۔ اے خدا کے رسولؐ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں (ہوتا ہے) تیرا داہنا ہاتھ خاک آلودہ ہو"۔ (مسلم)

**نوٹ:** —— یہ کلمہ تعجب کے وقت اہل عرب بولتے ہیں تو حضورؐ نے ازراہِ تعجب ام سلمہؓ کو ہاں سے جواب دیا۔ کہ تجھے اتنا پتہ نہیں۔ کہ مرد کی طرح عورت کی بھی منی ہوتی ہے۔ اور پیدائش انسان مرد، عورت کی ملی جُلی منی سے ہوتی ہے تو سوتے ہیں اگر مرد کی منی خارج ہو کر احتلام ہو سکتا ہے۔ تو عورت کی منی بھی نیند میں نکل کر اس کو محتلم بنا سکتی ہے۔ تو مسئلہ یہ ہوا۔ کہ عورت یا مرد نیند سے اٹھ کر اگر تری یعنی نشان منی دیکھیں۔

Marfat.com

توان پر غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ اور اگر احتلام کی کیفیت انہیں یاد ہو۔ لیکن نشان نہ پائیں۔ تو غسل فرض نہیں ہوگا۔ اور نہ شک کرنا چاہیئے۔ ہاں اپنی مرضی سے غسل کرنا چاہیں۔ یا غسل کا معمول ہے تو کر سکتے ہیں۔

**مُلاحظہ**
اس شرم اور پردے کے مسئلے کو ہم نے یہاں اسلئے بیان کیا ہے کہ لوگوں کو اس کی واقفیت ہو جائے۔ کیونکہ بعض بڑے بڑے اہم مسائل پر لوگ لاعلمی کی وجہ سے عمل نہیں کر سکتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ حیاء اور شرم کے مالک تھے، آپ کے متعلق حدیث میں آتا ہے۔ کَانَ اَشَدُّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا۔ (بخاری مسلم) یعنی حضور پردہ نشین باکرہ عورت سے سخت تر حیا دار تھے"۔ (متفق علیہ) حضور انتہائی حیاء کے مالک ہوتے ہوئے عورتوں کو احتلام کا مسئلہ بتاتے ہیں۔ حضورؐ کی بیویوں سے بڑھ کر اور کون عورت حیاء والی ہو سکتی ہے؟ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے ایک پردے کا مسئلہ شرعی صحابہؓ کو بتایا اور صحابہؓ کی مستورات جو شرم و حیاء کا پیکر تھیں۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ کی تمہید سے ایسے مسائل دریافت کر لیتی تھیں، پس اگر ایسے مسائل کی پوچھ گچھ میں یہ حیا کے مجسمے شرم نہیں کرتے تھے۔ تو ہمیں بھی ان مسائل کی اہمیت کے پیش نظر ان کے اظہار و تبلیغ اور افہام و تفہیم میں بے جا شرم نہیں کرنی چاہیئے۔

Marfat.com

# غسل جنابت میں مبالغہ درکار ہے

حضرت علیؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ (ابوداؤد۔ دارمی)

جس نے غسل جنابت سے بال برابر جگہ دھوئے بغیر چھوڑ دی (یعنی بال برابر جگہ بھی خشک رہ گئی) تو اس کو ایسا اور ایسا عذاب کیا جائے گا۔ (ابوداؤد۔ دارمی)

**انتباہ** حضورؐ کے کذا وکذا یعنی ایسا اور ایسا عذاب فرمانے سے کنایہ ہے بہت عذاب سے۔ اس لئے جنبی کو چاہیئے کہ وہ غسل کرنے میں مبالغے یعنی بہت کوشش سے کام لے۔ اور بدن کو خوب مل کر نہائے کہ ذرہ برابر جگہ خشک نہ رہے۔ ایک اور حدیث میں سیدنا ابوہریرہ رضؓ کی روایت سے حضور انورؐ فرماتے ہیں۔

تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَ انْقُوا الْبَشَرَةَ ۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

ارشاد ہوتا ہے۔ (جنبی کے) ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ (اس لئے) بالوں کو (خوب دھوؤ اور بدن کو اچھی طرح پاک کرو۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

Marfat.com

# جنبی عورت کے بالوں کا مسئلہ

وَعَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ رض قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اِنِّیْ امْرَأَۃٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِیْ اَفَاَنْقُضُہٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَۃِ فَقَالَ لَا اِنَّمَا یَکْفِیْكِ اَنْ تَحْثِیْ عَلٰی رَأْسِكِ ثَلٰثَ حَثَیَاتٍ ثُمَّ تُفِیْضِیْنَ عَلَیْكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِیْنَ۔ (مسلم)

ام سلمہ رض روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسول ص! میں عورت ہوں۔ کہ اپنے سر کے بال خوب مضبوط گوندھتی ہوں۔ کیا میں انہیں غسل جنابت کے وقت کھول لیا کروں؟ —— حضور ص نے فرمایا۔ (ان کا کھولنا تجھے لازم) نہیں۔ تیرے لئے یہی کافی ہے کہ تین لپیں پانی تو اپنے سر پر ڈال لئے (اور) پھر اپنے (سارے بدن کے) اوپر پانی بہا دے۔ پس تو پاک ہو جائے گی۔ (مسلم)

**ملاحظہ** یہ حکم صرف عورتوں کے سر کے بالوں سے متعلق ہے۔ مرد ایسا نہیں کر سکتے۔ حضرت علی رض سر کے بالوں کی جڑوں کے خشک رہ جانے کے خوف سے فرماتے ہیں۔ فَمِنْ ثَمَّ عَادَیْتُ رَأْسِیْ (دارمی) میں نے اس کے سبب اپنے سر کے بالوں)

Marfat.com

سے دشمنی کرلی "۔ یعنی آپ ہمیشہ بالوں کو منڈا ڈالتے تھے۔ کہ غسلِ جنابت میں کوئی جڑ بال کی خشک نہ رہ جائے۔ لیکن وہ عورتیں جو اپنے سر کے بالوں کو مضبوط گوندھ کر رکھتی ہیں۔ انہیں غسلِ جنابت میں یہ اجازت ہے۔ کہ اگر وہ سر کے بال نہ کھولنا چاہیں۔ تو نہ کھولیں۔ اور تین لپیں پانی سر میں ڈال کر غسل باقی بدن کا پورا کرلیں۔ اور جو بالوں کو گوندھتی نہیں ہیں۔ جیسا کہ آج کل رواج ہے۔ انہیں بالوں کو منتشر کرکے خوب اچھی طرح سر دھونا چاہیئے۔

## جگہ خشک رہ جانے کا مسئلہ

حضرت علی رضؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص رسولِ خداؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور کہنے لگا۔ کہ میں نے غسلِ جنابت کے بعد نماز فجر پڑھی۔ پھر میں نے دیکھا۔ کہ ناخن برابر جگہ پر پانی نہیں پہنچا۔ (یعنی خشک رہ گئی ہے) حضورؐ نے فرمایا۔ اگر تم گیلا ہاتھ اس پر پھیر دیتے۔ تو تمہارے لئے کافی ہوتا "۔ (ابن ماجہ)

معلوم ہوا۔ کہ غسل کرتے وقت اگر جنبی کی کوئی جگہ خشک رہ جائے اور نماز پڑھنے سے پہلے اس پر تر ہاتھ پھیر دے تو کافی ہے۔

---

Marfat.com

# جنبی مسجد میں داخل نہیں ہو سکتا

حضرت عائشہ صدیقہ رض روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اِنِّی لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ۔ (بلوغ المرام)

"میں (خدا کے حکم سے) حائضہ عورت اور جنبی کا مسجد میں آنا حلال نہیں کرتا ہوں"

# جنبی کو قرآن پڑھنے کی ممانعت

عَنْ عَلِیٍّ رض قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ مَالَمْ یَکُنْ جُنُبًا۔ (بلوغ المرام) حضرت علی رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا جب تک غسل کی حاجت والے نہ ہوتے ہمیں قرآن پڑھاتے تھے"

اس لئے معلوم ہوا۔ کہ جنبی کو بحالتِ جنابت قرآن کی تلاوت نہ کرنی چاہیئے۔ ہاں قرآن سن سکتا ہے۔

# غسل کا وضو کافی ہے

حضرت عائشہ رض روایت کر کے کہتی ہیں۔ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَتَوَضَّاُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔ (ترمذی) رسولِ خدا غسل کے بعد وضو

Marfat.com

نہیں کرتے تھے۔ (ترمذی)

یعنی غسل کے شروع میں جو وضوء کرتے تھے۔ اسی کو کافی جانتے۔ اور نہانے کے بعد دوبارہ وضوء فرماتے تھے۔

## جنبی سے میل جول اور مصافحہ جائز ہے

حضرت ابی ہریرۃ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ (ایک روز) بحالت جنابت میں نے رسول اللہ سے ملاقات کی۔ حضورؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور میں آپؐ کے ساتھ ہو لیا۔ آپؐ ایک جگہ بیٹھ گئے۔ اور میں چپکے سے نکل گیا۔ اور گھر جا کر غسل کیا۔ اور پھر واپس آیا۔ اور حضورؐ (ابھی) بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا۔ کہاں (گیا) تھا تو لے ابوہریرہؓ! میں نے سارا حال کہہ سنایا۔ (یعنی جنبی تھا اور چاہا۔ کہ نہا کر آپؐ کے پاس بیٹھوں۔ اس لئے غسل کر کے حاضر ہوا ہوں) تو حضورؐ نے فرمایا۔

سُبْحَانَ اللهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجَسُ۔ (صحیح بخاری)

" سبحان اللہ۔ تحقیق مومن ناپاک نہیں ہوتا "

مُلاحظہ:۔ حضورؐ نے جو فرمایا "کہ مومن ناپاک نہیں ہوتا" تو اس کا یہ مطلب ہے کہ مومن حقیقتاً نجس اور پلید نہیں ہوتا۔ جنابت نجاست حکمی ہے شریعت (قانونِ خدا) نے بربنائے مصلحت ایک حالت میں حکماً اس پر غسل واجب کیا ہے۔ پس جنبی کے ساتھ ملنا جلنا، اٹھنا بیٹھنا اختلاط، ارتباط۔ کھانا پینا وغیرہ سب جائز ہے۔

Marfat.com

# حائضہ سے صحبت کرنے کی ممانعت

حیض کی حالت میں عورت سے مجامعت کرنا سخت گناہ ہے۔ اور موجب امراض ہے۔ خدا نے قرآن میں فرمایا۔ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيضِ "عورتوں سے حیض میں کنارہ کشی کرو" (یعنی صحبت نہ کرو) اگر کوئی اس گناہ کا مرتکب ہو جائے۔ تو اسے نادم ہو کر توبہ کرنی چاہیئے حضورؐ اکرم نے فرمایا :۔

إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ۔ (رواہ الترمذی) جو شخص بحالت حیض اپنی عورت سے صحبت کرے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ نصف دینار خیرات کرے"

مُلاحظہ :۔ دینار ساڑھے چار ماشے سونے کا ہوتا ہے۔ تو نصف دینار سوا دو ماشے سونا ہُوا۔ وقت کے لحاظ سے سوا دو ماشے سونا جتنی قیمت کا ہو۔ اتنی قیمت صدقہ کرے۔ یعنی کسی مستحق کو دیدے۔ اور آئندہ کے لئے توبہ کرے۔ ترمذی میں ابن عباسؓ کی روایت میں رسولؐ اللہ فرماتے ہیں۔ جب خون سرخ ہو۔ (یعنی اگر سرخ خون کی حالت میں جماع کیا۔ جو ابتدائے حیض میں آتا ہے) تو ایک دینار خیرات کرے۔ اور اگر خون زرد ہو۔ (یعنی اگر زرد خون کی حالت میں جماع کیا ہو جو آخر حیض میں ہوتا ہے) تو نصف دینار خیرات کرے۔

Marfat.com

# مذی کے اخراج سے غسل واجب نہیں ہوتا

سیدنا حضرت علیؓ بہت طاقتور جوان تھے۔ اور آپ کو مذی کثرت سے آتی تھی۔ آپ کو مسئلہ معلوم نہ تھا۔ کہ اخراج مذی پر غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں۔ چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے داماد تھے۔ اس لئے بالمشافہ مسئلہ دریافت کرتے حجاب آیا۔ تو اپنے دوست مقدادؓ کو کہا۔ کہ وہ مسئلہ دریافت کریں۔ مقدادؓ نے حضورؐ سے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اخراج مذی پر غسل واجب نہیں ہوتا۔ بلکہ صرف وضو کر کے نماز پڑھ لینی چاہیئے۔ (بلوغ المرام)

# مذی، منی، اور ودی کا فرق

مذی:۔ اس چپکتے ہوئے لیسدار پانی کو کہتے ہیں جو شہوت کے وقت سر ذکر پر نمودار ہوتا ہے۔ عام طور پر نوجوانوں اور طاقتور انسانوں کو ہنگام نعوذ --- مذی آتی ہے۔ جو سکون و فراغ کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

منی:۔ عضو مخصوص سے بالذت و دفق خارج ہونے والا مادہ ہوتا ہے۔ جس سے حضرت انسان پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کے اخراج سے آدمی پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔

ودی:۔ وہ گاڑھا سفید پانی جو پیشاب سے قبل یا بعد خارج

Marfat.com

ہوتاہے ۔ اس کے نکلنے پر غسل کرنا ضروری نہیں ہے۔

## سیلانِ رحم موجب غسل نہیں

جن عورتوں کو سفید رطوبت یعنی لیکوریا کی شکایت ہوتی ہے۔ اس سے بھی غسل لازم نہیں ہوتا حسب معمول نمازیں ادا کرنی چاہئیں۔

## حائضہ کو چھُونا اور اس کے ساتھ کھانا جائز ہے

وَعَنْ اَنَسٍؓ اَنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ لَمْ يُوَاكِلُوْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ ۔ (رواہ مسلم)

حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ جب عورت حیض سے ہوتی ۔ تو یہودی اس کے ساتھ کھاتے نہ تھے۔ تو رسول اللہ نے فرمایا کہ (حائضہ سے) کرو ہر کام سوائے جماع کے۔" (مسلم) یعنی حائضہ سے کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، ملنا جلنا۔ اُسے چھُونا۔ اور بوس کنار وغیرہ سب باتیں جائز ہیں سوائے ایک بات کے اور وہ مجامعت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْمُرُنِيْ فَاَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِيْ وَ اَنَا حَائِضٌ ۔ (متفق علیہ)

"حضرت عائشہ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول اللہ مجھے

Marfat.com

حکم کرتے تھے۔ (بحالت حیض ازار باندھنے کا) سو میں آزار باندھتی
پس آپ مجھے گلے لگاتے تھے۔ اور میں حیض والی ہوتی
تھی۔" (بخاری مسلم)

## حائضہ کو قرآن پڑھنے کی ممانعت

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ لَا تَقْرَأِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ۔
(رواہ ترمذی) "ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ
نے فرمایا۔ کہ حیض والی عورت اور جنبی قرآن سے کچھ نہ پڑھے۔"

## خونِ استحاضہ کا مسئلہ

خون استحاضہ وہ خون ہوتا ہے۔ جو خونِ حیض کے معتاد دنوں
کے بعد خاکی یا زرد رنگ کا جاری ہوتا ہے۔ یہ ایک مرض ہے جب
عورت اپنے خون حیض کی عادت کے دن پورے کرے۔ پھر اسے غسل
کر کے نماز وغیرہ شروع کر دینی چاہیئے۔ کیونکہ خونِ استحاضہ کا حکم خونِ
حیض کے حکم میں نہیں ہے۔

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رسولِ
خدا کی خدمت میں آئی۔ اور عرض کیا۔ اے خدا کے رسول! — مجھے خون
استحاضہ آتا ہے۔ اور میں پاک نہیں ہوتی ہوں، (بوجہ خون استحاضہ) تو

Marfat.com

کیا میں (خونِ حیض کے حکم کی طرح) نماز چھوڑ دوں؟ حضور نے فرمایا نہیں یہ خونِ استحاضہ ایک رگ ہے اور نہیں ہے خونِ حیض، پس جب تجھ کو خونِ حیض آئے۔ تو نماز چھوڑ دے۔ اور جس وقت خونِ حیض جاتا رہے (یعنی حیض کی عادت کے دن ختم ہو جائیں، پس اپنے سے خون کو دھو (یعنی غسل کرلے)، اور نماز پڑھ۔ (بخاری مسلم)

حاصلِ کلام یہ کہ مستحاضہ پاک عورت کی طرح ہے۔ معتاد ایام حیض کے بعد غسل کرکے نماز شروع کردے۔ ہاں یہ بات ضروری ہے کہ ہر نماز کے لئے وضو تازہ کرتی رہے۔ رسولِ خدا نے صحیح بخاری میں ام حبیبہ بنت جحش ایک مستحاضہ عورت کو فرمایا۔ تَوَضَّئِیْ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ۔ یعنی ہر نماز کے لئے وضو کرلیا کرو۔"

# حائضہ کو نماز، روزہ کی ممانعت

ابی سعید خدریؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ۔ (متفق علیہ)

"کیا نہیں ہے (یہ بات) کہ جب عورت حیض سے ہوتی ہے۔ تو (بحکم شرع) نہ نماز پڑھتی ہے۔ اور نہ روزہ رکھتی ہے۔"

یہ ایک طویل حدیث کا ٹکڑا ہے۔ جب کہ حضورؐ عورتوں کو وعظ سنا رہے تھے۔ تو آپ نے عورتوں کو ناقص الدین فرمایا —— تو عورتوں

Marfat.com

نے اپنے نقصان دین کی وجہ پوچھی۔ تو حضورؐ نے جواب میں یہ بات ارشاد فرمائی کہ ایام حیض میں ان کو نماز روزہ کی ممانعت ہے۔

ملاحظہ:۔ حائضہ کو بحالت حیض نماز اور روزہ کی ممانعت ہے لیکن طہارت کے بعد روزہ کی قضا کرے اور نماز معاف ہے۔

# نفاس کا حکم

بچے کی پیدائش پر جو خون آتا ہے' اسے نفاس کہتے ہیں۔ اس کی اکثر مدت بلوغ المرام میں چالیس روز ہے۔ یعنی اگر چالیس روز تک جاری رہے۔ تو اس کا بھی خون حیض کی طرح ہی حکم ہے۔ یعنی نفاس والی عورت کو نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، جماع کرنا مسجد کے اندر جانا۔ کعبہ کا طواف کرنا۔ قرآن پڑھنا۔ اور قرآن کا چھونا حرام ہے۔ پاک ہو کر روزہ کی قضا کرے اور نماز معاف ہے۔ اگر چالیس روز سے خون زیادہ جاری رہے۔ تو وہ استحاضہ ہوگا۔ جو مانع نماز، روزہ، جماع وغیرہ نہیں ہے۔

# غسلِ جنابت کا طریقہ

وَعَنْ عَائِشَةَ رضؓ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ

Marfat.com

ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ . (متفق علیہ)

"حضرت عائشہ رضہ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ جب رسولِ خدا غسلِ جنابت کا ارادہ فرماتے تو (اسطرح) شروع کرتے۔ کہ (پہلے) دونوں ہاتھ (پہنچوں تک) دھوتے پھر وضو کرتے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتے ہیں۔ پھر اپنی انگلیاں پانی میں (تر کرنے کے لئے) داخل کر کے نکالتے۔ اور ان سے اپنے بالوں کی جڑوں کو خلال کرتے۔ پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ تین چُلو پانی اپنے سر پر ڈالتے۔ اس کے بعد اپنے تمام بدن پر پانی بہاتے۔"

# مسواک کا بیان

## مسواک والی نماز

حضرت عائشہ رضہ روایت کرتی ہیں۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو نماز مسواک کر کے پڑھی جائے۔ وہ بغیر مسواک والی نماز سے ستر درجے فضیلت میں زیادہ ہے۔" (شعب الایمان)

## جاگ کر مسواک کرنا

حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ رات کو اور دن کو

سو کر اٹھنے کے بعد وضو سے پہلے مسواک کرتے تھے۔ (ابوداؤد)

## مسواک سے رضائے الٰہی

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا — کہ مسواک منہ کے لیے طہارت کا سبب ہے۔ اور پروردگار کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔ (دارمی۔ نسائی)

## جبرئیل کی تاکید مسواک

ابی امامہ رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا جب بھی میرے پاس جبرئیل آئے۔ تو مجھے مسواک کرنے کا (سخت) حکم کرتے تھے۔ البتہ ڈرا ہیں اس چیز سے۔ کہ چھیل ڈالوں میں اگلی جانب اپنے منہ کی۔ (رواہ احمد)

**ملاحظہ** مطلب یہ ہے کہ حضور انور پھر جبرئیل کی تاکید پر مسواک بہت کرنے لگ گئے۔ اور کثرتِ مسواک سے منہ چھل جانے کا اندیشہ ہو گیا۔

## مسواک کی اہمیت

روایت ہے ابی سلمہ رض سے، نقل کی زید بن خالد رض جہنی نے، کہا اس نے کہ سنا ہیں نے رسول اللہ سے، فرمایا آپ نے اگر مشکل نہ جانتا ہیں اپنی امت پر تو میں انہیں ہر نماز کے نزدیک مسواک کرنے کا حکم کر دیتا۔ (کہ مسواک کرنی واجب ہے)۔ (رواہ الترمذی)

Marfat.com

# وضوء کا بیان

## تین بار ناک جھاڑیں

حضرت ابوہریرہ رضہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم نے فرمایا:۔

اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلٰثًا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيْتُ عَلٰى خَيْشُوْمِهٖ ۔ (مشکوٰۃ شریف)

(ترجمہ) " جب جاگے ایک تمہارا اپنی نیند سے۔ پھر ارادہ کرے وضو کا۔ تو ناک جھاڑے (پانی کھینچ کر) تین بار۔ پس شیطان رات گذارتا ہے اس کی ناک کے بانسے پر۔"

مُلاحظہ:۔ سونے والے کے بانسے پر شیطان کے رات گذارنے کی اصلیت اور حقیقت اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ ہمارا فرض ایمان لانا ہے۔ کہ واقعی شیطان رات گذارتا ہے۔

کچھ اس طرح سمجھ آتی ہے۔ کہ سونے کی حالت میں فضلات بخارات، اور غبار اور رینٹ (SNIVEL) دماغ کے قریب جمع ہو جاتے ہیں۔ جن سے حواس میں تکدر آ جاتا ہے۔ اور پھر ہر طرح کی عبادت میں کسل و کاہلی آجاتی ہے۔ اس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ کہ گویا رات بھر وہاں رہا ہے۔ اس لئے صاحب

Marfat.com

مَا یَنۡطِقُ عَنِ الۡھَوٰی نے فرمایا۔ کہ نیند سے بیدار ہو کر جب وضو کرنے لگو۔ تو ناک میں پانی کھینچ کر خوب جھاڑو۔ اور سنکو۔ تین بار ایسا ہی کرو۔ تاکہ شیطان کا عمل دخل دور ہو جائے۔ اور سارا دن اور اگلی رات کے سونے کے وقت تک عبادات اور دنیا کے دوسرے کاموں میں تمہاری ہمت بندھی رہے۔ چستی اور مستعدی کے ساتھ سب کام ہوں۔

## نیند سے جاگ کر پہلے ہاتھ دھوئیں

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جاگے ایک تمہارا اپنی نیند سے۔ تو نہ ڈبوئے ہاتھ اپنا (پانی کے) برتن میں یہاں تک کہ دھوئے اس کو تین بار۔ کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے۔

(مشکوٰۃ شریف)

مطلب یہ ہے کہ نیند سے جاگ کر پہلے ہاتھوں کو پہنچوں تک تین بار دھو کر پھر انہیں پانی کے برتن میں ڈالنا چاہیئے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ رات کو ہاتھ بدن کے کسی حصہ کو لگ کر پلید ہو گیا ہو۔ استنجا کی جگہ لگ گیا ہو۔ یا ذکر کو مس کرتا رہا ہو — طہارت اور پاکیزگی کی کتنی اعلیٰ تعلیم ہے۔

Marfat.com

# مسنون وضوء کی مکمّل ترکیب

## رحمتِ عالم کا وضوء

(۱) ـ وضوء کے شروع میں بِسْمِ اللّٰہ ضرور پڑھنی چاہیئے کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ ۔ (ترمذی)

"جو (وضو کے شروع میں) اللہ کا نام نہیں لیتا۔ اس کا وضو (پورا) نہیں ہوتا"

(۲) پھر دونوں ہاتھ پہنچوں تک تین بار دھوئیں۔

فَاَفْرَغَ عَلٰی کَفَّیْہِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ۔ (بخاری شریف)

(۳) پھر ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کریں۔ اور آدھا ناک میں ڈالیں اور ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑیں۔ پھر ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کریں۔ اور آدھا ناک میں دیں۔ پھر ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کریں اور آدھا ناک میں دیں۔

ثُمَّ اَدْخَلَ یَدَہٗ فِی التَّوْرِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَۃٍ وَّاحِدَۃٍ ۔ (بخاری شریف)

(۴) پورے تین چلوؤں سے تین بار کلی کرنا ۔ پھر تین چلوؤں سے تین بار ناک میں پانی ڈالنا بھی درست ہے ۔ جامع ترمذی باب فی

Marfat.com

وُضُوْءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمَ کَیْفَ کَانَ ہیں ہے

ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا۔

پھر تین بار کلی کی۔ اور تین بار ناک میں پانی ڈالا۔"

(۵) پھر تین بار منہ دھوئیں۔

ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا۔ (بخاری شریف)

(۶) پھر ایک چلو لے کر اسے ٹھوڑی کے نیچے داخل کر کے داڑھی کا خلال کریں۔ (ابوداؤد)

(۷) پھر اپنا دائیاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھوئیں۔ پھر بایاں ہاتھ بھی کہنی تک تین بار دھوئیں۔ (ترمذی شریف)

(۸) پھر ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

(۹) اگر انگوٹھی پہنی ہو۔ تو اس کو ہلا لیں۔ (مشکوٰۃ باب سنن الوضو)

(۱۰) پھر سر کا مسح کریں اس طرح کہ دونوں ہاتھ سر کے اگلے حصہ سے شروع کر کے پیچھے کو لے جائیں۔ اور صحیح مسلم میں اِلٰی قَفَاهُ۔ یعنی ہاتھوں کو گدی تک لے جانا بھی آیا ہے۔ پھر پیچھے سے اسی جگہ لے آئیں جہاں سے شروع کیا تھا۔ (بخاری مسلم)

(۱۱) پھر کانوں کا مسح اس طرح کریں۔ کہ شہادت کی انگلیاں دونوں ہاتھوں کی دونوں کانوں کے سوراخوں میں ڈال کر کانوں کی پیٹھ پر انگوٹھوں کے ساتھ مسح کریں۔ (مشکوٰۃ باب سنن الوضوء)

(۱۲) اور کانوں کے مسح کے لئے پانی نیا لیں۔ (بلوغ المرام باب الوضوء)

Marfat.com

(۱۳) پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین بار دھوئیں۔ اور بایاں پاؤں بھی ٹخنوں تک تین بار دھوئیں۔ (بخاری شریف)

(۱۴) پھر پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔ (مشکوٰۃ)

(نوٹ):- گردن کے مسح کا احادیث میں کہیں ذکر نہیں آیا۔ اور آپ پڑھ چکے ہیں۔ کہ سر کا مسح کرتے وقت حضورؐ اپنے ہاتھوں کو گدی تک لے جاتے تھے۔ اور گدی سر کا پچھلا حصہ ہوتا ہے۔ جس میں کچھ گردن بھی آجاتی ہے۔

# خصائلِ فطرت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا۔

| | |
|---|---|
| اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ۔ | فطرت پانچ چیزیں ہیں۔ |
| اَلْخِتَانُ۔ | ختنہ کرنا۔ |
| وَالْاِسْتِحْدَادُ۔ | زیر ناف کے بال مونڈنا۔ |
| وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ۔ | اور ناخن کاٹنا۔ |
| وَنَتْفُ الْاِبْطِ۔ | اور بغل کے بال اکھیڑنا۔ |
| وَقَصُّ الشَّارِبِ۔ | اور مونچھ کترانا۔ (صحیح مسلم) |

مذکورہ باتیں دین کی ہیں۔ اور سب پیغمبروں کی سنت ہیں۔ اسی لئے حضور انورؐ نے ان پر عمل کرنے کو فرمایا ہے۔ یہ سب باتیں

Marfat.com

طہارت، صفائی اور ستھرائی کی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اُمِرْنَا بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ۔ (صحیح مسلم)

"ہم کو حکم ہوا مونچھوں کو میٹ دینے کا اور داڑھی کو چھوڑ دینے کا۔"

## وضوء کے بعد یہ پڑھیں

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ سوا اللہ کے کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے

لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ محمدؐ

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ (صحیح مسلم)

بندہ اس کا اور رسول اس کا ہے۔

ملاحظہ: وضوء کے بعد شہادتین کے ساتھ ترمذی نے دعائے ذیل کا پڑھنا بھی روایت کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَ

بار خدایا کر مجھے توبہ کرنے والوں سے اور

Marfat.com

# اجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (ترمذی)

کر مجھے (باطن کی) طہارت کرنے والوں سے۔"

## وضوء کی وضعی دعائیں

رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پاک سے وضوء کے شروع میں بسم اللہ اور بعد میں شہادتین کا پڑھنا ثابت ہے جیسا کہ آپ ابھی اوپر پڑھ آئے ہیں۔ لیکن بعض لوگ وضوء میں ہر ہر عضو دھوتے وقت ایک ایک دعا پڑھتے ہیں۔ اور وہ دعائیں مروجہ کتب نماز میں بھی پائی جاتی ہیں۔ واضح ہو کہ یہ دعائیں سنت پاک اور صحابہؓ کے عمل سے ثابت نہیں ہیں۔ خدا تعالیٰ نے جب اپنے رسول کے ہاتھوں دین مکمل کر دیا۔ تو پھر دینی اور شرعی امور میں نقص وایزاد اور کمی وبیشی کرنا کسی امتی کے لئے ہرگز جائز نہیں ہے۔

## وضوء کے دیگر مسائل وفضائل

بخاری شریف کی روایات میں وضوء کے اعضاء کا دو دو بار اور ایک ایک بار دھونا بھی آیا ہے۔ واضح ہو کہ اعضاء کا تین تین بار دھونا افضل ہے۔ اور تین تین بار دھونے سے ہی کامل وضو ہوتا ہے حضورؐ اور آپ کے صحابہؓ کا عمل کثرت سے تین تین بار دھونے پر ہی رہا ہے۔ دو، دو بار یا ایک ایک بار دھونا جواز کے لئے ہے۔

Marfat.com

## اعضاء کے تین بار سے زیادہ دھونے کی ممانعت

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْئَلُهٗ عَنِ الْوُضُوْءِ فَاَرَاهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ۔ (رواہ النسائی وابن ماجہ)

"روایت ہے عمرو بن شعیب سے، نقل کی اس نے اپنے باپ سے، اس نے اپنے دادا سے، کہا اس نے کہ ایک اعرابی نے رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر وضوء کی کیفیت دریافت کی۔ تو حضورؐ نے اُسے اعضاء کا تین تین بار دھونا دکھایا۔ اور فرمایا۔ اس طرح ہے (کامل) وضوء۔ پھر جو شخص اس پر (تین تین بار دھونے پر) زیادہ کرے پس تحقیق اس نے برا کیا۔ (کیونکہ ترک سنت کیا)۔ اور تعدی کی (کیونکہ سنت کی حد سے تجاوز کیا)۔ اور ظلم کیا (اپنی جان پر رسولؐ خدا کی مخالفت کر کے)۔"

## پہلے انبیاء کا وضوء

وَعَنْ عُثْمَانَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِیْ وَوُضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِیْمَ۔ (مشکوٰۃ باب سنن الوضو)

"حضرت عثمان سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا نے وضو کیا (اور دھوئے اعضاء) تین تین بار۔ اور فرمایا۔ یہ ہے وضو میرا، اور وضو پہلے انبیاءؑ کا۔ اور وضو ابراہیمؑ کا۔"

اِس سے ثابت ہوا۔ کہ تین تین بار اعضاء کا دھونا افضل ہے اور اس سے زیادہ دھونا افضلیت سے ہاتھ دھونا ہے۔ کیونکہ تین بار سے زیادہ دھونا حضرت ابراہیم علیہ السلام، تمام انبیاء اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر زیادتی ہے۔

## مسنون وضو سے گناہوں کی بخشش

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنَابِحِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيْهِ وَاِذَا اسْتَنْثَرَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَجْهِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَشْفَارِ عَيْنَيْهِ فَاِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِجْلَيْهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِ رِجْلَيْهِ ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ اِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ۔ (رواہ مالک والنسائی)

"حضرت عبداللہ صنابحی روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جس وقت بندہ مومن وضو کرتا ہے۔ پھر (دونوں میں) کلی کرتا ہے۔ تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ اور جس وقت ناک جھاڑتا ہے۔ تو اس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر جس وقت اپنا چہرہ دھوتا ہے۔ تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے (بھی) گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر جب اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے۔ تو اس کے ہاتھوں سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسکے دونوں ہاتھوں کے ناخونوں کے نیچے سے (بھی) نکل جاتے ہیں۔ پھر جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسکے دونوں کانوں سے (بھی) نکل جاتے ہیں۔ پھر جب اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اسکے پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخونوں کے نیچے سے (بھی) نکل جاتے ہیں۔ پھر اس کا (گھر سے وضو کرکے) مسجد کی طرف چلنا۔ اور اس کی نماز پڑھنی اس کے لئے (درجات کی بلندی میں)۔ زیادتی ہوتی ہے۔

**ملاحظہ:** اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے۔ کہ کامل اور سنوار کر مسنون وضو کرنے سے آدمی پورے طور پر گناہوں سے

Marfat.com

پاک ہوجاتا ہے۔ اور پھر اس کا گھر سے باوضو گناہوں سے پاک ہوکر مسجد کی طرف چلنا اس کے درجات کو بلند کرتا ہے۔ اور مسجد میں پہنچ کر پھر نماز کا پڑھنا درجات کی بلندی اور قربِ خداوندی کو چار چاند لگا دیتا ہے۔

## حشر میں چہرے کا نور

حضرت ابی درداء روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔

کَیْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَکَ مِنْ بَیْنِ الْاُمَمِ۔ (حضور!) آپ اپنی امت کو (میدانِ حشر میں) دوسری امتوں کے (بے شمار لوگوں کے) درمیان کیونکر پہچانیں گے؟

قَالَ ھُمْ غُرٌّ مُحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ لَیْسَ اَحَدٌ کَذَالِکَ غَیْرُھُمْ۔ فرمایا! وہ (امت میری کے لوگ) وضو کے اثر سے سفید (نورانی) چہرے اور سفید (نورانی) ہاتھ پاؤں (والے) ہوں گے۔ اس طرح (نورانی چہرے اور روشن ہاتھ پاؤں والا) سوائے ان کے اور کوئی نہیں ہوگا۔ (رواہ احمد)

پیارے بھائیو اور بہنو! اگر آپ نمازیں پڑھیں گے تو نمازوں کیلئے لامحالہ وضو بھی کریں گے۔ پھر وضو کے اثر سے آپ کے چہرے میدان

Marfat.com

حشر میں روشن ہوں گے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر آپ کو پہچان لیں گے۔ کہ یہ امتی ہیں۔ اس لئے آپ وضو کا بہت شوق پیدا کریں۔ اور بڑی محبت اور خلوص سے نہایت سنوار کر وضو کر کے نمازیں پڑھیں۔ تاکہ آپ کے چہرے میدانِ محشر میں نورانی ہوں۔

## خشک ایڑیوں کو عذاب

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ مَکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ حَتّٰی اِذَا کُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِیْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ فَتَوَضَّؤُوْا وَھُمْ عُجَّالٌ فَانْتَھَیْنَا اِلَیْھِمْ وَاَعْقَابُھُمْ تَلُوْحُ لَمْ یَمَسَّھَا الْمَاءُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ اَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ۔

(رواہ مسلم)۔ حضرت عبداللہ بن عمرو نے روایت کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہم رسولؐ خدا کے ساتھ مکے سے مدینے کی طرف لوٹے، یہانتک کہ راستے میں ہم ایک پانی پر پہنچے۔ تو ایک جماعت نے ہم میں سے وضو کرنے میں جلدی کی، نماز عصر کے نزدیک پس انہوں نے وضو کیا اور وہ جلدی کرنے والے تھے۔ (یعنی چلنے میں جلدی کی اور ہم سے آگے بڑھ گئے۔ کہ وضو پہلے کر لیں)، پھر ہم بھی پہنچے ان کی طرف، اور انکی ایڑیاں

Marfat.com

چمکتی تھیں (یعنی خشک تھیں) ان کو پانی نہیں پہنچا تھا۔ پھر رسولِ خدا نے فرمایا۔ خرابی ہے واسطے (خشک) ایڑیوں کے آگ سے (خبردار!) پورا کرو وضو۔" (مسلم)

**انتباہ** اس حدیث شریف سے معلوم ہوا۔ کہ وضو بڑی احتیاط سے سنوار کر پورا کرنا چاہیئے۔ اعضاء کو خوب مل مل کر دھونا چاہیئے۔ اور تین تین بار دھونا چاہیئے۔ تاکہ ذرہ برابر جگہ بھی اعضائے وضو کی خشک نہ رہے۔

## وضو نصف ایمان ہے

وَعَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔ (مسلم)

حضرت ابی مالک اشعری روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا نے فرمایا۔ وضو آدھا ایمان ہے۔" (مسلم)

## مومن کا زیور

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ خَلِیْلِیْ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔ (رواہ مسلم) سیدنا ابی ہریرۃ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے اپنے جانی دوست محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے

Marfat.com

ہوئے سنا۔ کہ (بہشت میں) مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا۔
جہاں تک وضور کا پانی پہنچے گا۔ (مسلم)

مُلاحظہ:- مومن کے لئے بہشت کا زیور خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہو گی۔ ہم اس کی کیفیت دنیا میں نہیں جانتے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہُوا۔ کہ وضو، کامل خدا تعالےٰ کی بڑی عبادت ہے، اور اس عبادت کے سبب اللہ تعالیٰ بہشتی زیور کے انعام سے بندے کو نوازے گا۔

## مشقّت کے وضُو سے بلندیٔ درجات

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی مَا یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَی الْمَکَارِہِ۔ (رواہ مسلم)

حضرت ابی ہریرۃ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے فرمایا۔ میں نہیں وہ چیز نہ بتاؤں۔ کہ جس کے سبب خدا گناہوں کو دور اور درجات کو بلند کرتا ہے؟ صحابہ رض نے کہا۔ ہاں اے رسولِ خدا! (فرمایئے)۔ آپ نے فرمایا۔ کامل (اور سنوار کر) کرنا وضو کا مشقت (یعنی بیماری یا شدت کے جاڑے) کے وقت۔

(رواہ مسلم)

Marfat.com

## تحیۃ الوضوء سے بہشت واجب

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

(رواہ مسلم)

عقبہ بن عامر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں. کہ رسول خدا نے فرمایا. جو شخص وضو کرے. اور خوب سنوار کر اچھا وضو کرے. پھر کھڑا ہو کر دل اور منہ سے (ظاہری، باطنی طور پر) متوجہ ہو کر دو رکعت نماز (نفلی) پڑھے. تو اس کیلئے بہشت واجب ہو جاتی ہے. (مسلم)

## شکر الوضوء سے بلال رضؓ بہشت میں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِيْ بِاَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا اَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ اَنِّيْ لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةٍ

Marfat.com

مِنَ اللَّيْلِ اَوْ نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِیْ اَنْ اُصَلِّیَ۔ (متفق علیہ)

بخاری مسلم میں حضرت ابوہریرۃ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کے وقت بلال رض کو کہا۔ اے بلال! میرے سامنے (اپنا) وہ عمل جو تو نے اسلام میں کیا اور جس پر تجھے (ثواب کی) بہت امید ہے بیان کر، کیونکہ میں نے اپنے آگے بہشت میں تیری جوتیوں کی آواز سنی ہے۔ بلال رض نے عرض کیا۔ میرے نزدیک جس عمل پر مجھے (ثواب کی) بہت امید ہے، یہ ہے کہ رات یا دن میں جب (بھی) میں نے وضو کیا۔ تو اس وضو کے ساتھ جس قدر نماز (نفل) میرے مقدر میں تھی۔ ضرور پڑھی۔ (یعنی کسی وضو کو میں نے بغیر نفلوں کے خالی نہ چھوڑا)۔ (بخاری مسلم)

## بارگاہِ ایزدی کا پرمٹ

نماز بغیر وضو کے قبول نہیں ہوتی یعنی بے وضو کو خدا کے دربار میں حاضر ہونے کی اجازت نہیں ہے۔ تو گویا وضو احکم الحاکمین کے دربار میں حاضر ہونے کیلئے پرمٹ ہے اور جس شخص کو خدا وضو کی توفیق دے یا اپنی بارگاہ کی حاضری کا پرمٹ عطا فرمائے وہ جتنا بھی شکر کرے تھوڑا ہے۔ اسلئے بہتر ہے کہ آپ جب بھی وضو کریں۔ دو رکعت نماز نفل شکرِ وضو کی نیت

Marfat.com

سے پڑھ لیا کریں۔ کہ اس شکرانہ سے بھی بہشت ملتی ہے۔ اور قرب خدا حاصل ہوتا ہے۔

## بہشت کی بشارت

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوْءَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ۔ (رواہ مسلم)

حضرت عمر بن الخطاب روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا نے فرمایا۔ جو کوئی تم میں سے وضو کرے۔ پس انتہا کو پہنچائے یا فرمایا پورا کرے وضو (یعنی اعضا خوب مل کر تین تین بار دھوئے۔ اور خوب سنوار کر وضو کرے) پھر کہے۔ اشہدان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشہدان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ۔ تو اسکے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں کہ جس سے چاہے داخل ہو۔" (مسلم)

ناظرین! آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ کہ وضو کرنے سے مومن کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اور وہ پورے طور پر گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ پھر وضو کے بعد کلمات شہادتین پڑھنے سے اس کے لئے

Marfat.com

آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور شکرانہ وضو کے نفل پڑھنے سے بہشت واجب ہوجاتی ہے۔ یہ تو صرف وضو ہی کی برکات ہیں۔ پھر جب اس وضو سے آدمی خدا کی بارگاہ میں پہنچتا ہے۔ اور نماز فرض سے فارغ ہوتا ہے۔ تو اس کے درجات کی بلندی اور خدا کی رضامندی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔

# ایک وضو سے کئی نمازیں

وَعَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَوٰتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهٗ فَقَالَ عَمْدًا صَنَعْتُهٗ يَا عُمَرُ (رواہ مسلم)

حضرت بریدہ رض سے روایت ہے۔ کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی نمازیں ایک وضو سے پڑھیں۔ اور موزوں پر مسح (بھی) کیا۔ حضرت عمر رض نے کہا۔ (حضور!) آج کے دن آپ نے وہ چیز کی جسے آپ نہ کرتے تھے۔ (پہلے)۔ فرمایا آپ نے، اے عمر! میں نے اسے قصداً کیا۔ (تاکہ لوگوں کو ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھنے کا جواز معلوم ہو جائے)۔ (مسلم)

Marfat.com

# نواقض وضو

## بے وضو نماز نہیں

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ ۔ (رواہ مسلم)

ابن عمر رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ نماز بغیر وضو کے قبول نہیں کی جاتی۔ (مسلم)

## مذی سے وضو

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذِیِّ فَقَالَ مِنَ الْمَذِیِّ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِیِّ الْغُسْلُ ۔ (رواہ الترمذی)

"حضرت علی رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں نے (مقداد کے واسطے سے) رسول اللہ سے مذی کا حال دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ مذی نکلنے سے وضو (لازم) آتا ہے۔ اور منی نکلنے سے غسل (لازم) آتا ہے۔" (ترمذی)

ملاحظہ:۔ شدت شہوت کے وقت سر ذکر پر جو لیسدار قطرہ آجاتا ہے۔ اس کو مذی کہتے ہیں۔ پس اس مذی سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور منی لذت و دفق سے خارج ہونے والا مادہ ہوتا ہے۔ جس

Marfat.com

سے انسان کی پیدائش ہوتی ہے۔ اس کے خارج ہونے سے آدمی پر غسل واجب ہو جاتا ہے۔

## نیند سے وضوء

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّاء۔ (رواہ ابوداؤد)

حضرت علی رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ دونوں آنکھیں سرین کی سربند ہیں۔ پھر جو شخص سو گیا اسے چاہیئے کہ (ازسر نو) وضوء کرے" (ابوداؤد)

**وضاحت** مطلب یہ ہے۔ کہ جب آدمی جاگتا رہتا ہے۔ تو مقعد سے خروج ہوا پر کنٹرول رہتا ہے۔ گویا مقعد پر بند بندھا ہے۔ لیکن جب سو گیا۔ تو اعضاء ڈھیلے پڑ گئے۔ اور بند کھل گیا۔ پس وضوء ٹوٹ گیا۔ یا شرعًا ٹوٹنے کے حکم میں ہو گیا۔ اس لئے جاگنے پر وضو لازم آیا۔ اور نیند ناقض وضو ہوئی۔

## گوز سے وضوء

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ۔

(رواہ الترمذی وابوداؤد)

علی بن طلق روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت حدث کرے۔ (یعنی ہوا

مارے) کوئی تم میں سے ۔ تو اسے چاہیئے ۔ کہ وضو کرے ۔
کیونکہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے)"

## قے، نکسیر وغیرہ سے وضو

وَعَنْ عَائِشَةَ رض اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ مَنْ اَصَابَهٗ قَیْءٌ اَوْ رُعَافٌ اَوْ قَلْسٌ اَوْ مَذْیٌ فَلْيَنْصَرِفْ ۔ (بلوغ المرام)

" روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو قے آئے یا نکسیر پھوٹے یا کچھ کھانا پیٹ سے منہ میں آئے ۔ یا مذی نکلے ۔ تو وہ شخص پھر جائے ۔ (وضو کرنے کے لئے)"

## سُکر و جنابت اور بول و براز سے وُضو

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ (پ ۵)

Marfat.com

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے وَاَنْتُمْ سُکَارٰی سے بے ہوشی کی حالت کو مانع نماز فرمایا ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ مستی اور بے ہوشی ناقضِ وضو ہے۔ خواہ کسی منشّی چیز سے ہو، نیند سے ہو۔ یا مرض سے ہو۔ بے ہوش ہونے پر وضو ٹوٹ جائیگا۔ ہوش آنے پر وضو کر کے نماز پڑھنی ہوگی۔

وَلَاجُنُبًا سے حالتِ جنابت مانع نماز ہوئی۔ تو جنبی ہونا ناقضِ وضو ہوا۔ جنبی نماز پڑھنا چاہے۔ تو نہ صرف وضو ہی کرے گا۔ بلکہ اس پر غسل بھی واجب ہوگا۔

اَوْجَآءَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ۔ میں "جائے ضرور" (بول و براز) سے آنا مانع نماز ہو کر ناقضِ وضو ہوا۔ اس لئے پاخانہ اور پیشاب سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ میں مجامعت بھی ناقضِ وضو ہے۔ اس سے نہ صرف وضو ہی کرنا پڑتا ہے بلکہ غسل کرنا بھی واجب ہے۔

## استحاضہ سے وضو

صحیح بخاری میں حضرت عائشہ رض کی روایت ہے۔ کہ ایک مستحاضہ عورت فاطمہ بنت ابی حبیش کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تُوَضَّئِیْ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ "ہر نماز کے لئے وضو کر" (اس لئے کہ تجھے خونِ استحاضہ آتا ہے) معلوم ہوا کہ استحاضہ ناقضِ وضو ہے۔

[1] ماہواری معتاد ایام کے بعد خون جاری رہے۔ اسکو استحاضہ کہتے ہیں (محمد صادق)

# بیٹھے ہوئے سونا ، ناقض وضو نہیں ہے

وَعَنْ اَنَسٍؓ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی عَھْدِہٖ یَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَآءَ حَتّٰی تَخْفِقَ رُؤُسُھُمْ ثُمَّ یُصَلُّوْنَ وَلَا یَتَوَضَّؤُوْنَ۔

(بلوغ المرام)

"حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب ان کے زمانہ میں انتظار کرتے تھے نماز عشاء کا۔ یہاں تک کہ ان کے سر جھک جاتے تھے (یعنی بیٹھے بیٹھے سو جاتے اور اونگھنے تھے) پھر نماز پڑھتے تھے اور وضو نہ کرتے تھے"۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا۔ کہ بغیر تکیہ لگائے بیٹھے بیٹھے سو جانے یا اونگھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ اور اگر متوضی دیوار وغیرہ سے تکیہ لگا کر یا کروٹ وغیرہ پر سو گیا تو وضو ٹوٹ جائیگا۔

# موزوں پر مسح کرنے کا بیان

عَنْ شُرَیْحِ بْنِ ھَانِیٍٔ سَاَلْتُ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْ لُ

Marfat.com

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًا وَّلَيْلَةً لِلْمُقِيْمِ۔ (رواہ مسلم)

"شریح بن ہانی روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں نے علی ابن ابی طالب سے موزوں پر مسح کرنے (کی مدت) سے متعلق پوچھا۔ تو حضرت علیؓ نے کہا۔ کہ رسول اللہؐ نے (مسح کی مدت) مسافر کے لئے تین دن اور تین رات اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات مقرر فرمائی۔"

## مسح کا طریق

پانچوں انگلیاں دائیں اور بائیں ہاتھ کی تر کرکے دونوں پاؤں کے پنجوں سے شروع کرکے ٹخنوں کے اوپر تک کھینچ لے جائیں۔

مقیم آدمی کے لئے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات تک ہے یعنی ایک دن اور ایک رات وضو میں بغیر پاؤں دھوئے مسح سے ہی نمازیں پڑھ سکتا ہے۔ اور مسافر تین دن اور تین راتوں تک اپنی نمازوں کے وضو میں پاؤں دھونے کی بجائے مسح کر سکتا ہے۔ مدت مسح کی ابتدا اس وقت شروع ہوتی ہے جب وضو ٹوٹے۔ مثلاً ایک شخص نے ظہر کے وقت وضو کیا ہے۔ اور وضو میں پاؤں دھو کر موزے یا جرابیں پہن لی ہیں۔ اور اس کا وضو شام کو ٹوٹ گیا۔ تو اب شام سے مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات شمار کی جائے گی۔

Marfat.com

## نقضِ مسح

جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور وہ نواقض وضو میں بیان ہو چکی ہیں۔ مسح بھی ان سے ٹوٹ جاتا ہے۔ یعنی وضو کے نواقض ہی مسح کے نواقض ہیں۔

## مدّتِ مسح کا خاتمہ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَّلَيَالِيْهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ (رواہ الترمذی و النسائی)

"صفوان بن عسال روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جب ہم سفر میں ہوتے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے کہ ہم اپنے موزے تین دن اور تین رات تک (پاؤں سے) نہ نکالیں۔ سوائے جنابت کے۔ ولیکن (حکم نہ دیتے نکالنے کا) پاخانہ سے یا پیشاب سے، یا سونے سے۔" (ترمذی، نسائی)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا۔ کہ جنبی ہونا مسح کی مدت کو ختم کر دیتا ہے۔ اس لئے غسل جنابت کے لئے موزے اتارنے چاہئیں اور جنابت کے برعکس بول و براز اور نیند کے بعد موزے نہیں اتارنے چاہئیں۔ اور مدت معین تک مسح کر سکتے ہیں۔

Marfat.com

# جرابوں پر مسح کرنے کا بیان

حضرت بلال رضہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْجَوْرَبَيْنِ۔ (معجم طبرانی) "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے موزوں اور جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔"

اس حدیث کی صحت کے متعلق درایہ میں ہے۔ اَخْرَجَهُ الطَّبْرَانِيُّ بِسَنَدَيْنِ رِجَالُ اَحَدِهِمَا ثِقَاتٌ ۔ یعنی اس حدیث کو امام طبرانی رح نے دو سندوں سے وارد کیا ہے۔ جن میں سے ایک کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

وَعَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

(رواہ احمد والترمذی والبوداؤد، و ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ کتاب الطہارت)

"مغیرہ بن شعبہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے وقت اپنی جرابوں پر مسح کیا اور جوتیوں پر (بھی)۔"

حضرت ابی موسیٰ اشعری روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

Marfat.com

"حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے ہوئے جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا۔ (ابن ماجہ۔ بیہقی)

حضرت ابوموسیٰ اشعری ایک اور روایت میں کہتے ہیں۔

اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَ النَّعْلَیْنِ وَ الْعِمَامَۃِ۔ (معجم طبرانی)۔

"میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے اپنی دونوں جرابوں پر مع جوتیوں کے مسح کیا۔ اور عمامے پر بھی)۔" (معجم طبرانی)

## مسح نعلین کی تفہیم

جوتیوں پر مسح کا جو ذکر ان حدیثوں میں آیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عرب کی جوتی میں صرف تسمہ ہی لگا ہوا ہوتا تھا۔ اور وہ جرابوں پر مسح کرنے میں مانع نہ تھا۔ اور حضورؐ نے جرابوں والے پاؤں کو (چپل نما) پاپوشوں میں رکھے ہوئے ہی مسح فرما دیا۔ تو حدیث بیان کرنے والے راویوں نے مسح میں جوتیوں کا ذکر بھی کر دیا۔ یعنی حضورؐ جرابوں پر مسح کرتے وقت (جو اصل چیز ہے) جوتیوں کے تسموں پر بھی مسح کر دیتے تھے۔ چنانچہ امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:۔

وَالظاھر ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم انما مسح علی سیور النعل للتی علی ظاھر القدم فعلی ھٰذا المراد مسح علی سیور نعلیہ وظاھر الجوربین اللتین فیھما قدماہ۔

Marfat.com

"یعنی جوتیوں پر مسح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ حضورؐ انور نے اپنی جوتی کے تسموں اور جرابوں پر مسح کیا"

حضور انورؐ اور صحابہ رضؓ عموماً وضو گھر سے کر کے مسجد میں آیا کرتے تھے، اور گھروں میں وضو کرتے وقت جوتیاں نہیں اتارتے تھے، اور وضو میں جب پاؤں کی باری آتی تھی۔ تو اگر پاؤں ننگے ہوتے تو ان کو دھوتے اور اگر پاؤں میں جرابیں ہوتیں۔ تو جوتی سمیت ہی ان پر مسح کر دیتے، اور ان کی جوتیوں کی بناوٹ ہی ایسی ہوتی تھی۔ کہ پاؤں کے اوپر کا حصہ قریباً سارا ننگا رہتا تھا۔ اس لئے وہ جوتیاں یا ان کے تسمے مسح کرنے میں رکاوٹ کا باعث نہیں ہوتے تھے۔

ہم لوگ وضو عموماً مسجدوں میں جا کر کرتے ہیں۔ اور مسجدوں میں خواہ مخواہ جوتیاں اتارنی پڑتی ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے جوتیوں پر مسح کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور ہم اگر گھروں میں بھی وضو کریں۔ تو پھر فل سلیپر یا بوٹ وغیرہ اتار کر ہی پاؤں پر (جرابوں کی صورت میں) مسح کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ہماری مروجہ جوتیوں میں ہمارے پاؤں ڈھکے رہتے ہیں۔ اس لئے یہ جوتیاں مسح میں مانع ہوتی ہیں۔

## مسح عمامہ

جوتیوں پر مسح کرنے کے ساتھ عمامے پر مسح کا ذکر بھی حدیث بالا میں آیا ہے۔ یعنی حضور اکرمؐ نے عمامے پر مسح فرمایا۔ سنیئے! خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں وَاَرْجُلَكُمْ نازل فرما کر پاؤں کے دھونے کا حکم دیا۔ اور

ؔ۵۱ اور دھوؤ اپنے پاؤں کو۔ (پ ۶ مائدہ)

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کی تشریح اپنے عمل سے یوں فرمائی۔ کہ پاؤں ننگے ہونے کی صورت میں آپ نے انہیں دھویا۔ اور پاؤں کو موزوں یا جرابوں میں ملفوف ہونے کی حالت میں ان پر مسح فرمایا۔ اسی طرح خداتعالیٰ نے قرآن پاک میں وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ۔ کی تنزیل سے سروں کے مسح کا حکم دیا۔ اور وحی الٰہی کے شارح اعظم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اس کی تعمیل یوں فرمائی۔ کہ سر ننگا ہونے کی صورت میں اس پر مسح فرمایا۔ اور سر پر عمامہ ہونے کی حالت میں عمامے ہی پر (بذریعہ وحی خفی) مسح فرمایا۔ پس اگر ملفوف پاؤں پر حضورؐ انور کے مسح کرنے پر تعجب نہیں ہو سکتا۔ تو ڈھکے ہوئے سر پر آپ کے مسح فرمانے پر بھی حیرانی کی کوئی وجہ نہیں ہونی چاہیئے۔ اور نہ کسی امتی کو آپ کے کسی فعل پر حرف گیری کا حق پہنچتا ہے۔ حضورؐ کے فعل مسح عمامہ سے ہمارے لئے یہ آسانی ہو گئی۔ کہ اگر وضو کرتے وقت ننگے سر ہوں۔ تو حسب معمول ہمیں سر پر مسح کرنا چاہیئے۔ اور اگر سر پر پگڑی وغیرہ ہو۔ اور کسی وجہ سے ہم اتارنا نہ چاہیں۔ تو معلم رفیق ولبیر اور پیغمبر رحمتؐ کی سنت کی پیروی میں اس پر مسح کر سکتے ہیں۔

## مسح جوربین مکرر

جوتیوں اور عمامے پر مسح کی تشریح تو بصورت جملہ معترضہ درمیان میں آگئی۔ اصل موضوع جرابوں پر مسح کرنے سے متعلق ہے جس طرح صحیح احادیث میں خفین (چمڑے کے موزے) کا لفظ مسح کیلئے آیا

لہ اور مسح کرو اپنے سروں کا۔ (پ ۶ مائدہ)

ہے۔ اسی طرح متذکرۃ الصدر مرفوع احادیث ہیں جو جن (جرابیں) کا لفظ مسح کرنے کیلئے موجود ہے۔ چونکہ بعض بھائی جرابوں پر مسح کرنے پر معترض ہوتے ہیں۔ اسلئے ہم اس مسئلہ کو مزید مدلل اور مشرح طور پر تحریر کرتے ہیں۔ حضرت ثوبان رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً فَاَصَابَهُمُ الْبَرْدُ فَلَمَّا قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا اِلَيْهِ مَا اَصَابَهُمْ مِنَ الْبَرْدِ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّمْسَحُوْا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِيْنِ۔ (رواہ احمد و ابوداؤد)۔

"حضور انور ﷺ نے ایک چھوٹی سی جماعت (باہر) بھیجی۔ انہیں (سفر میں) سردی لگی۔ واپس آنے پر انہوں نے آپکی خدمت میں (سردی کی) شکایت کی۔ تو آپ نے انہیں عماموں، اور تساخین پر مسح کرنے کا حکم دیا۔" (رواہ احمد، ابوداؤد)

## تساخین کی تشریح

تسخین ضد ہے تبرید کی۔ تبرید کے معنی ہیں سردی پہنچانا۔ اور تسخین کے معنی گرمی پہنچانا۔ تو تساخین پاؤں کے ہراس لباس کو کہتے ہیں جس سے پاؤں کو گرم کر کے سردی سے بچایا جائے۔ خواہ وہ لباس چمڑے کے موزے ہوں۔ خواہ سوتی یا اونی جرابیں ہوں۔ تسخین سے متعلق امام ابن رسلان فرماتے ہیں۔ اصل ذالک کل مایسخن

Marfat.com

— به القدم من خف وجورب ونحوهما۔ یعنی تساخین ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے پاؤں سردی سے بچایا جائے۔ خواہ وہ چمڑے کے موزے ہوں یا کپڑے وغیرہ کی جرابیں ہوں۔

پس اس حدیث تساخین سے ثابت ہوا۔ کہ پاؤں جس چیز سے ملفوف ہوں، اسی پر مسح کیا جا سکتا ہے۔

## حضرت عمرؓ کا جرابوں پر مسح کرنا

تہذیب سنن لابن قیمؒ میں روایت ہے۔ اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مَسَحَ عَلٰی سُیُوْرِ النَّعْلِ الَّتِیْ عَلٰی ظَاهِرِ الْقَدَمِ مَعَ الْجَوْرَبِ۔ حضرت عمرؓ نے اپنی جرابوں پر مع چپل کے اوپر کے تسموں کے مسح کیا۔

## حضرت علیؓ کا جرابوں پر مسح کرنا

حضرت کعب بن عبداللہ فرماتے ہیں۔ رَأَیْتُ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ بَالَ فَمَسَحَ عَلٰی جَوْرَبَیْهِ وَنَعْلَیْهِ — حضرت علیؓ نے پیشاب کیا پھر وضو کرتے ہوئے آپ نے اپنی جرابوں پر جو جوتیوں میں تھیں مسح کیا۔ (محلی ابن حزمؒ)

## حضرت عبداللہ بن عمر کا جرابوں پر مسح

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ یَمْسَحُ عَلٰی جَوْرَبَیْهِ وَنَعْلَیْهِ۔ حضرت عبداللہ

Marfat.com

بن عمرؓ اپنی جرابوں اور جوتیوں پر مسح کیا کرتے تھے۔ (محلی ابن حزمؒ)

## حضرت انس بن مالکؓ کا جرابوں پر مسح

امام ابن حزمؒ اپنی مایہ ناز کتاب میں روایت لاتے ہیں۔ کہ حضرت انس بن مالکؓ نے وضو کرتے ہوئے اپنی ٹوپی اور سیاہ رنگ کی جرابوں پر مسح کیا۔ اور نماز پڑھی۔ الفاظ یہ ہیں۔ فَمَسَحَ عَلَی الْقَلَنْسُوَةِ وَعَلَی الْجَوْرَبَیْنِ لَهٗ مِنْ خَزٍّ عَرَبِیٍّ اَسْوَدَ ثُمَّ صَلّٰی۔ (محلی)

## لغت عرب سے جورب کے معنی

لغت عرب کی معتبر کتاب قاموس میں ہے۔ اَلْجَوْرَبُ لِفَافَةُ الرِّجْلِ ہر وہ چیز جو پاؤں پر پہنی جائے جورب ہے۔ تاج العروس میں ہے اَلْجَوْرَبُ لِفَافَةُ الرِّجْلِ۔ جو چیز لفافے کی طرح پاؤں پر پہن لیں۔ وہ جورب ہے علامہ عینی جورب سے متعلق لکھتے ہیں۔ وَهُوَ يُتَّخَذُ مِنْ غَزْلِ الصُّوْفِ الْمَفْتُوْلِ يُلْبَسُ فِی الْقَدَمِ اِلٰی مَا فَوْقَ الْكَعْبِ۔ جورب بٹے ہوئے اون سے بنتی ہے۔ اور پاؤں میں پہنی جاتی ہے، ٹخنے سے اوپر تک۔ "امام سیوطی" قوۃ المغتذی میں بھی یہی تحریر فرماتے ہیں۔ یعنی کہ عربی زبان میں جورب اُسے کہتے ہیں۔ جو پاؤں کو ڈھانپنے کے لئے اُون کی بنائی جاتی ہے۔ عارضۃ الاحوذی میں شارح حدیث امام ابوبکرؒ تحریر فرماتے ہیں۔ اَلْجَوْرَبُ غِشَاءٌ لِلْقَدَمِ مِنْ

صُوْفٍ - جورب وہ چیز ہے - جو پاؤں کو ڈھانپنے کے لئے اون کی بنائی جاتی ہے" عمدۃ الرعایہ میں ہے - قَدْ يَكُوْنُ مِنَ الْكِرْبَاسِ وَمِنَ الشَّعْرِ - جرابیں روئی یعنی سوت کی ہوتی ہیں - اور بالوں کی بھی بنتی ہیں" - غایۃ المقصود میں ہے - اِنَّ الْجَوْرَبَ يُتَّخَذُ مِنَ الْاَدِيْمِ وَكَذَا مِنَ الصُّوْفِ وَكَذَا مِنَ الْقُطْنِ وَيُقَالُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ هٰذَا اَنَّهُ جَوْرَبٌ " یعنی جورب چمڑے کی، صوف کی، اور سوت کی بھی ہوتی ہے - اور ہر ایک کو جورب (جراب) کہا جاتا ہے"

پس ثابت ہوا - کہ جورب پاؤں کے لفافے یا لباس کو کہتے ہیں - وہ لباس خواہ چرمی ہو، خواہ سوتی یا اونی وغیرہ، ہم اس پر مسح کر سکتے ہیں - اور رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت یہ تھی - کہ اگر حضور کے پاؤں ننگے ہوتے - تو انہیں دھوتے تھے - اور اگر چرمی موزے پہنے ہوتے - یا پاؤں جرابوں میں ملفوف ہوتے - تو آپ ان پر مسح کر دیا کرتے تھے - جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں -

# تیمم کا بیان

لغت میں تیمم کے معنی قصد کے ہیں - اصطلاح شرع میں پانی نہ ملنے کی حالت میں طہارت کی نیت سے پاک مٹی کا قصد کر کے

Marfat.com

اسے ہاتھوں اور منہ پر ملنا تیمم کہلاتا ہے۔ پانی نہ ملنے کی کئی صورتیں ہیں۔ مسافر کو سفر میں ہو سکتا ہے۔ پانی نہ ملے یا پانی کے مقام تک پہنچنے پر نماز کے فوت ہو جانے کا ڈر ہو۔ یا وضو کرنے سے مریض کو مرض کی زیادتی کا خوف ہو۔ یا پانی حاصل کرنے میں جان کا ڈر ہو۔ مثلاً گھر میں پانی نہیں، باہر کرفیو نافذ ہے۔ یا پانی لانے میں کسی دشمن یا درندے سے اندیشہ جان ہے۔ تو ایسی صورتوں میں ہم تیمم کر سکتے ہیں۔ خواہ یہ موانع برسوں قائم رہیں۔ تیمم بھی بدستور روا رہے گا۔ وضو کے نواقض میں سے جس ناقض سے بھی وضو ٹوٹے، پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کر کے متوضی کی طرح ہر قسم کی عبادت کر سکتے ہیں۔

## جنابت کی حالت میں تیمم

وَعَنْ عِمْرَانَ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلٰوتِهٖ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ فَإِنَّهٗ يَكْفِيْكَ (متفق علیہ)

---

لہ رسول اللہ فرماتے ہیں۔ اِنَّ الصَّعِيْدَ الطَّيِّبَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ وَاِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِيْنَ۔ (ترمذی) یعنی پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ دس برس پانی نہ پائے۔ دس برس سے کثرت مراد ہے۔ (محمد صادق)

Marfat.com

عمرانؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ہم رسولِ خدا کے ساتھ سفر میں تھے۔ آپ نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ جب نماز سے پھرے۔ تو اچانک آپ کی نظر ایک آدمی پر پڑی۔ جو لوگوں سے الگ بیٹھا ہوا تھا۔ اور اس نے لوگوں کے ساتھ نماز (بھی) نہ پڑھی تھی۔ رسولِ خدا نے (اس کو) فرمایا۔ اے فلاں! لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے میں تجھے کس چیز نے روکا؟ اس نے کہا۔ مجھے جنابت پہنچی۔ اور پانی نہ مل سکا۔ فرمایا حضورؐ نے لازم ہے تجھ پر مٹی (تیمم کے لئے) بس وہ تیرے لئے کافی ہے۔ (بخاری: مسلم)

## احتلام میں تیمم اور زخموں پر مسح

وَعَنْ جَابِرٍؓ قَالَ خَرَجْنَا فِیْ سَفَرٍ فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهٗ فِیْ رَاْسِهٖ فَاحْتَلَمَ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ هَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَةً فِی التَّیَمُّمِ قَالُوْا مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَّاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَآءِ فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُخْبِرَ بِذٰلِكَ فَقَالَ قَتَلُوْهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ اَلَا سَاَلُوْا اِذَا لَمْ یَعْلَمُوْا فَاِنَّمَا شِفَآءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ اِنَّمَا كَانَ یَكْفِیْهِ اَنْ یَّتَیَمَّمَ وَیَعْصِبَ عَلٰی جُرْحِهٖ خِرْقَةً ثُمَّ یَمْسَحَ عَلَیْهَا وَیَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ۔ (رواہ ابوداؤد)

Marfat.com

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ہم سفر میں نکلے تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگا۔ اور اس کے سر میں زخم کر ڈالا۔ پھر اس کو احتلام ہو گیا (جس سے حاجت نہانے کی ہوئی) اس نے اپنے رفقاء سے دریافت کیا۔ کہ کیا آپ میرے لئے شریعت میں تیمم کی رخصت پاتے ہیں؟ انہوں نے کہا۔ ہم تیرے لئے کوئی رخصت نہیں پاتے۔ (کیونکہ) تو پانی پر قادر ہے۔ (یعنی پانی موجود ہے، پھر تیمم کیسا!) پھر وہ (زخمی) نہایا اور مر گیا۔ پھر جب ہم لوٹ کر رسولِ خدا کے پاس آئے تو حضورؐ اس امر سے مطلع ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ مارا اس کو لوگوں نے، مارے اللہ ان کو، کیوں نہ پوچھا انہوں نے (مسئلہ) جب خود نہ جانتے تھے؟ سوائے اس کے نہیں کہ (مرض) نادانی کی شفا پوچھنا ہے۔ یقیناً کفایت کرتا (مرنے والے کو) یہ کہ تیمم کرتا۔ اور اپنے زخم پر پٹی باندھتا۔ پھر اس پر مسح کرتا۔ اور اپنا (باقی) بدن دھو ڈالتا۔ (ابوداؤد)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا۔ کہ اگر کسی کمزور یا بیمار آدمی کو احتلام ہو جائے۔ اور غسل کرنا (خاص کر سردیوں میں) اس کیلئے موجب مرض یا باعث ازدیادِ مرض دکھائی دے۔ تو اسے تیمم کر کے نماز پڑھ لینی چاہیئے۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ زخموں اور پھوڑوں وغیرہ کی پٹی پر مسح کر لینا درست ہے۔ اور محتلم، حائض اور نفاس والی عورتیں بھی بوقتِ ضرورت تیمم کر کے نماز وغیرہ پڑھ سکتی ہیں۔ اس لئے کہ تیمم عذر کی حالت میں وضو اور غسل دونوں کے قائمقام ہے۔

Marfat.com

# تیمم کا طریقہ

صحیح بخاری میں حضرت عمار رضی سے ایک روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں سفر کی حالت میں جنبی ہو گیا۔ اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے، خاک پر لوٹا اور نماز پڑھی۔ پھر سفر سے آکر یہ حال رسول خدا کے سامنے بیان کیا۔ تو حضور نے فرمایا۔

اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْكَ ھٰکَذَا فَضَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِکَفَّیْہِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِیْھِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ وَکَفَّیْہِ (بخاری)

" سوائے اس کے نہیں کہ کفایت کرتا ہے تجھ کو اس طرح سے (یعنی تیمم کا طریقہ یہ ہے) پھر مارے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر اور پھونک ماری ان میں پھر ان کے ساتھ اپنے منہ پر مسح کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر۔" (بخاری)

رسول خدا کے کر کے دکھائے ہوئے طریقہ تیمم سے معلوم ہوا۔ کہ تیمم کرنے والے کو (طہارت کی نیت کر کے بسم اللہ پڑھ کر) دونوں ہاتھ پاک مٹی پر مارنے چاہئیں۔ پھر پھونک کر منہ پر ملے۔ اور پھر دونوں ہاتھوں پر بس تیمم ہو گیا۔ قرآن مجید کے حکم فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا کی رو سے تیمم پاک مٹی سے کرنا چاہیے۔ اور کپڑے، پتھر، لکڑی، لوہے اور کوئلے وغیرہ پر تیمم جائز نہیں ہے۔ ایک تیمم سے وضو کی طرح کئی نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔ کیونکہ تیمم کرنے والا پورا پورا متوضی کے حکم میں ہو جاتا ہے

Marfat.com

# غسل مسنون کا بیان

## جمعہ کے دن غسل

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِذَا جَاءَ اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلْ

(متفق علیہ)

ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی تم میں سے نماز جمعہ کو آئے۔ پس اُسے غسل کرنا چاہیئے۔ (بخاری مسلم)

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَّغْتَسِلَ فِیْ کُلِّ سَبْعَۃِ اَیَّامٍ یَوْمًا یَغْسِلُ فِیْہِ رَاْسَہٗ وَجَسَدَہٗ (متفق علیہ)

"حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مسلمان پر حق (مستحب کدہ) ہے۔ کہ ہر ہفتے میں ایک دن (جمعہ کو) غسل کرے، دھوئے اس میں سر اپنا اور بدن اپنا" (بخاری مسلم)

Marfat.com

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُسْلُ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُحْتَلِمٍ۔ (متفق علیہ)

ابو سعید خدری رضہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے دن ہر بالغ مسلمان پر نہانا واجب ہے۔ (بخاری مسلم)

اس حدیث میں واجب کے معنی ثابت اور لائق ترکے ہیں مطلب یہ ہے کہ جمعہ کے روز غسل کرنا نہایت ہی اچھا ہے۔ بڑے مشرع مستحب تاکیدی اور پسندیدہ ہے۔ نہ ایسا لازمی کہ تارک اس کا گنہگار ہو۔

## غاسل میت غسل کرے

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ غَسَّلَ مَیِّتًا فَلْیَغْتَسِلْ۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مردے کو غسل دے۔ پھر اسے چاہیئے۔ کہ آپ بھی نہائے۔

نوٹ:۔ غاسل میت کو نہانا مستحب ہے۔ تاکہ اگر چھینٹیں وغیرہ پڑی ہوں۔ تو صفائی اور طہارت حاصل ہو جائے۔

Marfat.com

## نومسلم غسل کرے

وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ۔ (رواہ الترمذی)

قیس بن عاصم سے روایت ہے۔ کہ جب وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا۔ کہ غسل کریں ساتھ پانی اور بیری کے پتوں کے۔" (ترمذی)

نوٹ۔ بیری کے پتے پانی میں ملا کر غسل کرنے سے خوب طہارت حاصل ہوتی ہے۔ اور جسم کی بدبو دُور ہو جاتی ہے۔

## عیدین کے روز غسل

موطا امام مالکؒ میں حضرت نافع کی روایت سے عیدین کے روز عیدگاہ کو جانے سے قبل نہانا سنت ہے۔

## احرام حج کا غسل

زید بن ثابت کی روایت سے ترمذی میں حج کا احرام باندھتے وقت غسل سنت ہے۔

## داخلہ مکہ کا غسل

بلوغ المرام کے باب صفتِ حج و دخولِ مکہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت سے مکہ معظمہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا مشروع ہے۔

Marfat.com

# نماز کی تاکید کا بیان

## اولاد کو نماز سکھاؤ

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ
بِالصَّلٰوۃِ وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ وَاضْرِبُوْھُمْ
عَلَیْھَا وَھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ وَفَرِّقُوْا بَیْنَھُمْ
فِی الْمَضَاجِعِ ۔ (رواہ ابوداؤد)

"روایت ہے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے نقل کی اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے دادا سے، کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کرو اپنی اولاد کو ساتھ نماز کے جب وہ ہوں سات برس کے، اور مارو ان کو ترک نماز پر جب وہ ہوں دس برس کے اور جدا کردو ان کو خواب گاہوں میں۔" (ابوداؤد)

اس حدیث شریف میں رسولِ خدا بچوں کے والدین کو ارشاد فرما رہے ہیں۔ کہ وہ اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں ہی نماز کی تعلیم دے کر نماز کا عادی بنانے کی کوشش کریں۔ اور اگر دس برس کے ہو کر نماز نہ پڑھیں۔ تو والدین تادیبی کاروائی کریں۔ انہیں سزا دے کر نماز کا پابند بنائیں

Marfat.com

اور دس برس کی عمر کا زمانہ چونکہ بلوغ کا قرب ہے۔ اس لئے بہن بھائیوں وغیرہ کو اکٹھا نہ سونے دیں۔

## ترکِ نماز سے کفر

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ۔

(رواہ مسلم)

"حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے فرمایا۔ درمیان بندہ مومن کے اور درمیان کفر کے چھوڑ دینا نماز کا ہے۔" (مسلم)

اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان اور کفر کے درمیان نماز دیوار کی طرح حائل ہے۔ جب نماز ترک کی تو نماز جو کفر میں روک تھی۔ اٹھ گئی۔ اور مسلمان کفر سے بے حجاب ہو کر ملاقی ہوا۔ یا دوسرے لفظوں میں نماز کا ترک مسلمان کو کفر تک پہنچانے والا ہے۔

## بے نماز سے متعلق صحابہ اور ائمہ دین کا فتویٰ

واضح ہو کہ تارک الصلوٰۃ اصحاب ظواہر کے نزدیک کافر ہے چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ و حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ و حضرت عبد اللہ بن عباسؓ و حضرت معاذ بن جبلؓ و حضرت جابر بن عبد اللہؓ و حضرت ابو درداؓ و حضرت ابو ہریرہؓ و حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ اور غیر صحابہ میں

Marfat.com

امام احمد بن حنبلؒ و اسحاق بن راھویہؒ و ایوب السختیانیؒ و ابوداؤد الطیالسیؒ و ابوبکر بن ابی شیبہؒ کے قول کے مطابق تارک الصلوٰۃ عمداً کافر ہوجاتا ہے۔ اور امام حمادؒ و مکحولؒ و امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک کافر تو نہیں ہوتا مگر ان کا فتویٰ ہے کہ قتل[1] کیا جائے اور امام اعظمؒ کے نزدیک کفر اور قتل کا حکم نہیں کیا جاتا۔ مگر ان کے فتویٰ کی رو سے قید شدید میں رکھنا چاہیئے اور خوب سزا دینی چاہیے اور اس قدر ماریں کہ بدن سے خون بہنے لگے۔ یہاں تک کہ توبہ کرے یا اس حالت میں مر جائے۔ (فتاویٰ اشرفیہ بحوالہ تفسیر مظہری، نفع المفتی و درمختار)

وَعَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ۔ (رواہ احمد و الترمذی و النسائی و ابن ماجہ)

"حضرت بریدہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عہد کہ درمیان ہمارے اور درمیان منافقوں کے ہے۔ (وہ) نماز ہے۔ پھر جس نے وہ چھوڑ دی۔ پس تحقیق وہ کافر ہُوا"
(احمد، ترمذی، نسائی۔ ابن ماجہ)

اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے۔ کہ منافقوں کو جو امن ہے اور وہ قتل نہیں کیے جاتے اور ان کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک روا رکھا جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں تو ان کا نماز

[1] سزاؤں، حدوں اور تعزیروں کے نفاذ کا کام حکومت کے فرائض سے ہے۔ منہ

پڑھنا گویا مسلمانوں کے درمیان ایک عہد ہے۔ جس کے سبب منافقوں کی جان اور ان کا مال مسلمانوں کی تلوار اور یلغار سے مامون ہے۔ اور جس نے نماز ترک کی۔ تو اس نے اپنے کفر کا اظہار کر دیا۔ مسلمان بھائیو! غور کرو! کس قدر خوف کا مقام ہے کہ ترکِ نماز کفر کا اعلان ہے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهٗ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلٰوةِ۔ (رواہ الترمذی)

"عبداللہ بن شقیق روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اعمال میں سے کسی چیز کے ترک کو کفر نہیں دیکھتے تھے سوائے (ترک) نماز کے" (ترمذی)

معلوم ہوا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سوائے ترکِ نماز کے کسی اور عمل کے ترک کو کفر نہ جانتے تھے۔ گویا ان کے نزدیک نماز کا چھوڑنا کفر کے برابر گناہ تھا۔

حضرت ابی درداءؓ سے ایک روایت ابن ماجہ میں آئی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. یعنی جو کوئی چھوڑ دے نماز کو عمدًا۔ پس تحقیق بری ہوا اس سے ذمہ۔ مطلب یہ کہ تارکِ نماز سے اسلام کا عہد، جو اس کو قتل اور تعزیر وغیرہ سے امن میں رکھنے کا ضامن تھا۔ بوجہ ترکِ نماز جاتا رہا۔ اور اب وہ اسلام کی ذمہ داری ختم ہونے کے سبب اسلام کی تلوار سے مامون نہیں

Marfat.com

ہو سکتا۔ مسلمان بھائیو! خدارا غور کرو! نماز کا ترک کتنا بڑا گناہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق بے نماز سے اسلام بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ اور اس سے اپنا تعلق واسطہ اور ذمہ داری ختم کر دیتا ہے۔ کاش! مسلمان نماز کی اہمیت کو سمجھیں۔

**فرعون کے ساتھ حشر**

عبداللہ بن عمرو بن عاص روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَهُ نُوْرًا وَّلَا بُرْهَانًا وَّلَا نَجَاةً وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ (رواہ احمد والدارمی والبیہقی)

"جو کوئی نماز پر محافظت نہیں کرتا۔ (یعنی مداومت نہیں کرتا، ہمیشہ نہیں پڑھتا، نماز کے فرائض واجبات اور سنتیں پوری طرح ادا نہیں کرتا۔ تو ایسی غیر مستقل اور بے قاعدہ نماز نہ ہو گی واسطے اس کے نور، اور نہ ایمان کی، دلیل، اور نہ بخشش کا سبب، اور قیامت کے دن ہو گا وہ (عذاب[1] میں) ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے"

مسلمان بھائیو اور بہنو! غور کرو۔ کہ یہ حال اس شخص کا ہو گا جو پوری پانچ نمازیں نہیں پڑھتا۔ یا کبھی پڑھتا ہے اور کبھی چھوڑ دیتا ہے، اور نماز کے رکوع وسجود اور قومے جلسے کو اطمینان اور آرام سے پورا ادا

[1] صحاح کی احادیث سے یہ بات ثابت ہے کہ کافر ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے لیکن گنہگار مسلمان بلا توبہ مرے ہوئے سزائے معین کے بعد دوزخ سے نکال لئے جائیں گے۔ (محمد صادق)

Marfat.com

نہیں کرتا۔ نماز پر محافظت نہ کرنے والے ایسے آدمی کے حشر کے تصور سے تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ تو جو بالکل نماز پڑھتا ہی نہیں ہے اس کا کیا انجام ہوگا۔"

پیارے بھائیو! اور بہنو! اس آنی، فانی اور ہنگامی دنیا میں بیٹھ نہیں رہنا۔ ایک دن خدا کے حضور پیش ہونا ہے۔ اسلئے تہیہ کر لو۔ کہ آئندہ کبھی کوئی نماز نہیں چھوڑیں گے۔ اور اپنی تمام اولاد کو نماز سکھاؤ، پڑھاؤ اور اس کا عادی بنا دو۔ اپنی جانوں اور سب بچوں پر کڑی نگرانی رکھو۔ کہ کوئی نماز چھوٹنے نہ پائے۔ کہ یہی ایمان کی نشانی ہے۔

## عیال و مال کی بربادی

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَّذِیْ تَفُوْتُہٗ صَلٰوۃُ الْعَصْرِ فَکَاَنَّمَا وُتِرَ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ۔ (متفق علیہ)

ابن عمرؓ۔ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص کہ فوت ہو جائے۔ اس کی نماز عصر پس گویا کہ لوٹا گیا اہل اس کا اور مال اس کا۔ (بخاری مسلم)

جس طرح مال، جان، بیوی عیال اور گھر بار کی بربادی سے (خدا سب کو محفوظ رکھے) انسان خوف کھاتا ہے۔ نماز عصر کے فوت ہونے سے کہیں اس سے زیادہ ڈرے، رسولِ خدا تو عصر کی ایک نماز کے

Marfat.com

فوت ہوجانے کو اہل وعیال اور مال ومنال کے لٹ جانے سے تعبیر فرما رہے ہیں. لیکن افسوس کہ ہم نے کبھی اس بات کا جائزہ نہیں لیا کہ گھر کے افراد میں سے آج کس نے عصر چھوڑ دی ہے۔

## اعمال کی بربادی

عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُہٗ۔ (رواہ البخاری)

حضرت بریدہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں. کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جس شخص نے نماز عصر چھوڑ دی، پس تحقیق باطل ہوئے عمل اس کے ؛ (بخاری)

مطلب یہ ہے کہ عصر کی نماز چھوڑنے سے بندے پر خدا تعالیٰ کی ناراضگی اس قدر بڑھ جاتی ہے. کہ اس کے اس دن کے دوسرے اعمال اور نمازوں وغیرہ کی خوبیوں پر پانی پھر جاتا ہے. رسولِ خدا کی اس حدیث پاک سے نماز عصر کی اہمیت بے حد اجاگر ہو گئی ہے نمازوں کی پابندی اور ان کے قیام کے استقلال و استحکام کے تقاضوں سے قرآن وحدیث کے اوراق بھرے پڑے ہیں. طوالت کے خوف سے تاکید نماز کے بیان کو ہم ان ہی چند سطور پر اکتفا کرتے ہوئے گذارش کرتے ہیں کہ قارئین کرام اس بات کا عزم بالجزم کرلیں کہ وہ خدا کی توفیق سے ایمان کی سفید اور پاک چادر پر ترک نماز کا سیاہ دھبہ نہ لگنے دیں گے ؛

Marfat.com

# نماز کے فضائل کا بیان

ترکِ نماز سے متعلق کفر و عذاب کی تہدیدی اور تخویفی احادیث تو آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اب قدرے نماز کی برکتوں، رحمتوں اور بشارتوں کا عسلِ مصفّٰی بھی نوشِ جان کر لیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ اَلصَّلٰوتُ الْخَمْسُ مُکَفِّرَاتٌ لِمَا بَیْنَهُنَّ اِذَا اجْتُنِبَتِ الْکَبَائِرُ۔ (مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نمازیں پانچ مٹا دیتی ہیں گناہوں کو جو کہ درمیان ان کے ہوتے ہیں۔ جب تک کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا ہو۔" (رواہ مسلم)

مثلاً فجر کی نماز کے بعد جب ظہر پڑھیں گے تو دونوں نمازوں کے درمیانی زمانے میں جو گناہ، لغزشیں اور خطائیں ہو چکی ہونگی۔ خدائے غفور بخش دیگا۔ اسی طرح رات اور دن کے تمام گناہ سوائے کبائر کے نماز پنجگانہ سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح پانچوں نمازوں کی مداومت مسلمانوں کے نامۂ اعمال کو ہر وقت صاف اور سفید رکھتی ہے اور پھر انسان نماز کی برکت سے آہستہ آہستہ معاصی سے باز رہتے ہوئے کبائر کے تصور سے ہی کانپ اٹھیگا۔ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت سے ایک اور حدیث بخاری و مسلم

Marfat.com

میں موجود ہے۔ جس میں رسولِ خدا نے صحابہ کو فرمایا۔ بھلا مجھے بتاؤ؟ اگر تمہارے دروازے کے باہر نہر ہو۔ اور تم ہر روز پانچ بار نہاؤ۔ کیا میل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے کہا۔ نہیں پھر حضورؐ نے فرمایا :-

فَذَالِکَ مَثَلُ الصَّلٰوتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا۔

"یہ مثال ہے پانچوں نمازوں کی۔ اللہ ان کے سبب سے معاف کرتا ہے گناہوں کو" (متفق علیہ)

صحیح مسلم میں حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْہُ عَلَیَّ۔ تحقیق میں حد کو پہنچا ہوں۔ پس قائم کرو اس کو مجھ پر۔ حضورؐ نے اس سے حد کا حال دریافت نہ کیا۔ (یعنی یہ نہ پوچھا کہ کونسا گناہ کیا ہے) اتنے میں نماز کا وقت آگیا۔ اور اس شخص نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب حضورؐ نماز پڑھ چکے۔ تو وہ شخص کھڑا ہو کر پھر کہنے لگا۔ اے خدا کے رسولؐ! تحقیق میں حد کو پہنچا ہوں۔ (یعنی گناہ کیا ہے) پس قائم کرو مجھ پر حکم اللہ کا۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا۔ ہاں پڑھی ہے حضورؐ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لَکَ ذَنْبَکَ اَوْ حَدَّکَ۔ تحقیق اللہ نے بخش دیا واسطے تیرے گناہ تیرا یا حد تیری۔" خدائے قدوس کی رحمت اور بخشش کتنی وسیع ہے کہ نماز پڑھنے کے سبب خدا نے اس کا گناہ جسے وہ اپنی سمجھ کے مطابق "حد کو پہنچنا" کہہ رہا تھا معاف کر دیا۔ معلوم ہوا نماز مکفر الذنوب ہے۔

Marfat.com

# عفوِ بندہ نواز

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ یَتَہَافَتُ فَاَخَذَ بِغُصْنَیْنِ مِنْ شَجَرَۃٍ قَالَ فَجَعَلَ ذَالِکَ الْوَرَقُ یَتَہَافَتُ فَقَالَ اَبَا ذَرٍّ قُلْتُ لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَیُصَلِّی الصَّلٰوۃَ یُرِیْدُ بِہَا وَجْہَ اللّٰہِ فَتَہَافَتُ عَنْہُ ذُنُوْبُہٗ کَمَا یَتَہَافَتُ ھٰذَا الْوَرَقُ عَنْ ھٰذِہِ الشَّجَرَۃِ ۔۔۔ (رواہ احمد)

"حضرت ابی ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاڑے کے موسم میں (باہر) نکلے۔ درآنحالیکہ پتے جھڑ رہی تھی۔ پھر حضورؐ نے درخت سے دو شاخیں لیں۔ راوی حدیث کہتے ہیں۔ کہ پھر پتے (زیادہ) جھڑنے لگے۔ (جیسے ہلانے سے زیادہ جھڑا کرتے ہیں) پھر حضورؐ نے فرمایا۔ اے اباذرؓ! میں نے کہا۔ اے اللہ کے رسولؐ! حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تحقیق بندہ مسلمان (جب) پڑھتا ہے نماز (اور صرف) ارادہ کرتا ہے ساتھ اس کے خاص اللہ تعالیٰ (کی رضا) کا، پس گرتے ہیں اس سے گناہ اس کے جس طرح جھڑتے ہیں یہ پتے (جو حضورؐ نے درخت سے جھاڑ کر دکھائے) اس درخت سے" (احمد)

عبادہ بن صامت رضؓ کی روایت سے نسائی شریف میں حضور اکرم

فرماتے ہیں۔ پانچ نمازیں ہیں کہ فرض کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے (پھر) جس نے اچھا کیا، (خوب سنوار کر) وضو ان کا، اور پڑھا ان کو وقت پر اور پورا کیا رکوع ان کا اور خشوع ان کا۔ (تو) واسطے اس (نمازی) کے اللہ پر عہد ہے، یہ کہ بخش دے۔ اس کو (یعنی اخلاص سے وقت پر سنت کے مطابق نماز پڑھنے والے کے لیے خدا نے بخشش کا عہد کر رکھا ہے)

عمارہ بن رویبہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسولِ خدا کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ وہ شخص ہرگز آگ میں داخل نہ ہوگا۔ جو آفتاب کے طلوع و غروب سے پہلے نماز پڑھیگا۔ یعنی فجر اور عصر کی۔ (صحیح مسلم)

حضرت عثمانؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے فرمایا۔ جو شخص پڑھے نماز عشار کی جماعت میں (تو اتنا ثواب ہے) گویا آدھی رات تک قیام کیا۔ اور جس نے صبح کی نماز جماعت میں پڑھی۔ (تو اتنا ثواب پایا) گویا کہ نماز پڑھی تمام رات۔ (صحیح مسلم)

حضرت جندب کسری روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے صبح کی نماز پڑھی۔ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ۔ پس وہ اللہ کے ذمہ (عہد و امان) میں ہے۔ (صحیح مسلم)

## کراماً کاتبین کی شہادت

حضرت ابی ہریرہ رضی روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارے پاس فرشتے آتے ہیں رات کو۔ اور فرشتے دن کو۔ (یعنی کراماً کاتبین تمہارے اعمال لکھنے اور لے جانے کو) اور جمع ہوتے ہیں (فرشتے آنے والے اور جانے والے) نماز فجر میں اور نماز عصر میں۔ پھر چڑھتے ہیں (آسمان کو) وہ فرشتے کہ رات کو رہے تھے تمہارے پاس۔ پھر ان کا رب ان سے پوچھتا ہے (اور وہ خوب جانتا ہے حال بندوں کا) کس طرح چھوڑا تم نے (آتی دفعہ) میرے بندوں کو؟ پس وہ کہتے ہیں۔ ہم نے ان کو چھوڑا اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے۔ اور گئے ہم ان کے پاس اس حال میں۔ کہ وہ نماز پڑھتے تھے۔" (بخاری مسلم)

حضور خیر البشر کی اس حدیث پاک کا مفہوم یہ ہے کہ اعمال لکھنے والے فرشتے صبح اور عصر کی نماز کے وقت تبدیل ہوتے ہیں۔ جو فرشتے رات کو رہتے ہیں وہ صبح کی نماز کے وقت آسمان پر چلے جاتے ہیں۔ اور جو صبح کے وقت آتے ہیں۔ وہ عصر کی نماز کے وقت صعود کر جاتے ہیں۔ اسی طرح آنے اور جانے والے فرشتوں کا میل فجر اور عصر کی نمازوں میں ہوتا ہے۔ جب فرشتے خدا کے حضور جاتے ہیں۔ تو وہ علام الغیوب (انسان کی بزرگی اور فضیلت کا اظہار فرشتوں کی زبان سے کرانے کے لئے) ان سے بندوں کا حال پوچھتا ہے۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم کبھی نمازیں ترک نہ کریں۔ اور ان وقتوں میں نہایت خضوع وخشوع سے عبادت کا التزام کریں۔ تاکہ فرشتے خدا کی بارگاہ میں پہنچ کر ہمیں نیکی سے یاد کریں۔

Marfat.com

# فجر اور عشاء کا ثواب

"حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ منافقوں پر فجر اور عشاء سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں ہے۔ اگر جانیں اس ثواب کو جو ان نمازوں میں ہے۔ تو ضرور ان میں پہنچیں۔ اگرچہ چلیں سرین پر" (بخاری۔ مسلم)

سرین پر چلنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر طاقت اور قوت پاؤں سے چلنے کی نہ ہو۔ تو ان نمازوں کے ثواب اور اجر کی کشش انہیں چوتڑوں کے بل چل کر مسجد میں پہنچنے پر مجبور کردے۔ یعنی بہرحال ضرور پہنچیں، فجر کی نماز کے لئے چونکہ بستر سے اٹھنا پڑتا ہے۔ اور عشاء کی نماز کے وقت کھانے کے بعد نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور کسل و کاہلی کے سبب ان دونوں نمازوں کے چھوٹ جانے کا ڈر ہے۔ اس لئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان نمازوں کے اجر کی عظمت بیان کرکے ان کے ترک کو نفاق پر محمول فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ عصر کی نماز لوگوں کے انتہائی مصروف اوقات میں واقع ہوتی ہے۔ مستورات کو بھی اس وقت گھروں کے مشاغل میں سر کھجلانے کی فرصت نہیں ہوتی۔ ایسے انتہائی مصروف اوقات میں نماز عصر کا بروقت قیام مردوں اور عورتوں کے ایمان کا امتحان ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس نماز عصر کو جو آفتاب زرد ہو جانے کے وقت پڑھی جائے۔ مشکوٰۃ شریف

Marfat.com

ہیں صلوٰۃ المنافق فرمایا ہے۔ تو نمازِ عصر اتنی فضیلت والی ہے اور رسولِ خدا کو اس قدر پیاری تھی۔ کہ جب خندق کے دن کفار کے حملے اور تیر اندازی کے سبب یہ نماز فوت ہوگئی۔ تو آپ کو اس درجہ رنج پہنچا۔ کہ حضور نے کفار سے انتہائی تکلیف پانے پر بھی کبھی بد دعا نہ کی تھی۔ لیکن نماز عصر کی فضیلت کے پیش نظر اس کے فوت ہو جانے پر آپ کی زبان سے یہ الفاظ نکلے۔ حَبَسُوْنَا عَنْ صَلٰوۃِ الْوُسْطٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ مَلَأَ اللّٰہُ بُیُوْتَھُمْ وَقُبُوْرَھُمْ نَارًا۔ (بخاری مسلم) "باز رکھا کافروں نے ہم کو درمیانی نماز سے، کہ وہ نماز عصر ہے۔ بھرے اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے۔" (متفق علیہ)

## نمازی اور شہید کا داخلہ بہشت

نماز کی بزرگی اور فضیلت سے نصوص و اخبار کے دفتر بھرے پڑے ہیں۔ اختصار کے ساتھ ہم کچھ خوبیاں اور بیان کرتے ہیں تاکہ یارانِ تیز گام لیلائے نماز کی طلب میں محمل کو جالیں۔

دربار خداوندی کی حاضری، نماز کی بزرگی اور فضیلت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ایک قبیلہ کے دو شخص ایک ساتھ مسلمان ہوئے، ان میں سے ایک صاحب جہاد فی سبیل اللہ میں شہید ہو گئے۔ اور دوسرے صاحب

ایک سال کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ طلحہؓ نے خواب میں دیکھا۔ کہ وہ صاحب جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا۔ اس شہید سے (کچھ) پہلے جنت میں داخل ہو گئے مجھے بڑا تعجب ہوا۔ کہ شہید کا رتبہ تو بہت بلند ہے۔ اس لئے جنت میں اسے پہلے داخل ہونا چاہیئے تھا۔ میں نے خود ہی رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ (یعنی اس تقدیم و تاخیر کی وجہ پوچھی) تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کا بعد میں انتقال ہوا۔ کیا تم اس شخص کی نیکیاں نہیں دیکھتے کہ کس قدر زیادہ ہو گئیں۔ ایک رمضان المبارک کے روزے بھی (شہید سے زیادہ) رکھے گئے۔ اور چھ ہزار اور اتنی اتنی رکعتیں نماز کی بھی ایک سال میں زیادہ بڑھ گئیں۔ (رواہ احمد و ابن حبان)

ملاحظہ:- اگر ایک سال کے تمام مہینوں کو انتیس دن کے حساب سے شمار کریں۔ اور صرف فرض اور وتر کی بیس رکعتیں پانچوں نمازوں کی گنیں۔ تو چھ ہزار نو سو ساٹھ رکعتیں سال کی ہوئیں، اور اگر سنن و نوافل بھی شمار کریں۔ تو غور فرمائیں۔ کہ ثواب کہاں تک جا پہنچیگا یہی قصہ ذرا تفصیل سے ابن ماجہ میں بھی آیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ کریں۔ کہ کس درجہ ایمان افروز اور نماز کی رغبت دلانے والا ہے۔

حضرت طلحہؓ بن عبداللہ جو خواب دیکھنے والے ہیں۔ خود بیان کرتے ہیں۔ کہ دو آدمی ایک ہی قبیلہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر اکٹھے ہی مسلمان ہوئے۔ ایک صاحب نہایت

Marfat.com

مستعد اور ہمت والے تھے۔ وہ ایک لڑائی میں شہید ہو گئے۔ اور دوسرے صاحب کا ایک سال بعد انتقال ہوا۔ میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوں۔ اور وہ دونوں صاحب بھی وہاں ہیں۔ ایک شخص اندر سے آیا۔ اور ان صاحب کو جن کا انتقال ایک سال بعد ہوا تھا، بہشت میں جانے کی اجازت ہو گئی۔ اور جو صاحب شہید ہوتے تھے۔ وہ وہیں کھڑے رہ گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد اندر سے ایک شخص آیا۔ اور ان شہید صاحب کو بھی اندر جانے کی اجازت ہو گئی۔ اور مجھ (طلحہؓ) سے کہا گیا۔ کہ تیرا ابھی وقت نہیں آیا۔ تم واپس چلے جاؤ۔ (طلحہؓ کہتے ہیں) میں نے صبح لوگوں کو اپنا خواب سنایا۔ سب کو اس بات پر تعجب ہوا۔ کہ شہید کو کیوں بعد میں اجازت ہوئی۔ حالانکہ ان کو پہلے ہونی چاہیئے تھی۔ بالآخر لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں ہے، بتاؤ! کیا بعد والے شخص نے ایک سال عبادت (زیادہ) نہیں کی۔ اس نے ایک رمضان کے روزے نہیں رکھے، اس نے ایک سال کی نمازوں کے اتنے اتنے سجدے زیادہ نہیں کئے؟ سب نے عرض کیا۔ ہاں حضورؐ! تو آپ نے فرمایا۔ پھر تو ان دونوں شخصوں میں زمین و آسمان کا فرق ہو گیا۔

مسلمان بھائیو! اپنی زندگی کو غنیمت جانو۔ اور خوب ذوق

Marfat.com

شوق، محبت اور اہتمام سے نمازوں کو ادا کرو۔ خبردار! کوئی نماز فوت نہ ہو۔ روزے بھی رکھو اور خوب نیکیاں کرلو کہ زندگی کی گنگا بہہ رہی ہے۔ حدیث مذکور میں آپ نے غور کیا۔ کہ ایک شخص شہید ہوگیا، اور ایک شخص سال کے بعد فوت ہوا۔ چونکہ سال کے بعد فوت ہونے والا اس شہید سے نمازیں زیادہ پڑھ چکا تھا۔ اور دوسری نیکیاں بھی وافر کرچکا تھا۔ اس لئے شہید سے پہلے اسے بہشت میں داخل ہونے کی اجازت ملی۔ اس سے آپ نمازوں کی برکتوں اور فضیلتوں کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

## اعمالنامہ دُھلتا ہے

حضرت ابو امامہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس دن (نماز پنجگانہ کے سبب) وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں۔ اور وہ گناہ جو اس کے ہاتھوں نے کئے ہوں اور وہ گناہ جو اس کی آنکھوں سے صادر ہوئے ہوں، اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں۔ سب معاف کردیتا ہے۔" (مجمع الزوائد)

مُلاحظہ:۔ آدمی گنہگار ہے، ہو نہیں سکتا۔ کہ اس سے کم از کم صغیرے گناہ سرزد نہ ہوں۔ خطا و نسیان کے پتلے کی آنکھوں کانوں، ہاتھوں، پاؤں، اور زبان سے ضرور بھول چوک اور لغزش

Marfat.com

ہوتی رہتی ہے۔ پھر جو شخص سنوار کر وضو کر کے خلوص دل سے مسنون طریق پر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی روزمرہ کی خطاؤں کو معاف کرتا رہتا ہے۔ گویا نمازوں سے ہر روز اعمال نامہ دُھلتا رہتا ہے۔ پس خطاکار اور گنہ گار انسان کو ہر روز پانچ دفعہ خدا کے حضور سجدہ ریز رہنا چاہیئے۔

## نماز کے لامثال محاسن

نماز کی خوبیوں، اچھائیوں، برکتوں، رحمتوں، اور فائدوں کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔ صحاح ستہ سے ہم اختصار کے ساتھ اس کے مزید محاسن بیان کرتے ہیں۔ تاکہ قارئین کرام کا ایمان تازہ ہو۔ اور نماز پر مداومت کرنے کا شوق بڑھے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔

(۱) — اللہ تعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے میری امت پر نماز فرض کی۔ اور قیامت میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب ہوگا۔

(۲) — نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو! نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو!! نماز کے بارے میں اللہ سے ڈرو!!!۔

(۳) — آدمی کے اور شرک کے درمیان نماز ہی حائل ہے۔

(۴) — نماز دین کا ستون ہے۔

Marfat.com

(۵) - نماز افضل جہاد ہے۔

(۶) - نماز مومن کا نور ہے۔

(۷) - نماز شیطان کا منہ کالا کرتی ہے۔

(۸) - جب کوئی آفت آسمان سے اترتی ہے۔ تو مسجد کو آباد کرنے والوں سے ہٹ جاتی ہے۔

(۹) - اللہ نے سجدہ کی جگہ کو آگ پر حرام کر دیا ہے۔

(۱۰) - اللہ تعالیٰ کو آدمی کی ساری حالتوں میں سب سے زیادہ یہ پسند ہے۔ کہ اس کو سجدہ میں پڑا ہوا دیکھے۔ کہ پیشانی زمین پر رگڑ رہا ہے۔

(۱۱) - جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اور اس نمازی کے درمیان کے پردے دور ہو جاتے ہیں۔ جب تک کہ (نمازی) کھانسی وغیرہ میں مشغول نہ ہو۔

(۱۲) - نمازی شہنشاہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ اور یہ قاعدہ ہے کہ جو دروازہ کھٹکھٹاتا رہے — وہ (آخر) کھلتا ہی ہے۔

(۱۳) - نماز جنت کی چابی ہے۔

(۱۴) - نماز کا مرتبہ دین میں ایسا ہے۔ جیسا کہ سر کا مرتبہ بدن پر۔

(۱۵) - زمین کے جس حصہ پر نماز کے ذریعہ سے اللہ کی یاد کی جاتی ہے وہ حصہ زمین کے دوسرے حصوں پر فخر کرتا ہے۔

Marfat.com

(۱۶) — جو شخص تنہائی میں دو رکعت نماز پڑھے جس کو اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتوں کے سوا کوئی نہ دیکھے۔ تو اس کو آتش جہنم سے نجات کا پروانہ مل جاتا ہے۔

(۱۷) — جو پانچوں نمازوں کا اہتمام کرتا ہے۔ اور ان کے رکوع سجدے اور وضو وغیرہ کو اچھی طرح (سنوار کر) ادا کرے۔ تو جنت اس کے لئے واجب ہو جاتی ہے۔ اور دوزخ اس پر حرام!

(۱۸) — سب سے افضل عمل اول وقت پر نماز پڑھنا ہے۔

(۱۹) — صبح کو جو شخص نماز کو جاتا ہے۔ تو اس کے ہاتھ میں ایمان کا جھنڈا ہوتا ہے۔ اور جو شخص (بغیر نماز پڑھے) بازار کو جاتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں شیطان کا جھنڈا ہوتا ہے۔

(۲۰) — نماز ہر متقی کی قربانی ہے۔

(۲۱) — جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ تو رحمت الٰہی اس کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔

(۲۲) — میرے پاس (حضورؐ فرماتے ہیں) جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے۔ اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) خواہ کتنا ہی آپ زندہ رہیں۔ آخر ایک دن مرنا ہے۔ اور جس سے چاہیں کتنی ہی محبت کریں۔ آخر ایک دن جدا ہو جانا ہے۔ اور آپ جیسا بھی عمل کریں اس کا بدلہ ضرور ملنا ہے۔ اور (یاد رکھیں) اس میں کوئی تردّد نہیں۔ کہ مومن کی شرافت تہجد کی نماز میں ہے اور مومن کی

Marfat.com

عزت لوگوں سے استغنا میں ہے۔

(۲۳)۔ تہجد صالحین کا داب (طریقہ) ہے۔ اللہ کے قرب کا سبب اور خطاؤں کا کفّارہ ہے۔

(۲۴)۔ خدا کا ارشاد ہے (حدیث قدسی میں) اے آدم کی اولاد۔ تو دن کے شروع میں چار رکعتوں (اشراق) سے عاجز نہ بن میں تمام دن تیرے کاموں کے لئے کافی رہوں گا۔

(انتخاب از کتب صحاح)

(۲۵) — رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ میں نے خواب میں اپنے پروردگار بابرکت اور بلند قدر کو بیچ اچھی صورت کے دیکھا۔ پس کہا اس نے اے محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے کہا۔ حاضر ہوں میں اے رب میرے! فرمایا پروردگار نے۔ ملاء اعلےٰ (مقرب فرشتے) کس بات میں جھگڑتے ہیں؟ میں نے کہا۔ میں نہیں جانتا۔ تین بار اللہ نے یہ پوچھا۔ اور میں نے ہر بار یہی جواب دیا۔ پھر دیکھا میں نے اللہ کو کہ رکھا اس نے ہتھیلی اپنا میرے مونڈھوں کے درمیان یہاں تک کہ پائی میں نے سردی اللہ تعالیٰ کی انگلیوں کی۔ درمیان اپنی چھاتی کے۔ پھر ظاہر ہوتی واسطے میرے ہر چیز اور پہچان لیا میں نے سب کو۔ پھر فرمایا۔ اے مُحمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نے کہا۔ حاضر ہوں میں۔ اے رب میرے۔ فرمایا پروردگار نے۔ کس بات میں جھگڑتے

Marfat.com

ہیں مقرب فرشتے؟ کہا میں نے (اب تیرے جتانے سے معلوم ہو گیا ہے) کہ کفارات میں جھگڑتے ہیں! فرمایا اللہ نے کیا ہیں وہ ؟ کہا میں نے چلنا ساتھ قدموں کے طرف (نماز کی) جماعتوں کے۔ اور بیٹھنا مسجدوں میں پیچھے نمازوں کے اور پورا کرنا وضوء کا وقت کراہت کے (یعنی سردی یا بیماری کے وقت وضو کرنا جب طبیعت کو ناخوش لگتا ہے) فرمایا اللہ نے۔ پھر کس چیز میں جھگڑتے ہیں ؟ کہا میں نے بیچ درجوں کے! فرمایا اللہ نے وہ کیا ہیں۔ کہا میں نے کھانا کھلانے میں اور نرمی کرنی بات میں اور نماز پڑھنی رات میں درحالیکہ لوگ سوتے ہوں۔ کہا اللہ تعالیٰ نے۔ دعا کر اپنے لئے جو چاہ! ۔ کہا حضورؐ نے پھر دعا کی میں نے یہ:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْکَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاکِیْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَ تَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَ فِتْنَۃً فِیْ قَوْمٍ تَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ وَّ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ یُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ ٥

"اے اللہ تحقیق میں سوال کرتا ہوں تجھ سے نیکیوں کے

Marfat.com

کرنے کا اور برائیوں کے چھوڑنے کا - اور مسکینوں کی دوستی کا - اور یہ کہ بخشے واسطے میرے اور رحم کرے مجھ پر، اور جس وقت تو ارادہ کرے فتنے کا کسی قوم میں پس مار مجھ کو غیر فتنہ میں۔ اور مانگتا ہوں میں تجھ سے محبت تیری، اور محبت اس شخص کی جو تجھ سے محبت رکھے۔ اور مانگتا ہوں میں محبت اس عمل کی جو قریب کرے مجھ کو طرف تیری محبت کے ؟

حضورؐ نے فرمایا۔ یہ خواب (میرا) حق ہے۔ پس یاد رکھو اس کو - اور سکھاؤ اس کو لوگوں کو -

(مشکوٰۃ شریف بحوالہ ترمذی - احمد)

ملاحظہ:- نماز کی بزرگی اور فضیلت معلوم ہوئی آپ کو؟ یاد رکھیں کہ نماز خدا تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے۔ فرشتوں کی نہایت پیاری چیز ہے۔ تمام انبیاء کی سنت ہے۔ اس سے نورِ معرفت پیدا ہوتا ہے۔ دعا قبول ہوتی ہے۔ رزق میں برکت پیدا ہوتی ہے - یہ ایمان کی جڑ ہے۔ بدن کی راحت ہے - دشمن کے مقابلہ میں زبردست ہتھیار ہے۔ قبر کا چراغ اور اس کی وحشت کو دور کرنے والی ہے۔ نکرین کے سوال کا جواب یاد دلانے والی ہے۔ قیامت کے دن کی دھوپ، اور شدت کی

Marfat.com

گرمی میں سایہ اور ٹھنڈک ہوگی۔ اندھیرے میں روشنی، جہنم کی آڑ ترازوئے اعمال کا بوجھ، اور پل صراط سے گذارنے والی ہے۔ پھر آپ فریضہ نماز کی ادائیگی میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔ خود بھی نماز کی پابندی کریں۔ اور اپنے اہل و عیال کو بھی اس کا پابند بنائیں۔ غور کریں۔ کہ خدا تعالیٰ حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز کے متعلق قرآن میں یوں حکم دیتے ہیں۔

وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا (پ ۱۶ ع ۱۷)

"اے پیغمبر! اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کیجئے۔ اور خود بھی اس کے پابند رہیئے!"

# نماز کے اوقات کا بیان

## پانچوں نمازوں کا وقت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقْتُ الظُّهْرِ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهٖ مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ

Marfat.com

اَلْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ ۔ (رواہ مسلم)

"حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے فرمایا۔ وقت ظہر کا ہے۔ جب آفتاب ڈھلے اور رہتا ہے اس وقت تک کہ ہو سایہ آدمی کا اس کے قد کے برابر، جب تک نہ آئے وقت عصر کا، اور وقت عصر کا ہے جب تک کہ نہ ہو آفتاب زرد اور وقت نماز مغرب کا ہے جب تک کہ نہ غائب ہو شفق، اور وقت نماز عشاء کا ہے، ٹھیک آدھی رات تک اور وقت نماز صبح کا ہے ظہور فجر سے طلوعِ آفتاب تک"۔ (صحیح مسلم)

## نمازِ عصر کا وقت

حضرت بریدہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ نَاقَامَ الْعَصْرَ وَ الشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ۔ (رواہ مسلم) یعنی رسولِ خدا نے قائم کی نمازِ عصر درحالیکہ آفتاب تھا بلند سفید صاف (یعنی زرد نہ تھا)

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ ۔ (متفق علیہ)۔ روایت ہے۔ حضرت انسؓ سے وہ کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نمازِ عصر پڑھتے تھے اور آفتاب ہوتا تھا بلند، زندہ (یعنی روشن بغیر زردی کے)

## منافق کی نماز

حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے فرمایا تِلْكَ صَلٰوةُ الْمُنَافِقِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ

Marfat.com

وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلًاؕ۔ (رواہ مسلم) یہ منافق کی نماز عصر ہے۔ (جو اخیر وقت پڑھی جائے۔) کہ بیٹھے رہتا ہے، انتظار کرتا ہے آفتاب کا۔ یہاں تک کہ جب ہو جاتا ہے زرد اور ہوتا ہے درمیان دو سینگوں شیطان کے (یعنی غروب کے وقت) کھڑا ہوتا ہے (نماز کے لئے) پھر ٹھونگیں مارتا ہے، چار، نہیں یاد کرتا اس میں اللہ کو مگر تھوڑا۔

## گرمی میں ظہر ٹھنڈے وقت

حضرت ابی ہریرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا نے فرمایا۔ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوةِ۔ (متفق علیہ) جب گرمی سخت ہو تو نماز ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

ملاحظہ:۔ ٹھنڈے وقت کا یہ مطلب نہیں چار بجا دو۔ بلکہ یہ مراد ہے کہ شدت کی گرمی میں سورج ڈھلتے ہی فوراً نہ پڑھو۔ تھوڑی دیر کر لو۔ اور نسائی میں حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ۔ یعنی جب سردی ہوتی۔ تو حضورؐ ظہر پڑھنے میں جلدی کرتے۔

# نماز اوّل وقت پڑھنے کا بیان

## فجر اندھیرے میں

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

Marfat.com

سَلَّمَ لَيُصَلِّيْ الصُّبْحَ فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ
بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔ (متفق علیہ)

"حضرت عائشہ رض روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ رسول خدا (جب) نماز صبح پڑھتے تھے۔ پس پھرتیں عورتیں (مسجد سے آپ کے ساتھ نماز پڑھ کر) اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی نہ پہچانی جاتی تھیں (بسبب اندھیرے کے)۔ (بخاری و مسلم)

**مُلاحظہ**:۔ معلوم ہوا۔ کہ حضور اندھیرے میں اول وقت نماز پڑھا کرتے تھے۔ اگرچہ نماز کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے، لیکن اول وقت پر پڑھنا افضل ہے۔ رسول خدا نے اپنی تمام زندگی میں وفات تک سب نمازیں ہمیشہ اول وقت ہی پڑھی ہیں۔ سوائے ایک بار کے اور وہ جواز کے لئے۔ کہ اگر اتفاقاً نماز کا اول وقت جاتا رہے۔ اور آخر وقت آجائے۔ تو پڑھ لی جائے۔ چھوڑی نہ جائے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رض روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ مَا صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ صَلٰوۃً لِوَقْتِہَا الْاٰخِرِ مَرَّتَیْنِ حَتّٰی قَبَضَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔ (رواہ الترمذی) کہ رسول خدا نے نہیں پڑھی کوئی نماز آخر وقت دوبار۔ یہاں تک کہ وفات دی اللہ تعالیٰ نے (یعنی ہمیشہ اول وقت ہی پڑھتے رہے۔ اور جواز کے لئے ساری عمر میں ایک بار آخر وقت پڑھی)۔

**بھائیو اور بہنو** غور کرو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ساری زندگی میں پانچوں نمازیں اول وقت پڑھیں۔ اور

Marfat.com

ہمارا یہ حال ہے کہ بستر سے صبح ہمیں سورج جگاتا ہے۔ اور ظہر کی نماز ایسے وقت جا پڑھتے ہیں۔ کہ عصر کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ اور آفتاب زرد ہونے کے وقت، عصر کی مریل اور دُبلی نماز اللہ کے حضور پیش کرتے ہیں۔ ہمیں چاہیے۔ کہ نمازوں کی رکھوالی کے ساتھ ان کے اوقات کی محافظت بھی کریں۔ اور پوری کوشش کریں۔ کہ نمازیں اول وقت ادا ہوں۔ حضرت ابن مسعودؓ کی روایت میں رسُولِ خدا فرماتے ہیں۔ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ الصَّلٰوۃُ فِیْ اَوَّلِ وَقْتِہَا۔ (رواہ الترمذی والحاکم و صحاہ واصلہ فی الصحیحین) کہ افضل عمل نماز کو اس کے اول وقت میں پڑھنا ہے۔

ام فروہ سے ایک اور روایت اسی مضمون کی احمد، ترمذی، اور نسائی میں موجود ہے کہ نبی کریمؐ پوچھے گئے۔ کہ کونسا عمل افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ اَلصَّلٰوۃُ لِاَوَّلِ وَقْتِہَا "یعنی نماز اول وقت پڑھنی"

## اماموں کو نماز اوّل وقت پڑھانی چاہیے

وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْکَ اُمَرَاءُ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ اَوْ یُؤَخِّرُوْنَ عَنْ وَقْتِہَا قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ۔ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِہَا فَاِنْ اَدْرَکْتَہَا فَصَلِّ فَاِنَّمَا لَکَ نَافِلَۃٌ — (رواہ مسلم)

Marfat.com

" حضرت ابی ذر رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا نے مجھے فرمایا۔ تیرا کیا حال ہوگا جس وقت ہونگے تجھ پر امام جو دیر کریں گے نماز کو یا دیر کریں گے اس کے مختار وقت سے! میں نے کہا۔ آپ مجھے (ایسے حال میں) کیا حکم کرتے ہیں؟ فرمایا۔ نماز پڑھ تو اس کے (اول) وقت پر۔ پھر اگر پائے تو اس نماز کو ان کے ساتھ پس پڑھ تو نماز پس تحقیق یہ نماز تیرے لئے نفل ہوگی۔ (مسلم)

ترمذی شریف میں حضرت علی رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یَا عَلِیُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَیِّمُ اِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفُوًا۔ " اے علی رض تین چیزیں (ایسی) ہیں کہ نہ دیر کرنا ان کو۔ (پہلی) نماز، جب کہ آئے وقت اس کا (دوسری) جنازہ جب کہ تیار ہو۔ (تیسری) عورت بن خاوند کے جب کہ پائے تو اس کے لئے کفو۔

حضورؐ نے ابی ذر رض کو فرمایا۔ تیرا کیا حال ہوگا۔ جب تجھ پر نماز کو دیر سے پڑھانے والے امام مسلط ہوں گے؟ ابی ذر رض نے کہا۔ آپ ہی فرمائیں۔ تو حضور انورؐ نے فرمایا۔ امام اگر اول وقت سے نماز کو متاخر کریں۔ تو تم اپنی نماز اکیلے ہی اول وقت پڑھ لینا۔ بعد ازاں اگر تجھے ان کے ساتھ جماعت کے شمول کا موقع ملے۔ تو ان کے ساتھ نماز پھر پڑھ لے کہ یہ نفل ہو جائے گی معلوم ہوا۔ کہ اول وقت کی بہت بڑی فضیلت ہے۔

Marfat.com

حضرت عبادہ بن صامتؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے مجھے فرمایا۔

اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَاءُ عَنِ الصَّلٰوةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا فَصَلُّوا الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُصَلِّیْ مَعَهُمْ قَالَ نَعَمْ۔ (رواہ ابوداؤد)

"تحقیق تم پر میرے بعد ہوں گے امام، باز رکھیں گی ان کو چیزیں (نفسانی خواہشات وغیرہ) وقت (اول) پر نماز پڑھنے سے، یہاں تک کہ جاتا رہیگا وقت اس کا (اور مکروہ وقت آجائے گا) پس پڑھو نماز اس کے وقت پر (اگرچہ تنہا پڑھنی پڑے۔ لیکن ایسی روش سے کہ مسجد میں فتنہ پیدا نہ ہو) پھر ایک شخص بولا۔ اے خدا کے رسول نماز پڑھوں میں ان کے ساتھ بھی؟ فرمایا۔ ہاں (تاکہ اجر بھی ملے اور فتنہ بھی نہ اٹھے)"۔

مُلاحظہ۔ آئمہ مساجد کی خدمت میں ہماری درخواست ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق وہ نمازیں اوّل وقت پر پڑھایا کریں۔ اس سے خدا خوش ہوگا۔ اور سنت کی پیروی کے سبب رحمۃ للعالمین حشر میں شفاعت فرمائیں گے۔

## نماز کے فوت ہوجانے کا بیان

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ صَلٰوةً اَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا اَنْ يُصَلِّيَهَا

Marfat.com

إِذَا ذَكَرَهَا وَفِي رِوَايَةٍ لَا كَفَّارَةَ إِلَّا ذٰلِكَ۔ (متفق علیہ)

"حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے فرمایا۔ جو شخص بھول جائے نماز کو۔ یا سو جائے (غافل ہو کر) اس سے پس بدلہ اس کا یہ ہے کہ نماز پڑھ لے جس وقت کہ یاد آئے وہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نہیں بدلہ اس کا مگر یہ (نماز ہی)" (بخاری مسلم)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا۔ کہ اگر کوئی شخص نماز پڑھنی بھول جائے اور اس کا وقت بھی گزر جائے۔ تو جس وقت یاد آئے۔ وہ اسی وقت پوری نماز پڑھ لے۔ اور اسی طرح اگر کوئی شخص سو جائے۔ یا صبح جاگ ہی ایسے وقت آئے کہ سورج نکل چکا ہو۔ اور اس طرح نماز کا وقت بھی گذر گیا ہو۔ تو جاگنے والے کو اسی وقت پوری نماز پڑھ لینی چاہیئے۔ اور اس پر کسی قسم کی تعزیر یا کفارہ نہیں ہے۔

## نیند میں سورج نکل آیا پھر فجر پڑھی

حضرت نافع بن زبیرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے اپنے باپ سے سنا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں فرمایا۔ دیکھو آج رات کون ہماری حفاظت کرے گا۔ ایسا نہ ہو۔ کہ ہم فجر کی نماز کو نہ جاگیں۔ بلالؓ نے کہا۔ کہ میں خیال رکھوں گا۔ پھر انہوں نے مشرق کی طرف منہ کیا۔ (جدھر سے سورج نکلتا ہے) تو — فَضُرِبَ عَلٰٓى اٰذَانِهِمْ — پس ان سے کان ٹھیک دیئے گئے۔

Marfat.com

(یعنی غافل ہو کر سو رہے) پھر جب آفتاب گرم ہوا۔ تو جاگے، اور کھڑے ہوئے۔ پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وضو کرو۔ پھر بلالؓ نے اذان دی۔ آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ اور سب لوگوں نے دو رکعتیں (دو سنتیں) پڑھیں۔ پھر فجر کی نماز پڑھی۔"
(نسائی شریف)

## سفر میں اذان دے کر نماز پڑھنا

عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کہ تمہارا پروردگار تعجب کرتا ہے بکریاں چرانے والے سے جو پہاڑ کی چوٹی پر رہ کر اذان دیتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ دیکھو میرے بندے کو۔ اذان دیتا ہے اور اقامت کہتا ہے واسطے نماز کے۔ ڈرتا ہے مجھ سے۔ میں نے اس کو بخش دیا۔ اور جنت میں داخل کیا۔ (ابوداوٗد)

اس سے معلوم ہوا۔ کہ اگر کوئی شخص سفر میں ہو۔ تو وہ اذان دے کر اقامت کہہ کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ اس کو بڑا اجر اور ثواب ہوگا۔

## نمازیں مجبوراً فوت ہو جائیں تو کیونکر پڑھیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضؓ سے روایت ہے۔ کہ ہم رسول اللہ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے (غزوہ احزاب میں) تو ہم روکے گئے
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء سے۔ (یعنی کافروں نے ہم کو نمازیں
پڑھنے کی مہلت نہ دی۔ اور ان نمازوں کا وقت گذر گیا) میرے دل
پر یہ امر (نمازوں کا فوت ہونا) بہت سخت گذرا۔ لیکن میں نے اپنے
جی میں کہا۔ کہ ہم تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں۔
اور اللہ کی راہ میں ہیں۔ پھر (جب فرصت ہوئی تو) رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ تو انہوں نے اقامت کہی۔
تو حضور ؐ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے اقامت کہی تو حضور ؐ
نے عصر کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے اقامت کہی۔ تو حضور ؐ نے
مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے اقامت کہی۔ تو حضور ؐ نے
عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر حضور ؐ نے ہماری طرف منہ کر کے فرمایا۔
(اس وقت) روئے زمین پر کوئی جماعت ایسی نہیں ہے، جو اللہ
کو یاد کرتی ہو۔ سوا تمہارے۔" (نسائی شریف)

اس حدیث شریف سے یہ معلوم ہوا۔ کہ اگر کسی سخت مجبوری
کے باعث نمازیں فوت ہو جائیں۔ تو ان سب کو بصورتِ مذکور
پڑھ لینا چاہیئے۔ لیکن یاد رکھیں۔ کہ عمداً ایسا نہ کریں۔

Marfat.com

# اذان کا بیان

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ ذَکَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ فَذَکَرُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَاَنْ یُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ اِلَّا الْاِقَامَةَ۔ (متفق علیہ)

حضرت انس رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ذکر کیا صحابہؓ نے آگ کا اور ناقوس کا (اوقاتِ نماز کے اعلام کیلئے) پھر ذکر کیا یہود اور نصاریٰ کا (کہ یہ اعلام ان کے ساتھ مشابہت ہوگی) پھر حکم کئے گئے حضرت بلالؓ (رسول اللہ کی طرف سے) یہ کہ جفت کہیں اذان (کے کلمات) اور تاک کہیں تکبیر (کے کلمات) سوائے قد قامت الصلوٰۃ کے۔ (بخاری مسلم)

**تشریح** پیغمبر رحمت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ منورہ میں نزول اجلال فرما کر مسجد بنائی۔ تو پھر یہ سوال پیدا ہوا۔ کہ اوقاتِ نماز کے اعلام کے لئے کیا انتظام کرنا چاہیئے؟۔ بعضوں نے یہ تجویز پیش کی۔ کہ نماز کے وقت بلند مقام پر آگ روشن کرنی چاہیئے۔ تاکہ لوگ اسے دیکھ کر مسجد میں نماز کے لئے آ جائیں۔ یا ناقوس بجایا جائے۔ تاکہ اس کی آواز سن کر لوگ جمع ہو جائیں لیکن کچھ لوگوں نے کہا۔ کہ آگ کا جلانا، یا ناقوس کا بجانا یہود، و

Marfat.com

نصاریٰ کے کاموں سے ہے۔ اس لئے ان کے ساتھ مشابہت اچھی نہیں
پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بلال رضؓ کو حکم دیا۔ کہ وہ اذان
دیں۔ اور فرمایا۔ کہ اذان کے کلمات جفت کہیں۔ اور تکبیر کے
کلمات طاق۔

## اذان کے جفت کلمات

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط
اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ

لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول

اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط
ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط
آؤ تم نماز کے لئے آؤ تم نماز کے لئے

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

آؤ تم نجات پانے کے لئے     آؤ تم نجات پانے کے لئے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(بخاری مسلم)

## فجر کی اذان میں

حی علی الفلاح کے بعد دوبار یہ کلمات زیادہ کریں۔

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط

نماز بہتر ہے نیند سے     نماز بہتر ہے نیند سے (ابوداؤد)

## تکبیر کے طاق کلمات

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی

الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط     (بخاری مسلم)

یہ تو آپ اوپر پڑھ چکے ہیں کہ رسول اللہ نے حضرت بلال رض

Marfat.com

کو حکم دیا۔ کہ اذان کے کلمات دو دو بار، اور تکبیر کے ایک ایک بار (طاق)، کہیں۔ اب اسی مضمون کی ایک اور حدیث ملاحظہ ہو۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ کَانَ الْاَذَانُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً غَیْرَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ - (رواہ ابوداود۔ والنسائی، والدارمی)

روایت ہے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا کہ کلمات اذان کے رسولِ خدا کے زمانے میں دو دو بار اور کلمات تکبیر کے ایک ایک بار تھے۔ سوائے اس کے کہ کہتا تھا موذن قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ۔ (کھڑی ہوئی نماز) دو بار۔ (ابوداؤد، نسائی، دارمی)

(نوٹ):۔ یہ جو فرمایا۔ کہ حضور کے زمانے میں اذان کے کلمات دو دو بار تھے۔ تو یہ تغلیبًا فرمایا۔ یعنی اللہ اکبر شروع میں چار بار اور لا الٰہ الا اللہ اخیر میں ایک بار چھوڑ کر باقی کلمات دو دو بار (جفت) تھے اور اسی طرح کلماتِ تکبیر بھی قد قامت الصلوٰۃ، اور اول اور آخر کے تکرار کو چھوڑ کر طاق تھے۔

مُلاحظہ:۔ تکبیر کے کلمات دو دو بار کہنے بھی ترجیع والی اذان کے ساتھ آئے ہیں۔ (ابوداؤد) لیکن بغیر ترجیع والی اذان کے ساتھ اقامت اکہری ہے۔ تمام زندگی حضرت بلال رضؓ نے اقامت اکہری کہی ہے۔ حیرت کا مقام ہے۔ کہ بعض لوگ تکبیر میں اکہرے کلمے کہنے سے روکتے ہیں۔

Marfat.com

حالانکہ دوپہر کے سورج کی طرح کلمات تکبیر کا ایک ایک بار کہنا واضح اور ثابت ہے۔

# اذان کا طریقہ اور مسائل

ہر نماز کے وقت اذان دینی چاہیئے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا حَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَلْیُؤَذِّنْ لَکُمْ اَحَدُکُمْ (بلوغ المرام) جب نماز کا وقت آئے۔ تو تمہارے لئے تم میں سے کوئی اذان کہے۔

اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت جلدی کہنی چاہیئے۔ فرمایا حضورؐ نے حضرت بلال رضؓ کو۔ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ (بلوغ) جب اذان کہے تو، تو ٹھہر ٹھہر کر کہہ۔ اور جب اقامت کہے تو۔ تو جلدی کہہ؛

اذان باوضو کہنی چاہیئے۔ فرمایا آنحضرتؐ نے۔ لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ۔ (بلوغ) اذان وضو والا کہے۔

اذان شہادت کی دونوں انگلیاں دونوں کانوں کے سوراخوں میں دے کر کہنی چاہیئے۔ حضورؐ نے بلال رضؓ کو حکم دیا۔ اَنْ یَّجْعَلَ اِصْبَعَیْہِ فِیْ اُذُنَیْہِ۔ (ابن ماجہ) کہ اذان کہتے وقت اپنی دونوں انگلیاں دونوں کانوں میں دے؛

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ کہتے وقت دائیں طرف مڑیں اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کہتے وقت بائیں طرف مڑیں۔ وَلَا یَسْتَدِرْ اور گھومیں نہیں یعنی دائیں

Marfat.com

اور بائیں طرف گردن موڑیں۔ گھوم نہیں جانا چاہیئے۔ (بخاری مسلم)

# اذان میں ترجیع

اذان میں شہادت کے کلموں کو پہلے دھیمی آواز سے کہنا - اور پھر دوبارہ بلند آواز سے کہنا ترجیع کہلاتا ہے۔ ابی محذورہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ اَلْقٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ التَّاذِیْنَ ھُوَ بِنَفْسِہٖ فَقَالَ قُلْ.... الخ (رواہ مسلم) — کہ رسولؐ خدا نے سکھائی مجھ کو اذان کہنی ساتھ ذات اپنی کے بغیر واسطے کے، پس فرمایا حضورؐ نے کہہ (اذان اس طرح) :-

اَللّٰہُ اَکْبَرُط اَللّٰہُ اَکْبَرُط اَللّٰہُ اَکْبَرُط اَللّٰہُ اَکْبَرُط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط پھر دوبارہ کہہ۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُط اَللّٰہُ اَکْبَرُط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط (صحیح مسلم)

---

Marfat.com

# اذان کے فضائل

## اذان سے بہشت

حضرت ابن عباس رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے فرمایا۔ جو شخص اذان دے سات برس طلب ثواب کی نیت سے (نہ مزدوری پر) لکھی جاتی ہے۔ اس کے لئے خلاصی آگ سے (یعنی بہشتی ہو جاتا ہے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

## اذان کی گواہی

حضرت ابو سعید خدری روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ رسولِ خدا نے فرمایا۔ کہ مؤذن کی آواز کی انتہا کو جو کوئی جن، آدمی، اور ہر چیز سنتے ہیں۔ قیامت کو اس کے لئے گواہی دیں گے۔ (بخاری)

مطلب یہ ہے۔ کہ جس جس کے کان میں اذان کی بھنک بھی پہنچیگی وہ سب مؤذن کے لئے قیامت کو نیکی کی شہادت دیں گے، اسلئے مؤذنوں کو چاہیئے۔ کہ جتنی بلند آواز سے اذان کہہ سکیں۔ کہیں،

## نمازیوں کے برابر ثواب

حضرت ابی ہریرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ حضور انور نے فرمایا۔ وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰی - اور مؤذن کے لئے ثواب ہے مانند ثواب اس شخص کے جس نے (اذان سن کر) نماز پڑھی (نسائی)، مفہوم یہ ہوا۔ کہ مؤذن کی آواز سن کر جتنے آدمی مسجد میں آکر نماز پڑھینگے

Marfat.com

ان سب کو اپنی اپنی نماز کا تو پورا پورا ثواب ملے گا لیکن موذن ان نمازوں کے ثواب کے برابر اجر پائے گا۔ کیونکہ اس نے ان کو نماز کی طرف بلایا ہے۔ اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ۔

## اذان کی اجابت

حضرت عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا نے فرمایا۔ جب وقت موذن کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پس کہے دہر ایک تمہارا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر جب موذن کہے۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ پس کہے دہر ایک تمہارا۔ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پھر جب موذن کہے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ پس کہے دہر ایک تمہارا اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ پھر جب موذن کہے حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ پس کہے دہر ایک تمہارا۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ پھر جب موذن کہے حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پس کہے دہر ایک تمہارا۔ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پھر جب موذن کہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پس کہے دہر ایک تمہارا۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پھر جب موذن کہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پس کہے دہر ایک تمہارا۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ اپنے صدق دل سے داخل ہوگا بہشت میں۔ (رواہ مسلم)

## اذان کے جواب پر بہشت

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا۔ کہ اذان کو سننا چاہیئے۔ اور

Marfat.com

حضورؐ کے ارشاد پاک کے مطابق اذان کا جواب دینا چاہیئے۔ خدا کی کس قدر رحمت ہے کہ رسولِ خدا فرماتے ہیں، کہ صدق دل سے اذان کا جواب دینے والا بہشت میں جائے گا۔ بھائیو! جب اذان کا آواز سنو۔ تو گھر کے تمام افراد کو خاموش کرادو۔ عورتیں، مرد، بچے، اور بوڑھے سب اذان کا جواب دیں۔ مُحدِث، جنبی، حائض اور مستحاضہ بھی جواب دیں۔

مُلاحظہ:- فجر کی اذان میں الصّلوٰۃ خیرٌ من النّوم کے جواب میں بھی یہی کلمہ کہنا چاہیئے۔ یعنی اَلصَّلوٰۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

## تکبیر کا جواب

روایت ہے کہ بلال رضؓ نے تکبیر کہنی شروع کی۔ جب کہا اس نے قد قامت الصلوٰۃ۔ تو (جواب میں) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا۔ اور باقی تکبیر میں (وہی) فرمایا جس طرح اذان (کے جواب دینے) میں حدیث عمرؓ کے اندر ہے۔ (ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ جس طرح اذان کا جواب دینا ہے۔ بالکل اسی طرح تکبیر کا جواب دینا بھی ہے۔ صرف تکبیر میں قد قامت الصلوٰۃ کے جواب میں یہ کہنا ہے۔

## اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا

قائم رکھے اللہ نماز کو اور ہمیشہ رکھے اسکو

Marfat.com

# اذان کے بعد کی دعائیں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب سنو تم مؤذن (کی آواز) کو۔ پس کہو تم جیسے وہ کہتا ہے۔ (یعنی مؤذن کو جواب دو۔ اور جب اذان ختم ہو جائے) پھر درود بھیجو مجھ پر۔ پس تحقیق جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا۔ خدا بسبب اس کے اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (رواہ مسلم)

پس سب مسلمان مردوں اور عورتوں کو چاہیئے۔ کہ جب مؤذن اذان ختم کرے۔ تو یہ درود شریف ایک بار پڑھیں۔

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ**

یا الہٰی رحمت بھیج محمدؐ پر اور آل

**مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ**

محمدؐ پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیمؑ پر اور

**عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ**

آل ابراہیمؑ پر بیشک تو تعریف کیا گیا

**مَّجِیْدٌ ہ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ**

بزرگ ہے۔ یا الہٰی برکت بھیج محمدؐ پر

Marfat.com

وَّعَلٰۤى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰۤى

اور آل محمدؐ پر جیسے برکت بھیجی تو نے

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰۤى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

ابراہیمؑ پر اور آل ابراہیمؑ پر

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ؕ

بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص سنے اذان (جواب دے) اور پھر اذان ختم ہونے پر، کہے (یہ دعا) واجب ہو جاتی ہے اس کے لئے قیامت کے دن شفاعت میری، (رواہ البخاری)۔ دعا یہ ہے:-

## اذان کی دُعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ

اے پروردگار اس پکار پوری (اذان) کے

وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ

اور نماز (قیامت تک) قائم رہنے والی کے عطا کر محمدؐ کو

اِلْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا

وسیلہ (بلند درجہ بہشت کا) اور بزرگی اور پہنچا اس کو مقام

Marfat.com

مَحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ؕ (رواہ البخاری)

محمود میں کہ وعدہ کیا ہے تونے اس کا۔

## دعوتِ تامہ

اس حدیث میں اذان کو دعوتِ تامہ اس لئے کہا گیا ہے۔ کہ وہ لوگوں کو نماز اور خدا کے ذکر کی طرف بلاتی ہے۔ اور جو اس دعوت (اذان) کو قبول کرے گا۔ ضرور ہے کہ وہ مسجد میں حاضر ہو کر نماز پڑھے گا۔ اور یہ نماز اس کو بہشت میں لے جائے گی۔ پس ثابت ہوا۔ کہ اذان دراصل بہشت کی دعوت ہے۔ اور بہشت کی دعوت یقیناً دعوتِ تامہ ہے۔

## صلوٰۃ قائمہ

نماز کو صلوٰۃ قائمہ اس لئے فرمایا۔ کہ نماز قیامت تک قائم رہنے والی ہے۔

## وسیلہ کی تشریح

وسیلہ کے متعلق خود حضور انورؐ فرماتے ہیں:۔

فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِیْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰہِ وَاَرْجُوْا اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ نَمَنْ سَالَ

ل بیہقی کی روایت میں وَعَدْتَّہٗ کے بعد اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بھی ہے محمد صادق

لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْہِ الشَّفَاعَةُ۔ (رواہ مسلم)

پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ ہے بہشت میں۔ نہیں لائق مگر واسطے ایک بندے کے بندگانِ خدا سے۔ اور امید رکھتا ہوں میں کہ ہوں میں وہ بندہ۔ پس جس نے مانگا (خدا سے) میرے لئے وسیلہ (بذریعہ دعائے اذان) واجب ہوئی اس کے لئے شفاعت۔

حضورؐ کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ بہشت کے ایک بلند و بالا درجے کا نام وسیلہ ہے۔ اور وہ صرف ایک ہی بندے کو ملنا ہے۔ حضورُ انورؐ اپنی امت کو فرماتے ہیں۔ سَلُوا اللّٰہَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ (مسلم شریف) کہ تم اللہ سے میرے لئے مانگو (وہ) وسیلہ! اس مانگنے کی صورت یہ ہے۔ کہ اوپر والی دعائے اذان، بعد اذان پڑھا کریں۔ اس دعا کے اندر پڑھتے وقت خدا سے التجا کی جاتی ہے۔ کہ خداوندا! ہمارے پیارے مُحمّدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ یعنی بہشت کا مخصوص بلند درجہ عطا فرما۔ اور لا مثال فضیلت اور بزرگی سے نواز۔ اور آپؐ کو مقامِ محمود پر کھڑا کر (قیامت کو)

## مقامِ محمودُ

مقامِ محمودُ مقامِ شفاعت کا نام ہے۔ جب حضورؐ خدا کے اذن سے اس مقام پر کھڑے ہونگے تو تمام نبیوں، رسولوں اور خلق کی زبان پر حضور سیّد البشر صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف و ستائش ہوگی۔ اسی لئے اس مقام کو مقامِ محمودُ کہا جاتا ہے۔ پس آپ کی امت میں سے جو شخص

Marfat.com

دعائے اذان (مذکور) ہر اذان کے بعد پڑھے گا۔ وہ حضورؐ کے فرمان کے مطابق شفاعت کا مستحق ہوگا۔ اس لئے میرے سب بہنوں اور بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ جب مؤذن اذان ختم کرے۔ تو درود شریف مذکور پڑھ کر ساتھ ہی دعائے اذان بھی پڑھا کریں۔

## دُعائے اذان میں اضافہ

مسنون دعائے اذان میں چند الفاظ لوگوں نے بڑھا رکھے ہیں۔ اور وہ الفاظ مروّج کتب نماز میں بھی موجود ہیں۔ دعائے مسنون کے جُملہ وَالْفَضِیْلَۃَ کے بعد والدرجة الرفیعة کی زیادتی کرتے ہیں۔ اور آگے وَعَدْتَّہٗ کے خالص دُودھ میں وارزقنا شفاعته یوم القیٰمة کا پانی ملا رکھا ہے۔ اور پھر اخیر میں دعائے پاک کے غسل مصفےٰ میں یا ارحم الراحمین کی آمیزش کی ہے۔ افسوس! کیا حضورؐ انور کی فرمودہ دُعا میں یہ خامی رہ گئی تھی۔ جو بعد کے لوگوں نے اپنے اضافے سے پوری کی ہے؟ مسلمانوں کو رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانِ پاک میں کمی یا بیشی کرنے کے تصور سے کانپ اٹھنا چاہیئے۔ بخاری شریف کے باب الوضو میں ہے۔ کہ حضورؐ اکرم نے رات کو با وضو پڑھ کر سونے کے لئے ایک دعا بتائی۔ براء ابن عازبؓ نے پڑھ کر سنائی تو نَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ کی جگہ بِرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ پڑھ دیا۔ یعنی نبی کی جگہ رسول کہا۔ تَالَ لَا۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ کہ میرے بتائے ہوئے لفظ نبی کو رسول سے مت بدلو۔ بَلْ نَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ۔ بلکہ

Marfat.com

نَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ہی کہو۔

قارئین کرام! دیکھ لیا آپ نے! کہ ایک صحابی کو حضورؐ کی بتائی ہوئی دعا میں نبی کی جگہ رسول کہنے کی اجازت نہ ملی۔ بلکہ آپؐ نے ڈانٹ کر کہا۔ کہ وہی کہو جو میں نے کہا ہے اور جو شخص حضورؐ کی فرمودہ دعائے اذان میں اپنی طرف سے چند کلمات کا اضافہ کرتا ہے اسے خدا کے حضور بہت جلد تائب ہو جانا چاہیئے۔ اور تمام مسلمانوں کو صرف پیغمبرؐ خدا کی کامل دعا بغیر اضافوں کے پڑھنی چاہیئے۔ کیونکہ حضورؐ ہم کو کامل دین دے گئے ہوئے ہیں۔

## اذان کی تیسری دُعا

سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسُولِ خدا نے فرمایا۔ جو شخص مؤذن (کی اذان) کو سن کر یہ دعا پڑھے۔ (تو) بخشے جاتے ہیں گناہ اس کے (رواہ مسلم) دعا یہ ہے۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ

میں گواہ ہوں اس بات کا کہ کسی کی بندگی نہیں سوا اللہ کے

لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ

وہ ایک ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور تحقیق محمدؐ اس کا بندہ اور

Marfat.com

رَسُوْلُہٗ۔ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ
رسول ہے، راضی ہوں میں اللہ کے رب ہونے پر اور محمدؐ کے

رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا ط (رواہ مسلم)
رسول ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر۔

**ناظرین** اذان کے بعد درود شریف کا پڑھنا آپ ملاحظہ کر چکے ہیں اس کے بعد دعا جس میں وسیلے کا ذکر ہے وہ آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ اور یہ تیسری دعا بھی آپ کے سامنے ہے اگر اذان کے بعد تینوں ہی آپ پڑھ لیا کریں۔ تو سبحان اللہ! کیا ہی اچھی بات ہے۔ خدا کی مغفرت اور رحمت کا اتھاہ سمندر جوش میں آجائے گا۔ اور اگر آپ تینوں نہ پڑھ سکیں۔ تو جونسی ایک یا دو چاہیں۔ پڑھ لیا کریں۔

## اذان کے مسائل

**مؤذن اجیر نہ ہو** عثمان بن ابی العاصؓ کی ایک روایت احمدؒ ابوداؤد اور نسائی میں ہے کہ حضور انورؐ نے ان کو ان کی قوم کا امام مقرر کیا اور فرمایا۔ وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَّا یَأْخُذُ عَلٰی اَذَانِہٖ اَجْرًا مقرر کر مؤذن جو نہ لیوے اپنی اذان پر مزدوری۔

**سفر میں اذان** سفر میں انسان کو چاہیئے۔ کہ وہ اذان اور تکبیر کہہ کر نماز پڑھے۔ (بخاری)

Marfat.com

**قبول دعا** اذان اور تکبیر کے درمیان خدائے قدوس دعا قبول فرماتا ہے۔ (ترمذی شریف)

**مؤذن بلند آواز** مؤذن وہ مقرر کرنا چاہیئے جو بلند آواز والا ہو اور اذان بلند جگہ پر کھڑے ہو کر کہنی چاہیئے۔ (ابوداؤد)

**تکبیر کا حق** جو شخص اذان دے۔ تکبیر کا استحقاق بھی اسی کو پہنچتا ہے۔ (بلوغ المرام)

**مانگ! دیا جائے گا** عبد اللہ بن عمرو رضہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے ایک آدمی کو فرمایا۔ جیسے مؤذن کہتے ہیں۔ تو بھی کہہ۔ (یعنی جواب دے) پھر جب تو جواب سے فارغ ہو جائے۔ پس مانگ! دیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

**سحری کی اذان** ابن عمر رضہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے فرمایا۔ اِنَّ بِلَالًا یُنَادِیْ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَ اشْرَبُوْا۔ تحقیق بلال رضہ اذان دیتا ہے رات کو۔ پس تم کھاؤ اور پیو۔ (یعنی بلال رضہ کی اذان سن کر سحری کھانا نہ چھوڑا کرو۔ کیونکہ وہ اذان رات کو سحری کے لئے دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

**وبا میں اذان نہیں** بیماریوں اور وبا کے موقع پر لوگ گھر گھر اذانیں دیتے ہیں۔ یہ سنت سے ثابت نہیں۔

**نوٹ:** اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔ سوائے اذان فجر کے کسی اور اذان میں نہیں کہنا چاہیئے۔

Marfat.com

# مساجد کا بیان

## تعمیر مسجد کا ثواب

حضرت عثمان رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ

(متفق علیہ) "جو شخص خدا (کی رضا) کے لیے مسجد بنائے۔ اللہ اس کے واسطے بہشت میں گھر بناتا ہے"

## مسجدیں اللہ کو بڑی پیاری ہیں

ابی ہریرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے فرمایا۔

اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا۔ (صحیح مسلم) "زیادہ محبوب مکانوں شہروں کے طرف اللہ کی مسجدیں ان کی ہیں۔ اور بہت مبغوض مکانوں شہروں کے طرف اللہ کی بازار ان کے ہیں"

مطلب یہ ہے کہ مسجدیں دنیا کی تمام جگہوں سے خدا کو زیادہ محبوب اور پیاری ہیں۔ کیونکہ ان میں خدا کی عبادت ہوتی ہے۔ اور بازار تمام جگہوں سے خدا کے نزدیک نہایت مبغوض ہیں۔ کیونکہ وہاں حرص، طمع، جھوٹ، مکر، اور لین دین میں فریب وغیرہ کا دوردورہ ہوتا ہے

Marfat.com

یاد رہے۔ کہ بازار میں کبھی بغیر ضرورت نہ جائیں۔ اور مسجدوں سے بہت محبت کریں۔

## بہشت کی مہمانی

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا نے فرمایا:۔

مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْرَاحَ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْرَاحَ۔ (متفق علیہ) "جو کوئی اول روز مسجد کی طرف جائے۔ یا آخر روز میں، تیار کرتا ہے۔ اللہ اس کے لئے مہمانی اس کی بہشت میں سے جب جاتا ہے، اول روز کو یا آخر روز کو"

مطلب یہ ہے۔ کہ مسجد خدا کا گھر ہے۔ اور جو مسجد میں جاتا ہے وہ خدا کا مہمان ہوتا ہے۔ اور خدا اس کی ضیافت اور مہمانی بہشت میں تیار کرتا رہتا ہے۔

## تحیۃ المسجد

حضرت ابی قتادہ رضہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ پیغمبرؐ خدا نے فرمایا:۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يَجْلِسَ۔ (متفق علیہ)

"جب کوئی تمہارا مسجد میں داخل ہو۔ پس چاہیئے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت (نفل تحیۃ المسجد) پڑھ لے۔

Marfat.com

# مساجد میں نمازوں کا حساب

حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ آدمی کی نماز اس کے گھر میں ایک نماز کے برابر ہے (ثواب میں) اور نماز اس کی محلہ کی مسجد میں پچیس نمازوں کے برابر ہے۔ اور نماز اس کی جمعہ مسجد میں پانصد نمازوں کے برابر ہے اور نماز اس کی مسجد اقصیٰ میں برابر ہے پچاس ہزار نمازوں کے، اور نماز اس کی مسجد میری (مسجد نبوی) میں برابر ہے پچاس ہزار نمازوں کے اور اور نماز اس کی مسجد حرام (مکہ) میں برابر ہے ایک لاکھ نمازوں کے۔

(مشکوٰۃ بحوالہ ابن ماجہ)

## پیاز، لہسن کھا کر مسجد میں نہ آؤ

روایت ہے معاویہؓ بن قرہ سے، اس نے نقل کی اپنے باپ سے تحقیق رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع کیا۔ ان درختوں پیاز اور لہسن سے اور فرمایا جو کوئی کھائے ان دونوں کو پس نزدیک نہ آئے ہماری مسجد کے (مراد مسلمانوں کی مسجد) اور فرمایا اگر ضرور تم نے انہیں کھانا ہی ہے پس مار دوان کو (یعنی بُو کو) پکا کر (ابو داؤد) پیاز اور لہسن سے مسجد میں فرشتوں کو ایذا پہنچتی ہے۔ اس لئے منع فرمایا۔

## مسجد میں خرید و فروخت منع ہے

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ نے

Marfat.com

فرمایا۔ جب دیکھو تم کسی شخص کو کہ مسجد میں بیچتا ہے۔ یا خریدتا ہے کچھ۔ پس تم کہو نہ نفع دے اللہ سوداگری تیری میں۔ اور جس وقت دیکھو تم کسی شخص کو کہ ڈھونڈتا ہے بلند آواز کے ساتھ مسجد میں گم شدہ چیز کو، پس تم کہو نہ لوٹائے اللہ تجھ پر۔ (رواہ الترمذی والدارمی)

# مساجد بہشت کے باغ ہیں

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ جب تمہارا گذر بہشت کے باغوں سے ہو۔ پس میوے کھاؤ۔ دریافت کیا گیا۔ اے خدا کے رسولؐ۔ بہشت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا کہ مسجدیں! دریافت کیا گیا۔ کہ میوے کھانا کیا ہے؟ اے خدا کے رسولؐ! فرمایا! (یہ ہیں میوے) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ط۔ (رواہ الترمذی)

مسجدوں کو باغ بہشت اس لئے فرمایا۔ کہ ان میں عبادت کرنا بہشت کے باغوں میں پہنچاتا ہے۔ اور باغوں درخت پھلدار میں جاکر میوے نہ کھانا اچھا نہیں۔ اس لئے فرمایا کہ مسجد میں جاکر تسبیحات وغیرہ بکثرت پڑھو۔ یہی تسبیحیں آگے چل کر بہشت کے میوے بن جائیں گے۔

## مسجد میں باوضو جانا حج کو جانا ہے

وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ مُتَطَهِّرًا اِلٰی صَلٰوۃٍ مَّکْتُوْبَۃٍ فَاَجْرُہٗ کَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ۔

(رواہ ابوداؤد) ابی امامہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص نکلتا ہے اپنے گھر سے باوضو ہوکر قصد کرنے والا طرف مسجد کے، نماز فرض ادا کرنے کے لئے، پس ثواب اس کا مانند ثواب حج کرنے والے احرام باندھنے والے کے ہے۔ (ابوداؤد)

گھر سے وضو کرکے مسجد کو نماز فرض کے لئے چلنا احرام کے مشابہ ہے۔ اور نماز فرض کا ادا کرنا حج کی مانند ہے۔ جس طرح حاجی حج کو جاتا ہے۔ اور واپس گھر آنے تک ثواب میں رہتا ہے۔ اسیطرح نمازی باوضو جب گھر سے چلتا ہے۔ تو واپس آنے تک ثواب میں رہتا ہے۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ باوضو مسجد کو جانے والا محرم حاجی کی مانند ثواب پاتا ہے۔

مسلمان بھائیو! مسجدوں کی قدر کرو۔ اور گھر سے باوضو ہوکر فرائض کی ادائیگی کی نیت سے مسجدوں کی طرف قصد کیا کرو۔ ذرا غور تو کرو۔ ایسا کرنے میں ثواب کس قدر ہے۔

**تنبیہ:** جن پر بیت اللہ کا حج فرض ہو چکا ہے۔ جب تک وہ وہاں جاکر حج نہ کریں گے۔ ان سے فرضیت ساقط نہ ہو گی۔ خواہ وہ ساری عمر باوضو ہوکر پانچوں نمازیں مسجد میں جاکر پڑھتے رہیں۔ اس

Marfat.com

لئے خدا کی بخشش اور اجر و ثواب کی فراوانی سے کسی قسم کی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔

## مسجد کا نمازی خدا کے سایہ میں

وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ اِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَاَ فِیْ عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَاَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا يُنْفِقُ بِيَمِيْنِهٖ۔ (متفق علیہ)

"حضرت ابی ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ سات شخص ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اس دن (حشر میں) اپنے سایہ میں رکھے گا۔ جس دن سوائے اس کے سایہ کے سایہ نہ ہوگا۔ (پہلا) حاکم عادل (دوسرا) جوان جو اللہ کی عبادت میں جوانی گذارے (تیسرا) وہ شخص کہ اس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے۔ جس وقت (نماز پڑھ کر) نکلتا ہے۔ اس سے یہاں تک (بیتاب ہوتا ہے) کہ پھر

Marfat.com

جاوے اس کی طرف۔ (چوتھا) وہ دو شخص جو (صرف) اللہ کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں (جب) ملتے ہیں تو اسی کی محبت ہیں، اور جدا ہوتے ہیں تو اسی کی محبت ہیں۔ پانچواں) وہ شخص جو تنہا اللہ کو یاد کرتا ہے اور (فرطِ محبت یا خشیت سے) بہتی ہیں اس کی آنکھیں۔ (چھٹا) وہ شخص کہ جسے کسی صاحبِ حسب اور صاحبِ جمال عورت نے (بدی کے لئے) بلایا۔ پھر اس شخص نے کہا۔ تحقیق میں اللہ سے ڈرتا ہوں (ساتواں) وہ شخص کہ جس نے دیا کچھ (خدا کے نام پر) پھر چھپایا اس کو یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوا۔ کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا۔ (یہ کنایہ ہے خیرات کو کمال مخفی رکھنے سے)

## مساجد میں خوشبو

حضرت عائشہ رض روایت کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ کہ محلوں میں مسجدیں بناؤ۔ (یعنی جہاں نیا محلہ آباد ہو۔ وہاں مسجد بھی بناؤ) اور پاک صاف رکھو انہیں اور خوشبو لگاؤ۔ (ابوداؤد، ابن ماجہ)

# مسجد کے نمازیوں کو خوشخبری

حضرت بریدہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خوشخبری دے اندھیروں میں نماز کے لئے مسجد کی طرف چلنے والوں کو ساتھ پورے نور کے

Marfat.com

قیامت کے دن۔ (ترمذی)

## مسجد کی خبر گیری کرنے والے کو ایمان کا سرٹیفکیٹ

حضرت ابی سعید خدری رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب دیکھو تم کسی شخص کو، کہ مسجد کی خبر گیری کرتا ہے۔ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ۔ پس گواہی دو اس کے لئے ایمان کی۔ (ترمذی)

مسلمان بھائیو! بہنو! مسجدوں کی خبر گیری کیا کرو۔ انہیں صاف ستھرا رکھو۔ روشنی پانی کا انتظام کرو۔ مرمت کا خیال رکھو۔ اور سب سے بڑی خبر گیری اور مسجد کی آبادی یہ ہے کہ وہاں جاکر پانچوں وقت جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھو۔ مساجد میں قرآن و حدیث کے درس کا بندوبست کرو۔ مسنون نماز پڑھانے والے ائمہ کا تقرر، اور پانچوں وقت اذان دینے کے لئے غیر اجیر مؤذن کا انتظام کرو۔

## قبرستان اور حمام میں نماز کی ممانعت

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَرْضُ کُلُّهَا مَسْجِدٌ اِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَ الْحَمَّامَ۔ (رواہ ابوداود والترمذی والدارمی)

حضرت ابی سعید رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ

Marfat.com

نے فرمایا۔ کہ تمام روئے زمین مسجد ہے۔ (یعنی سب جگہ نماز جائز ہے، سوائے قبرستان اور حمام کے۔

ملاحظہ:۔ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قبرستان میں نماز پڑھنا جائز نہیں فرماتے۔ تو قبرستان میں پھر مسجدوں کا بنانا بھی جائز نہ ہوا۔ مسجد کے معنی ہیں سجدے کی جگہ، نماز کی جگہ۔ جب قبرستان میں سجدہ اور نماز منع ہوئی تو نماز اور سجدہ کے لئے مسجد (سجدہ کی جگہ) بھی منع ہوئی۔

## مسجد میں داخل ہوتے وقت کی دُعا

حضرت ابو اسیدؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا۔ جب کوئی تمہارا مسجد میں داخل ہو تو (یہ) پڑھے۔ (رواہ مسلم)

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (مسلم)

یا الٰہی میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

## مسجد سے نکلتے وقت کی دُعا

حضرت ابو اسیدؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ اور جب (کوئی تمہارا) نکلے مسجد سے تو (یہ) پڑھے۔ (رواہ مسلم)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (مسلم)

یا الٰہی تحقیق میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں۔

---

Marfat.com

# نماز کے اوصاف اور قواعد کا بیان

## بارگاہِ لم یزل میں حاضری

نماز بارگاہِ لم یزل کی حاضری کا نام ہے، ابن ماجہ کے اندر حضرت ابوہریرہ رضؓ کی روایت میں حضور انورؐ نے نماز پڑھنے کو رب کے ساتھ سرگوشی کرنا فرمایا ہے۔ تو گویا نماز پڑھنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ملاقات کرنا ہے۔ مردوں، اور عورتوں کا قیام نماز، ان کا رکوع و سجود، قومہ و جلسہ اور قعدہ وغیرہ اپنے رب کے ساتھ مکالمے کے مختلف موضوع ہیں کبھی سینے پر ہاتھ باندھ کر سینے کی صفائی سے اظہار مدعا ہوتا ہے کبھی عبودیت جھک کر اقرارِ عجز کرتی ہے۔ پھر انسانیت سرو قد ہو کر ربوبیت کی حمد و ستائش کا کلمہ پڑھتی ہے۔ اس کے بعد پیشانی خاک و دھول پر سجدہ ریز ہو کر ربِّ اعلیٰ کا قرب چاہنے لگتی ہے۔ پھر سر اٹھتے ہی دستِ حوائج بابِ اجابت کو دستک دینے لگتا ہے۔ اور پھر فرطِ محبت، اور ذوقِ تماشا ایک بار پھر بندے کو رب الارباب کے حضور سر بسجود کر دیتے ہیں۔ سر اٹھا کر پھر غلام اپنے مالک کے سامنے دو زانو بیٹھ کر تحیات سرمدی کی پاکیزہ التجاؤں سے اس کی رضا و رغبت کی تمنا کرتا ہے۔ کہ شانِ کریمی اپنے ملاقی کو فضل و رحمت کے عطایا، ہدایا سے رخصت کرے۔

Marfat.com

آپ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ کوئی شخص جب اپنے سے بڑے صاحبِ اوصاف انسان کی ملاقات کو جاتا ہے۔ تو تہذیب و شائستگی اور ادب احترام کو ضرور ملحوظ رکھتا ہے۔ اگر کسی حاکم کے ہاں جانا ہو تو پیشی کے آداب و قواعد کی پابندی کا التزام کیا جاتا ہے۔ کمرہ عدالت میں پہنچکر بے ضابطہ کارروائی کرنا توہین عدالت کے مترادف ہے جب تمام امورِ دنیا کی حسین و صحیح انجام پذیرائی ان کے مقررہ قواعد و ضوابط کی پابندی پر منحصر ہے تو کیا احکم الحاکمین کے دربار کی حاضری کیلئے نمازی کے واسطے کوئی قواعد و اصول نہیں ہیں؟ کیوں نہیں! ضرور ہیں اور ان کا التزام قبول نماز کے لئے شرط ہے۔

دربارِ الٰہی کی حاضری کے لئے صفائی، ستھرائی اور طہارت کے مسائل تو آپ پڑھ چکے ہیں۔ اور وضو کی تکمیل بھی ہو چکی ہے۔ اب بارگاہِ ایزدی کی حضوری کے اصول و قواعد اور مکالمے، مخاطبے کے آداب و شرائط خدا کے سچے رسول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے سیکھنے چاہئیں۔ جیسا کہ خود حضور صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔

صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ۔ (بخاری)

"نماز پڑھو اسطرح، جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو"

پس ثابت ہوا۔ کہ نماز حضورِ انورؐ کے طریقے اور نمونے کے مطابق ہونی چاہیئے۔ ہم جس قدر نماز کو زیادہ سنوار کر، بڑے اطمینان اور آرام سے خاص محبت اور پیار سے، حضور اکرمؐ کی تمام سنتوں سے مزین اور

Marfat.com

آراستہ کر کے پڑھیں گے۔ اتنی ہی زیادہ مقبول و منظور ہو گی۔ اور خدا کو اتنا ہی زیادہ خوش کرے گی۔ خود خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ۔ (پ ۲۸)

"اور (تمہارے عمل کے لیے) جو (طریقہ) دے تم کو رسولؐ (اپنے قول و فعل سے) پس اختیار کرو اس کو۔"

اب ہم آپ کو رسولِ خدا کی نماز کا طریقہ بتاتے ہیں۔ اور تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے پیارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے طریقے کے مطابق نمازیں پڑھا کریں۔

# رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ

## نیّت

بخاری مسلم میں رسول اللہ فرماتے ہیں:۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ "عملوں کا اعتبار نیتوں پر ہے۔"

اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے تمام اعمال میں پہلے خلوص بھری نیّت کر لیا کریں۔ کیونکہ جیسی نیت ہو گی ویسا ہی پھل ملے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت صحیح مسلم میں ہے، کہ ایک شہید خدا کے سامنے قیامت کو لایا جائے گا۔ خدا اسے پوچھے گا۔ کہ تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا۔ کہ میں تیری راہ میں لڑ کر شہید ہوا۔ خدا فرمائے گا۔ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰی

وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِى النَّارِ" جھوٹا ہے تو، بلکہ تو اس لئے لڑا کہ کہا جاوے کہ بہادر ہے۔ (یعنی بہادری کی شہرت کی نیت سے لڑا) پس تحقیق کہا گیا (یعنی نیت تیری لوگوں میں پوری ہوئی۔ اب مجھ سے کیا چاہتا ہے) پھر حکم کیا جاوے گا اس کو، پھر منہ کے بل کھینچا جائے گا اور ڈال دیا جائے گا آگ میں" اسی طرح پھر ایک عالم جس نے علم شہرت کی نیت سے پڑھا۔ اور پڑھایا تھا۔ خدا کے حضور پیش ہو کر جہنم میں جھونک دیا جائے گا۔ پھر ایک شہرت کی غرض سے سخاوت کرنے والے مالدار کا بھی یہی حشر ہوگا۔

بھائیو اور بہنو! — یاد رکھو! جو کام بھی آپ کریں۔ خالص خدا کی خوشی، اور صرف اس کی اطاعت کی نیت ہی سے کریں۔ خلوص نیت کے بعد اگر کسی کی شہرت بھی ہو جائے۔ تو یہ شہرت اس کیلئے مبارک ہوگی۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی تلوار زنی کی شہرت بھی تو قیامت تک رہے گی۔ پر خالد رضؓ نے تلوار صرف اعلائے کلمۃ الحق کی نیت سے اٹھائی تھی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر کار خیر میں ہماری نیت میں اخلاص ہو۔ اور خدا ہی کی رضا صرف مقصود ہو۔ اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھیں۔ کہ کوئی عمل بغیر نیت کے نہ کریں یعنی ہر عمل کے ساتھ نیت ضرور ہو۔ اس لئے کہ نیت بنیاد ہے تعمیر عمل کی۔

اسی طرح وضو کرتے وقت بھی دل میں یہ نیت کریں کہ خدا کے حضور (نماز میں) حاضر ہونے کے لئے طہارت (وضو) کرنے لگا ہوں۔

Marfat.com

اور پھر جب نماز پڑھنے لگیں۔ تو دل میں یہ قصد اور نیت کریں کہ صرف اپنے اللہ کی خوشی کے لیے اس کا حکم بجا لاتا ہوں۔ اور نیت چونکہ دل سے تعلق رکھتی ہے، اس لیے زبان سے ادا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اور نیت کی زبان سے ادا کرنا نہ ہی رسول پاکؐ کی سنت سے ثابت ہے۔ اور نہ ہی صحابہ رضی اللہ عنہم کے عمل سے۔

## نمازِ رسولؐ کے اس طریقے پر گیارہ صحابیوں کی شہادت

وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ نِ السَّاعِدِیِّ قَالَ فِیْ عَشَرَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یُکَبِّرُ ثُمَّ یَقْرَءُ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یَرْکَعُ وَیَضَعُ رَاحَتَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ وَلَا یُصَبِّیْ رَاْسَہٗ وَلَا یُقْنِعُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِھِمَا مَنْکِبَیْہِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَقُوْلُ اللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَھْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا فَیُجَافِیْ یَدَیْہِ عَنْ

Marfat.com

جَنْبَيْهِ وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَ
يُثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ
حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ
يَسْجُدُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيُثْنِي
رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى
يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهٖ ثُمَّ يَنْهَضُ ثُمَّ
يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ
إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ
حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ
افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلٰوتِهٖ
حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيْهَا التَّسْلِيْمُ
أَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلٰى شِقِّهِ
الْأَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ

(رواه ابی داؤد ۔ والدارمی وروی الترمذی وابن ماجہ ۔
معناہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح)

" حضرت ابی حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ کہ انہوں
نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دس صحابہ رض (کی جماعت) میں
کہا ۔ کہ میں تم (سب) سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کے
طریقے کو خوب جانتا ہوں ۔ کہا صحابہ رضی اللہ عنہم نے ، پھر بیان کرو

(ہمارے روبرو نمازِ رسُول کو) ابی حمید نے کہا (سنو) کہ جب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز کی طرف کھڑے ہوتے تھے۔ (تو) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ یہاں تک کہ ان کو اپنے مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر تکبیر کہتے۔ پھر قرآن پڑھتے، پھر تکبیر کہتے۔ (رکوع کے لیے) اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ ان کو اپنے مونڈھوں کے برابر کرتے۔ پھر رکوع کرتے اور رکھتے دونوں ہتھیلیاں اپنی اپنے گھٹنوں پر، پھر سیدھی کرتے کمر، پس نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے۔ (یعنی پیٹھ اور سر ہموار رکھتے۔) اور پھر اٹھاتے سر اپنا (رکوع سے) پس کہتے (سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ۔ پھر اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے یہاں تک کہ ان کو اپنے مونڈھوں کے برابر کرتے درحالیکہ سیدھے کھڑے ہوتے (قومہ میں) پھر کہتے اللہ اکبر، پھر جھکتے زمین کی طرف سجدے کے لیے۔ پس دور رکھتے اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں پہلوؤں سے۔ اور اپنے دونوں پاؤں کی انگلیاں کھولتے (کہ انگلیوں کے سر قبلہ رُخ ہوتے) پھر اپنا سر سجدے سے اٹھاتے، اور موڑتے بایاں پاؤں اپنا (یعنی بچھا لیتے) پھر اس پر بیٹھتے، پھر سیدھے ہوتے یہاں تک کہ پھرتی ہر ہڈی طرف اپنے ٹھکانے کے درحالیکہ برابر ہوتی (یعنی بڑے اطمینان سے جلسہ میں بیٹھتے) پھر سجدہ کرتے (دوسرا) پھر کہتے اللہ اکبر۔ اور اٹھتے اور موڑتے بایاں پاؤں اپنا پھر بیٹھتے اس پر (جلسہ استراحت کرتے) پھر اعتدال کرتے دل جمعی سے یہاں تک کہ پھر آتی ہر ہڈی اپنے ٹھکانے پر، پھر

Marfat.com

کھڑے ہوتے، پھر اسی کی مانند دوسری رکعت میں کرتے۔ پھر جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر (یعنی بعد تشہد کے) اللہ اکبر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے، یہاں تک کہ انہیں اپنے مونڈھوں کے برابر کرتے، جیسے کہ تکبیر کہتے تھے۔ نزدیک شروع کرنے نماز کے (یعنی تکبیر اولے کے وقت) پھر کرتے اسی طرح اپنی باقی نماز میں یہاں تک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ جس کے پیچھے سلام ہے (یعنی آخری رکعت کا دوسرا سجدہ جس کے بعد بیٹھ کر تشہد، درود، اور دعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں) نکالتے بایاں پاؤں اپنا اور بیٹھتے کولہے پر بائیں جانب پھر سلام پھیرتے۔ (یہ سن کر) ان دس صحابہؓ نے کہا۔ سچ کہا تو نے (اے ابی حمید ساعدی) اسی طرح رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے"۔ (ابوداؤد دارمی)۔ اور روایت کئے ترمذی اور ابن ماجہ نے معنے اس کے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ابی حمید کی حدیث میں یہ بھی ہے۔ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ۔ يَعْنِي السَّبَّابَةَ (پھر آخری رکعت کے قعدہ میں) اور رکھا اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر اور اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر۔ اور اشارہ کیا اپنی انگلی کے ساتھ یعنی سبابہ کے"۔

## قابلِ غور باتیں

اس حدیث کو ابی حمید ساعدی رضہ روایت کر کے رسولِ خدا کی نماز

Marfat.com

کی ہیئت بیان کی۔ اور حضور انورؐ کے دسؔ صحابہؓ نے اس کی تصدیق اور تائید کی۔ گویا نمازِ رسولؐ کی یہ شکل و صورت گیارہ صحابہؓ کی مصدقہ ہوئی اس صورت و ہیئت سے موٹی موٹی چند باتیں ثابت ہوتیں۔

۱۔ حضور انورؐ نے شروع میں رفع یدین فرمایا۔ یعنی دونوں ہاتھ مبارک اٹھائے۔

۲۔ دونوں ہاتھوں کو مونڈھوںؔ کے برابر اٹھایا۔

۳۔ رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر کہتے وقت پھر رفع یدین فرمایا۔

۴۔ رکوع میں نہ سر جھکاتے اور نہ اونچا کرتے، پیٹھ سیدھی رکھتے، اور رکوع اطمینان سے کرتے۔

۵۔ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے وقت رفع یدین فرماتے اور قومہ میں پہنچ جاتے۔

۶۔ قومہ میں سیدھے کھڑے ہو جاتے۔ اور پورا اطمینان حاصل کرکے سجدے میں آتے۔

۷۔ سجدہ کرنے کے بعد بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بڑے اطمینان اور دلجمعی سے بیٹھتے۔ کہ ہر ہڈی اپنے اپنے مقام اور موضع پر آجاتی۔ یہاں بیٹھنا جلسہ کہلاتا ہے۔

۸۔ دوسرا سجدہ کرکے پھر اٹھ کر اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر

---

لہ مالک بن حویرثؓ کی روایت میں صحیحین کے اندر حتی یحاذی بھما اذنیہ، یعنی ہاتھوں کا کانوں کے برابر اٹھانا بھی آیا ہے۔

Marfat.com

بیٹھتے۔ کہ ہر ہڈی اپنے ٹھکانے پر پہنچتی۔ یہ جلسۂ استراحت ہے۔
پھر دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

۹۔ جب آخری رکعت کا دوسرا سجدہ کر کے اٹھتے۔ تو قعدہ میں اس طرح بیٹھتے۔ کہ بایاں پاؤں ایک طرف نکال دیتے۔ اور بائیں جانب کولہے پر بیٹھ کر پھر سلام پھیرتے۔

۱۰۔ آخری رکعت کے قعدہ میں تشہد کے وقت انگشت شہادت اٹھاتے۔

۱۱۔ اور چوتھی بار رفع الیدین دوسری رکعت میں تشہد پڑھ کر اٹھتے وقت کرتے۔

# مسنون نماز کی مفصل ترکیب

## تکبیر اولیٰ

۱۔ نیت کے ساتھ با وضو قبلہ کی جانب منہ کر کے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے رفع الیدین کریں۔ یعنی (دونوں ہاتھوں کو اٹھائیں۔ (بخاری)

۲۔ ہاتھ اٹھاتے وقت ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں۔ (مجمع الزوائد)

۳۔ ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیاں کشادہ اور کھلی رکھیں۔ (ترمذی)

۴۔ دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھائیں یا کانوں تک۔ (بخاری مسلم)

۵۔ پھر بائیں ہاتھ پر دایاں رکھ کر سینے پر باندھ لیں۔
(بلوغ المرام بحوالہ ابن خزیمہ)

Marfat.com

# سینے پر ہاتھ

عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلَی الْیُسْرٰی عَلٰی صَدْرِہٖ۔

حضرت وائل بن حجر رض کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر ہاتھ باندھے۔ (صحیح ابن خزیمہ)

عَنْ طَاوٗسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ یَدَہُ الْیُمْنٰی عَلٰی یَدِہِ الْیُسْرٰی ثُمَّ یَشُدُّ بَیْنَھُمَا عَلٰی صَدْرِہٖ وَھُوَ فِی الصَّلٰوۃِ۔ (مراسیل ابوداؤد)

حضرت طاؤس فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنا دایاں ہاتھ نماز میں اپنے بائیں پر رکھ کر اپنے سینے پر باندھا کرتے تھے۔ گویا یہ حدیث مرسل ہے۔ لیکن دوسری مستند احادیث سے مل کر قوی ہو گئی ہے۔

عَنْ ھُلْبٍ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ ھٰذِہٖ عَلٰی صَدْرِہٖ۔ (مسند احمد)

ہلب صحابی رض فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سینے پر ہاتھ رکھے ہوئے دیکھا۔ (مسند احمد)

طبرانی کی حدیث میں حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے یہ الفاظ مروی ہیں۔

Marfat.com

ثُمَّ وَضَعَ يَمِينَهُ عَلٰى يَسَارِهٖ عَلٰى صَدْرِهٖ — یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر سینے پر رکھا۔

ابن ابی حاتم اور بیہقی میں حضرت ابن عباس رض فرماتے ہیں وَضْعُ يَدَكَ الْيُمْنٰى عَلَى الشِّمَالِ عِنْدَ النَّحْرِ۔ یعنی دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینے پر باندھ۔

مُلاحظہ:۔ ہم نے سینے پر ہاتھ باندھنے کے متعلق یہ احادیث اس لئے تحریر کی ہیں۔ کہ جو بھائی سینے پر ہاتھ باندھنے والوں کو روکتے ٹوکتے ہیں۔ وہ آئندہ روکیں ٹوکیں نہیں۔ اور اس فعل کو بُرا نہ مانیں اور غور کریں۔ کہ وہ ایسا کرنے میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور حضورؐ کے فعل پر معترض ہوتے ہیں۔ بلکہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے والوں کو چاہیئے۔ کہ وہ سینہ پر ہاتھ باندھنے والوں کو محبت بھری نظر سے دیکھیں۔ کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیثوں پر عمل کرتے ہیں۔ صحیح حدیث اور سنت رسولؐ پر تو مسلمان کو جان چھڑکنی چاہیئے۔ کہ یہی محبت رسولؐ کی سند ہے آپ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری ذات آپ سب کو یکساں محبوب اور واجب الاطاعت ہے۔ پھر حضورؐ کی صحیح سند سے ثابت شدہ حدیثیں سب کو سر آنکھوں پر رکھنی چاہئیں۔ تعصب اور ضد کی بنا پر جھگڑے پیدا کر کے قوم میں تفریق اور پھوٹ ڈالنا بہت بُری بات ہے۔ آپس میں محبت کرو۔

Marfat.com

سنت کی فضا میں شیر و شکر ہو کر رہو۔ رحمت عالم کی احادیث کو جان سے زیادہ عزیز رکھو۔ اور سنت کے اتباع میں سب سینے پر ہاتھ باندھو!

دیکھو حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ حدیثوں کی تائید میں فرماتے ہیں۔ وَضْعُ الْیَمِیْنِ عَلَی الشِّمَالِ فَوْقَ السُّرَّۃِ۔ (میرے مریدو!) دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے اوپر (سینے پر) باندھو۔ (غنیۃ الطالبین)

**خلوصِ نیت** سے آپ نے اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر یعنی رفع الیدین کر کے پھر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر ان کو سینے کے اوپر باندھ لیا ہے۔ صحیح بخاری میں ہے:۔

عَنْ سَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ کَانَ نَاسٌ یُؤْمَرُوْنَ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ الْیَدَ الْیُمْنٰی عَلٰی ذِرَاعِہِ الْیُسْرٰی فِی الصَّلٰوۃِ۔ (بخاری شریف)

سہل بن سعد رض سے روایت ہے۔ کہ لوگوں کو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) یہ حکم دیا جاتا تھا۔ کہ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔" (بخاری شریف)

## عورتوں اور مردوں کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں

صحیح بخاری کی مشہور حدیث ہے۔ صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔ "پڑھو نماز (اے میری امت) جس طرح دیکھتے ہو تم کہ میں نماز پڑھتا ہوں"۔

Marfat.com

یعنی ہو بہو میرے طریقے کے مطابق سب عورتیں اور سب مرد نماز پڑھیں۔ پھر اپنی طرف سے یہ حکم لگانا۔ کہ عورتیں سینے پر ہاتھ باندھیں۔ اور مرد زیر ناف۔ اور عورتیں سجدہ کرتے وقت زمین پر کوئی اور ہیئت اختیار کریں۔ اور مرد کوئی اور۔ یہ دین میں مداخلت ہے۔ یاد رکھیں۔ کہ تکبیر تحریمہ سے شروع کر کے السلام علیکم و رحمۃ اللہ کہنے تک عورتوں اور مردوں کے لئے ایک ہیئت اور شکل کی نماز ہے۔ سب کا قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ استراحت، قعدہ اور ہر ہر مقام پر پڑھنے کی دعائیں یکساں ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکور و اناث کی نماز کے طریقہ میں کوئی فرق نہیں بتایا۔

## عورت کی امامت

عورت عورتوں کی امامت کرا سکتی ہے۔ صف کے وسط میں کھڑی ہو کر۔

عَنْ اُمِّ وَرَقَةَ اَمَرَهَا اَنْ تَؤُمَّ اَهْلَ دَارِهَا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ورقہ رض کو حکم دیا۔ کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرائیں۔ (ابو داؤد)

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا تَؤُمُّ النِّسَاءَ وَ تَقُوْمُ وَسْطَهُنَّ۔ حضرت عائشہ رض عورتوں کی امامت کراتی تھیں۔ اور صف کے بیچ میں کھڑی ہوتی تھیں۔ (مستدرک حاکم)

## سینے پر ہاتھ باندھ کر یہ دعا پڑھیں

حضرت ابوہریرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی

Marfat.com

اللہ علیہ وسلم چپ رہتے درمیان تکبیر (اولی) کے اور قرأت کے۔ تھوڑا سا۔ پس کہا میں نے، میرا باپ اور ماں آپ پر قربان۔ اے اللہ کے رسول ۔ تکبیر اور قرأت کے درمیان آپ خاموش رہ کر کیا پڑھتے ہیں۔ فرمایا! میں یہ پڑھتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ

یا الٰہی دوری ڈال درمیان میرے اور درمیان میرے گناہوں کے

كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

جیسے دوری رکھی تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان

اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا

یا الٰہی پاک کر مجھ کو گناہوں سے، جیسا کہ

يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ

پاک کیا جاتا ہے سفید کپڑا میل سے

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ

یا الٰہی دھو ڈال میرے گناہ (اپنی بخشش کے) پانی

وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ؕ (بخاری مسلم)

اور برف اور اولوں سے۔

Marfat.com

## یا یہ دُعا پڑھیں

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ
پاک ہے تو یا الٰہی اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تعریف تیری کے

تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ
اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری۔

وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط پھر یہ پڑھیں۔
اور نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ (مسلم بسند منقطع)[1]

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط[2]
پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان مردود سے (ابن ماجہ)

اسکے بعد بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
شروع ساتھ نام اللہ کے بخشش کرنے والے مہربان کے۔

---

[1] اس دعا کی سند منقطع ہے۔ اس لئے بہ نسبت اس دعا کے اوپر والی صحیحین کی دعا اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ ـــــ افضل ہے۔

[2] رسول خدا نے نماز میں اعوذ اس طرح بھی پڑھا ہے۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ (بلوغ المرام) پناہ مانگتا ہوں اللہ سننے والے جاننے والے کی شیطان مردود سے، اسکے پھونکنے اور اس کے وسوسے سے، (محمد صادق) [3] (صفحہ ۱۹۴ پر)

Marfat.com

=250000/=



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَلرَّحْمٰنِ
سب تعریف واسطے اللہ کے پروردگار جہانوں کے بخشش کرنیوالا

الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝
مہربان خداوند روزِ جزا

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝
تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے ہم مدد چاہتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝
دکھا ہم کو راہ سیدھی

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۵ۙ
راہ ان لوگوں کی جن پر تو نے انعام کیا

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ
نہ جن پر غضب ہوا اور

۵ (بقیہ صہ ۱۹۳) نسائی اور ابن خزیمہ کی روایت بلوغ المرام میں ہے کہ نعیم مجمر نے حضرت ابوہریرہ رض کے پیچھے نماز پڑھی، وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی۔ پھر سورۃ فاتحہ پڑھی (یعنی جہر سے) پس اگر جہری نماز (ں) میں کوئی امام بسم اللہ پکار کر پڑھے تو انکار نہ کریں۔ اور نہ ہی اس چیز کو بحث کا موضوع بنائیں۔ بسم اللہ آہستہ پڑھنے کی بھی کئی صحیح حدیثیں ہیں تو دونوں طرح جائز ہوا۔ آہستہ بھی اور پکار کر بھی۔ (محمد صادق)

Marfat.com

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ پھر اٰمِیْن کہیں۔
نہ راہ گمراہوں کی۔ (مسلم) قبول کر (بخاری)

## آمین کا مسئلہ

جب آپ اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں۔ تو آمین آہستہ کہیں۔ جب ظہر اور عصر امام کے پیچھے پڑھیں۔ تو پھر بھی آہستہ ہی کہنی چاہیئے لیکن جب آپ جہری نمازوں میں امام کے پیچھے ہوں۔ تو جس وقت امام ولا الضآلین کہے تو آپ کو اونچی آواز سے آمین کہنی چاہیئے۔ بلکہ امام بھی سنت کی پیروی میں آمین پکار کر کہے۔

### رسول اللہ نے آمین پکار کر کہی

وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَءَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ. فَقَالَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ۔

(ترمذی - ابوداؤد - دارمی - ابن ماجہ)

" وائل بن حجر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں نے سنا۔ کہ رسول اللہ نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضآلین پھر کہا آمین (اور) دراز کی اس کے ساتھ آواز اپنی۔ (ترمذی - ابوداؤد - دارمی - ابن ماجہ)

### صف اول نے آمین سنی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

Marfat.com

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَلَا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ہ
قَالَ اٰمِیْنَ ہ حَتّٰی یَسْمَعَ مَنْ یَّلِیْہِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

حضرت ابی ہریرہ رضہ کہتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھتے۔ تو آپ کہتے۔ آمین۔ (اس قدر اونچی آواز سے) کہ پہلی صف کے آپ کے اردگرد کے لوگ سن لیتے۔

## حضرت علی کا آمین سننا

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ یَقُوْلُ اٰمِیْنَ اِذَا قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ
وَلَا الضَّآلِّیْنَ ہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ کا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پڑھ کر آمین کہنا میں نے سنا۔ (مستدرک حاکم۔ اعلام الموقعین)

## عورتوں کی صف میں آمین کی آواز

عَنْ اِبْنِ اُمِّ الْحُصَیْنِ عَنْ اُمِّہٖ اَنَّھَا صَلَّتْ خَلْفَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ وَلَا
الضَّآلِّیْنَ ہ قَالَ اٰمِیْنَ فَسَمِعْتُہٗ وَھِیَ فِیْ صَفِّ النِّسَآءِ۔

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور نے جب ولا الضالین پڑھی۔ تو آمین کہی۔ جسے مائی صاحبہ (ام حصین رض) نے سنا۔ حالانکہ مائی صاحبہ رض عورتوں کی صف میں تھیں۔ یہ حدیث امام

Marfat.com

زیلعیؒ اپنی تخریج میں لاتے ہیں۔ اور اسناد پر کوئی جرح نہیں کی۔ اور حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک بھی غیر مجروح ہے۔ اور طبرانی کبیر میں بھی مروی ہے۔ جب آمین بالجہر کا مسئلہ دوپہر کے دن کی طرح ثابت اور روشن ہے، افسوس پھر بھی اونچی آمین سے نفرت کی جاتی ہے۔ بھائیو! غور کرو۔ رسولِ خدا کی سنتِ پاک سے نفرت!

## آمین کی آواز سے مسجد گونج اٹھی

صحیح بخاری میں ہے۔ اَمَّنَ ابْنُ زُبَیْرٍ وَّمَنْ وَّرَاءَہٗ حَتّٰی اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّۃً۔ یعنی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اور ان کے مقتدی اتنی بلند آواز سے آمین کہا کرتے تھے۔ کہ مسجد گونج اٹھتی تھی۔ (بخاری)

نوٹ:۔ اس روز سے لے کر آج تک مسجد نبویؐ آمین کی آواز سے گونج رہی ہے۔ حاجیوں سے پوچھ لیں۔ جب مسجد نبوی پونے چودہ سو سال سے اونچی آمین کی آواز سے گونج رہی ہے۔ تو برادرانِ احناف کی مساجد کیوں خاموش ہیں؟ بھائیو! زندہ کرو اس سنت کو —!

## امام اعظمؒ کے استاد کی شہادت

دوسو (۲۰۰) صحابہؓ کا اونچی آواز سے آمین کہنا۔ امام اعظمؒ اپنے استاد گرامی کے متعلق فرماتے ہیں۔ مَارَاَیْتُ مِثْلَہٗ۔ (میزان ذہبی) یعنی میں نے ان جیسا کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

حضرت عطا بن رباحؒ تابعیؒ فرماتے ہیں:۔

اَدْرَکْتُ مِاتَیْنِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

Marfat.com

سَلَّمَ فِی ھٰذَا الْمَسْجِدِ یَعْنِیْ مَسْجِدَ الْحَرَامِ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ وَلَا الضَّالِّیْنَ رَفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِاٰمِیْنَ۔

(بیہقی۔ ابن حبان)

"میں نے دو سو صحابہ کرام رض کو پایا۔ کہ وہ اس مسجد حرام (یعنی بیت اللہ) میں جب امام ولا الضالین کہتا۔ توسب بلند آواز سے آمین کہتے"

بھائیو! غور تو کرو۔ کہ دو سو صحابہ رض کی اونچی آمین سے حرم پاک، تو گونجے۔ لیکن ہم نے اپنی مسجدوں میں اس سنت کو ختم کر دیا۔ خدا ہمیں اپنے پیارے رسول ص کی محبوب سنت کو زندہ کرنے کی توفیق دے یاد رہے۔ کہ آج بھی بیت اللہ آمین کی آواز سے گونجتا ہے۔

## مولانا عبد الحیٔ کا فتویٰ

مولانا عبدالحی حنفی فرماتے ہیں۔ وَالْاِنْصَافُ اَنَّ الْجَهْرَ قَوِیٌّ مِّنْ حَیْثُ الدَّلِیْلِ۔ (تعلیق الممجد) خدا لگتی یہ ہے کہ اونچی آواز سے آمین کہنے کا ثبوت بہت پختہ ہے۔ حنفی بھائیو! آپ بھی اونچی آمین کہا کرو کہ سنت ہے۔

## یہودیوں کا آمین سے چڑنا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا حَسَدَتْكُمُ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ مَّا حَسَدَتْكُمْ عَلٰی اٰمِیْنَ فَاَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ اٰمِیْنَ۔ (رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابن عباس رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ

Marfat.com

نے فرمایا۔ جس قدر یہود آمین (اونچی) سے چڑتے ہیں۔ اتنا کسی اور چیز سے نہیں۔ پس تم بہت آمین کہنا۔ (ابن ماجہ)

مُلاحظہ:۔ اگر کوئی اونچی آمین کہے۔ تو رسول کریم ؐ کی اس سنت پاک سے ہرگز نہ چڑنا اور نہ نفرت کرنا۔ کیونکہ آمین اونچی سے یہودیوں کو چڑھتی۔ اور وہ نفرت کرتے تھے۔ اور ہمیں یہود کی مخالفت کرنی چاہئے

# پیرانِ پیر حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی کا فتویٰ

حضرت پیر سید شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ جو بہت بڑے عالم اور ولی اللہ ہوئے ہیں۔ اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں وَالْجَهْرُ بِالْقِرَاءَةِ اٰمِيْنَ۔ (مغرب، عشاء، فجر کی نماز میں) اونچی آواز سے قرأت پڑھنا۔ اور اونچی آواز سے آمین کہنا چاہیئے۔

(غنیۃ الطالبین)

نوٹ:۔ ہم نے اس مسئلہ آمین بالجہر کو اس لئے یہاں مدلل بیان کیا ہے۔ کہ بعض لوگ جو اونچی آمین کہنے والوں سے لڑتے جھگڑتے ہیں۔ وہ سمجھ لیں۔ کہ یہ کام رسول پاک کی سنت ہے۔ اور پیر جیلانی رح بھی اونچی آمین کہا کرتے تھے۔ اور وہ آمین سے نفرت نہ کریں۔ بلکہ شافع روزِ جزا صلے اللہ علیہ و سلم کی سنت کے عامل بنیں۔

Marfat.com

# سورۂ فاتحہ پڑھنے کا مسئلہ

سورۂ فاتحہ چونکہ نماز کا رکن ہے۔ اس کے بغیر نماز نہیں ہوتی اس لئے اس مسئلہ کو بیان کرنا نہایت ضروری ہے۔ بخاری مسلم اور قریبًا تمام کتب احادیث میں یہ حدیث بہ اختلاف الفاظ مروی ہے۔ لَاصَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ (متفق علیہ)، یعنے الحمد شریف پڑھنے کے بغیر کوئی نماز نہیں ہوتی۔ (فرض ہو، نفل ہو، نمازی امام ہو یا مقتدی ہو یا اکیلا)۔ اور اس حدیث کی صحت میں کسی کو کلام نہیں۔

## مقتدیوں کو الحمد شریف پڑھنے کا حکم

وَعَنْ عُبَادَۃَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ کُنَّا خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَثَقُلَتْ عَلَیْہِ الْقِرَاءَۃُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ خَلْفَ اِمَامِکُمْ قُلْنَا نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَاِنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِھَا — (ابوداؤد۔ والترمذی۔ والنسائی معناہ)

وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُ مَالِیْ یُنَازِعُنِیْ

Marfat.com

الْقُرْاٰنُ خَلَا ۚ تَقْرَءُ وُ بِشَیْئٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اِذَا جَهَرْتُ اِلَّا ۚ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ ۔

عبادہ بن صامت رضہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ہم پیچھے تھے نماز فجر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے، پس پڑھا حضورؐ نے قرآن پس بھاری ہوا ان پر۔ پس جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا شاید تم پڑھا کرتے ہو پیچھے امام اپنے کے۔ ہم نے کہا۔ ہاں اے خدا کے رسولؐ! فرمایا حضورؐ نے، نہ کیا کرو تم سوائے فاتحہ کے (یعنی سوائے فاتحہ کے اور کچھ نہ پڑھا کرو۔ کیونکہ) یقیناً نہیں رہوتی (نماز اس شخص کی جو نہ پڑھے سورۃ فاتحہ۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)۔ اور ابوداؤد کی ایک روایت میں (یہ بھی) ہے۔ فرمایا حضورؐ نے کہ میں کہتا تھا۔ (اپنے دل میں جب نماز میں مجھ پر قرآت بھاری ہوتی) کیا ہے مجھ کو کہ قرآن نزاع کرتا ہے مجھ سے (یعنی دشوار ہوتا ہے) اس کا پڑھنا مجھ پر۔ پھر میں نے جان لیا کہ تمہارے پڑھنے کے سبب سے دشوار ہوا۔ پس نہ پڑھو قرآن سے کچھ بھی۔ جب میں پکار کر پڑھوں (جہری نماز میں) سوائے سورۃ فاتحہ کے؛

رسولِ خداؐ کے پیچھے صحابہؓ نے سورۂ فاتحہ کے سوا اور حصہ قرآن کا پڑھا۔ یعنی حضور انورؐ نے سورہ فاتحہ پڑھ کر جب دوسری سورتوں سے قرأت فرمائی۔ تو صحابہ رضہ نے وہ سورتیں بھی پیچھے پڑھ دیں۔ تو نماز سے فارغ ہو کر آپ نے حکم دیا۔ کہ سوائے سورۃ فاتحہ کے امام کے پیچھے

Marfat.com

اور کچھ نہ پڑھو۔ بلکہ سنو۔ اور سورۃ فاتحہ کے متعلق سخت تاکید فرمائی کہ یہ ضرور پڑھنا۔ کیونکہ اس کے پڑھنے کے بغیر تمہاری نماز نہیں ہوگی۔ اس لیے سب بھائیوں کو چاہیے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی ارشاد پاک کے مطابق امام کے پیچھے ضرور آہستہ الحمد شریف پڑھا کریں۔

## امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنا لازمی ہے

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰے صَلٰوةً لَمْ یَقْرَأْ فِیْهَا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَهِیَ خِدَاجٌ ثَلٰثًا غَیْرُ تَمَامٍ فَقِیْلَ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ اِنَّا نَکُوْنُ وَرَاءَ الْاِمَامِ قَالَ اِقْرَاْ بِهَا فِیْ نَفْسِكَ۔ (رواہ مسلم)

ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نماز پڑھی۔ اور نہ پڑھی اس میں الحمد شریف، پس وہ (نماز) ناقص ہے۔ کہا اس کو تین بار۔ نہیں پوری ہوتی (نماز بغیر فاتحہ کے) حضرت ابوہریرہ رضؓ سے پوچھا گیا تحقیق ہم ہوتے ہیں پیچھے امام کے (یعنی جب بھی پڑھیں) تو کہا ابوہریرہ رضؓ نے (ہاں) پڑھ تو اس کو آہستہ۔

بھائیو! غور کیا آپ نے کہ الحمد شریف پڑھنے کی کس قدر تاکید

Marfat.com

ہے۔ جب کہ اس کے بغیر نماز مکمل نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے پہلی حدیث کی رُو سے بالکل نہیں ہوتی۔ تو اس کا امام کے پیچھے پڑھنا ہمارے لئے لازمی ہوا۔ سب بھائیوں کو چاہیئے۔ کہ آہستہ آہستہ ضرور پڑھ لیا کریں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِاَصْحَابِہٖ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ اَقْبَلَ عَلَیْھِمْ بِوَجْھِہٖ فَقَالَ اَتَقْرَءُوْنَ فِیْ صَلٰوتِکُمْ وَالْاِمَامُ یَقْرَأُ فَسَکَتُوْا فَقَالَھَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ قَائِلٌ اَوْ قَائِلُوْنَ اِنَّا لَنَفْعَلُ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا وَالْیَقْرَأْ اَحَدُکُمْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فِیْ نَفْسِہٖ۔ (جزء القراۃ للبخاری)

حضرت انس رض فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی۔ فارغ ہو کر ان کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا۔ کیا تم اپنی نماز میں امام کی قرأت کے دوران میں پڑھتے ہو۔ سب خاموش رہے۔ تین بار آپ نے پوچھا۔ پھر جواب دیا۔ ہاں حضورؐ! ہم ایسا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ نہ کرو۔ تم میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ صرف سورۃ فاتحہ آہستہ پڑھ لیا کریں۔" یعنی سورۃ فاتحہ ضرور پڑھا کرو۔ اور پھر خاموشی سے قرأت سنا کرو۔

اس حدیث کو امام بخاری کے علاوہ ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ طبرانی اور ابو یعلےٰ میں بھی موجود ہے۔ اور اس کی

Marfat.com

صحت کے متعلق مجمع الزوائد میں امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں۔ رجالہ ثقات یعنی اس کے سب راوی ثقہ ہیں، اس سورج کی طرح روشن حدیث سے ثابت ہوا کہ مقتدیوں کو امام کے پیچھے الحمد شریف ضروری پڑھنی چاہئے۔

عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی خَلْفَ الْاِمَامِ فَلْیَقْرَأْ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر)

حضرت عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے۔ پس چاہیئے کہ وہ سورۃ فاتحہ پڑھ لیا کرے۔ اس حدیث کے متعلق بھی مجمع الزوائد میں رجالہ ثقات "یعنی اس کے سب راوی ثقہ ہیں" مذکور ہے۔

طوالتِ مضمون کے ڈر سے ہم اتنی ہی دلائل قارئین کرام کے لئے کافی سمجھتے ہیں۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صرف ایک حکم ہی جو صحیح سند سے ثابت ہو۔ امت کے لئے واجب العمل ہو جاتا ہے اور آپ تو متعدد صحیح الاسناد احادیث قرأت فاتحہ خلف الامام کے وجوب کے متعلق ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

## شاہ ولی اللہؒ کی تائید

اب ہم آپ کی مزید تسلی اور تشفی کے لئے کہ ہم نے جو دلائل پیش کی ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ مہر نیم روز کی طرح روشن اور صحیح ہیں۔ ایک جلیل القدر شخصیت کی تائید پیش کرتے ہیں۔ اور وہ شخصیت حضرت شاہ ولی اللہ

صاحب محدث دہلوی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:-

فَاِنْ جَهَرَ الْاِمَامُ لَمْ يَقْرَأْ اِلَّا عِنْدَ الْاِسْكَاتَةِ وَ اِنْ خَافَتَ فَلَهُ الْخِيَرَةُ۔ (حجۃ اللہ البالغہ جلد دوم)

" اگر امام بلند آواز سے قرأت پڑھتا ہے۔ تو مقتدی امام کے سکتہ[1] کے وقت پیچھے پیچھے الحمد شریف پڑھتا جائے۔ اور اگر وہ پوشیدہ پڑھتا ہے۔ تو مقتدی کو اختیار ہے۔ (جس طرح چاہے پڑھ لے)

**ہدایہ کی تائید** ہدایہ حنفیوں کی بہت مقبول اور بلند پایہ کتاب ہے۔ اس کی پہلی جلد فصل فی القرأۃ میں فاتحہ خلف الامام کے متعلق یہ فتویٰ ہے۔ وَيُسْتَحْسَنُ عَلٰى سَبِيْلِ الْاِحْتِيَاطِ یعنے احتیاطاً سورۃ فاتحہ کا امام کے پیچھے پڑھ لینا ہی بہتر ہے۔ (ہدایہ)

## حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا ایمان افروز ارشاد

امام کے پیچھے الحمد شریف پڑھنے کے متعلق آپ کی زبان محبت رسولؐ کی یوں ترجمانی کرتی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ فَاِنَّ قِرَاءَتَهَا فَرِيْضَةٌ وَ هِيَ رُكْنٌ تَبْطُلُ الصَّلٰوةُ بِتَرْكِهَا۔ (غنیۃ الطالبین) سورۂ فاتحہ کا پڑھنا فرض ہے۔ اور (یہ سورۃ) نماز کا رکن ہے۔ اس کے نہ پڑھنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے۔

بھائیو! بتاؤ؟ اس سے بڑھ کر مزید اطمینان کی صورت آپکے

[1] سورۃ پڑھتے وقت امام جہاں جہاں ٹھہرتا ہے اسکو سکتہ کہتے ہیں۔ منہ

Marfat.com

لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ حضرت پیرانِ پیر نے (خدا کی آپ پر لاکھوں رحمتیں ہوں) حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی تصدیق و تائید میں کیسا دو ٹوک فیصلہ کیا ہے۔ اور صاف کہہ دیا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ترک سے نماز نہیں ہوتی۔

# اب نماز کی قرأت شروع ہوتی ہے

پیارے بھائیو اور بہنو! آپ نیت کے ساتھ، با وضو ہو کر، قبلہ کی طرف منہ کر کے، اللہ اکبر کہہ کر، ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ، اور ہتھیلیاں قبلہ کی طرف کر کے، مونڈھوں تک رفع الیدین کرتے ہوئے، بائیں پر دایاں ہاتھ رکھ کر، دونوں ہاتھوں کو سینوں پر باندھ کر، دعا، اعوذ، بسم اللہ، اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر آمین کہہ چکے ہیں۔

مُلاحظہ:۔ "پیش رس" میں چونکہ ہم کہہ چکے ہیں۔ کہ یہ کتاب انشاء اللہ مکمل اور مدلل ہو گی۔ اسلئے آمین بالجہر اور قرأت فاتحہ خلف الامام کے ضروری مسائل اور دلائل، نماز کا طریقہ، بیان کرنے کے درمیان میں آگئے ہیں۔ امید ہے کہ آپ اچھی طرح سمجھ چکے ہونگے۔ اب آمین سے آگے چلیئے — آمین کہہ کر تھوڑی سی دیر ٹھہریں "ترمذی"۔

پھر قرآن مجید میں سے جو کچھ یاد ہو اسمیں سے کچھ پڑھیں (بخاری)

مُلاحظہ:۔ جن لوگوں کو صرف قل شریف ہی آتا ہو۔ وہ قل شریف سے ہی نماز پڑھ لیا کریں۔ اللہ کے نزدیک بلاشبہ مقبول ہے۔

Marfat.com

# نماز کی مسنون قرأت

وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ[1] سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَّلَا كَبِيْرَةٌ اِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ۔ (رواہ مالک)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے، اس نے نقل کی اپنے باپ سے اس نے نقل کی اپنے دادا سے، کہا اس نے نہیں مفصل سے کوئی سورۃ چھوٹی، اور نہ بڑی مگر کہ میں نے سنی رسول خدا سے کہ امامت کرتے تھے اس کے ساتھ لوگوں کی نماز فرض میں" (مالک) مطلب یہ ہے کہ آپ نے نمازیں ہر سورت پڑھی۔ تاکہ لوگوں کو نماز میں قرآن کے ہر جگہ سے پڑھ لینے کا جواز معلوم ہو جائے۔ پس امام اور منفرد نمازوں میں جہاں سے چاہیں۔ قرآن مجید پڑھ سکتے ہیں۔ البتہ امام کو نماز پڑھاتے وقت مقتدیوں کے احوال و کوائف کے پیشِ نظر ضرور اختصار سے کام

[1] مفصل سے قرآن کی آخیر سورتیں مراد ہیں۔ حجرات سے سورہ الناس تک مفصل فصل سے مشتق ہے اور فصل کے معنی جدا ہونا ہے، چونکہ اس جگہ سے چھوٹی چھوٹی سورتیں شروع ہوتی ہیں۔ جو درمیان میں بسم اللہ آنے کے سبب ایک دوسری سے جدا ہیں۔ اس لئے مفصل کہلاتی ہیں مفصل کی تین قسمیں ہیں۔ طوال مفصل، اوساط مفصل، قصار مفصل حجرات سے لیکر بروج تک طوال مفصل ہیں۔ بروج سے لیکر سورہ بینۃ تک اوساط مفصل ہیں۔ اور بینۃ سے لیکر آخیر تک قصار مفصل۔ کل تعداد مفصل سورتوں کی ۶۶ ہے۔ جن میں طوال ۳۷، اوساط ۱۳، اور قصار ۱۶ ہیں۔ (محمد صادق)

Marfat.com

لینا چاہیئے۔ امامت کے فرائض میں ہم اس کو ذرا تشریح سے بیان کرینگے۔

نماز میں اگرچہ ہم جہاں سے چاہیں قرآن پڑھ سکتے ہیں لیکن یہاں ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی قرآت کا ذکر کرتے ہیں۔ کہ آپ کون کون سی سورت کس کس نماز میں پڑھتے تھے۔ تاکہ ہم بھی محبت رسولؐ میں اور پیروی سنت پاک کے جذبے کے ماتحت مسنون قرآت پڑھ کر اپنی نمازوں کو زیادہ سے زیادہ حسین اور مقبول بنا سکیں نمازوں کے اندر پڑھنے کے لئے اوقات وایام اور احوال وظروف کے پیش نظر، حضورؐ کا قرآن کے بعض حصوں اور سورتوں کا منتخب کرنا موتیوں اور ہیروں کی میناکاری ہے۔

## جمعہ کے دن نماز فجر میں

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْفَجْرِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ بِالٓمٓ تَنْزِیْلُ فِی الرَّکْعَةِ الْاُوْلٰی وَفِی الثَّانِیَةِ هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ (متفق علیہ)

حضرت ابی ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز میں جمعہ کے دن الم تنزیل پہلی رکعت میں اور ہل اتی علی الانسان، دوسری رکعت میں پڑھتے تھے۔ (بخاری مسلم)

## نماز جمعہ اور عیدین میں

وَعَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّے اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْعِیْدَیْنِ وَفِی الْجُمُعَةِ

Marfat.com

بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ
قَالَ وَاِذَا اجْتَمَعَ الْعِيْدُ وَالْجُمُعَةُ فِیْ يَوْمٍ وَّاحِدٍ
قَرَأَ بِهِمَا فِی الصَّلٰوتَيْنِ۔ (رواہ مسلم)

نعمان بن بشیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ پڑھتے تھے۔ دونوں عیدوں اور جمعہ (کی نمازوں) میں سبح اسم ربك الاعلیٰ اور ھل اتاك حدیث الغاشیۃ۔ کہا نعمان بن بشیرؓ نے، اور جب جمع ہوتی عید، اور جمعہ ایک دن میں۔ (تو پھر بھی) پڑھتے آپ یہ (ہی) دونوں سورتیں دونوں نمازوں میں (مسلم)۔
معلوم ہوا کہ ان دونوں سورتوں کا ان نمازوں میں پڑھنا مستحب موکد ہے۔ اگرچہ جمعہ کی نماز میں پہلی رکعت میں سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں سورہ اذا جاءك المنافقون کا پڑھنا بھی ثابت ہے چنانچہ صحیح مسلم میں عبید اللہ بن ابی رافع سے ایک روایت ہے کہ مروان نے حضرت ابی ہریرہ رضؓ کو مدینے کا خلیفہ مقرر کیا۔ اور خود مکہ کی طرف گیا۔ اور حضرت ابی ہریرہ رضؓ نے جمعہ کی نماز پڑھائی۔ اور اس میں سورۃ جمعہ اور منافقون پڑھیں۔ اور کہا کہ ان سورتوں کو جمعہ میں پڑھتے ہوئے میں نے رسول اللہ کو سنا تھا۔ (مسلم)

معلوم ہوا۔ کہ ان سورتوں کا نماز جمعہ میں پڑھنا بھی مستحب ہے۔

**عیدین میں** عبید اللہ کی ایک روایت کے الفاظ صحیح مسلم میں یہ ہیں:
كَانَ يَقْرَءُ فِيْهِمَا بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ

Marfat.com

وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ . (رواہ مسلم)

یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم عید قربان، اور عید فطر میں والقرآن المجید، اور اقتربت الساعۃ پڑھتے تھے (مسلم) معلوم ہوا کہ عیدین میں یہ سورتیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

## جمعرات کی نماز مغرب میں

وَعَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَءُ فِي صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْ يَاأَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ . (رواہ فی شرح السنۃ)

جابر بن سمرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں جمعہ کی رات قل یاایہا الکفرون، اور قل ہو اللہ احد پڑھتے تھے۔ (شرح السنۃ)

نوٹ :- یہ حدیث ابن حبان میں بھی ہے۔ ابن حبان میں قل ہو اللہ احد کے آگے یہ الفاظ ہیں۔ وَفِي الْعِشَاءِ سورۃ الجمعۃ و المنافقون یعنی جمعرات کو عشاء کی نماز میں سورۃ جمعہ اور منافقون پڑھتے تھے۔

## نماز مغرب میں

جبیر بن مطعم رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو۔ کہ پڑھتے تھے۔ نماز مغرب میں سورہ طور۔ (بخاری مسلم)

ام الفضل کی بیٹی حارثہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی

Marfat.com

ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے تھے نماز مغرب
میں سورۃ مرسلات عرفا۔ (بخاری مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب پڑھی سورہ اعراف کے ساتھ
(اور) اس صورت کو دونوں رکعتوں میں متفرق پڑھا۔ (رواہ نسائی)

عبداللہ بن عتبہ بن مسعود روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مغرب میں سورہ حٰم دخان پڑھی (نسائی)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ابن ماجہ میں روایت ہے۔ کہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز مغرب میں قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ
احد پڑھتے تھے۔

## نماز فجر میں

حضرت جابر بن سمرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے فجر میں سورہ قاف والقرآن المجید
اور مانند اس کے۔ (رواہ مسلم)

حضرت عبداللہ بن سائب رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہم کو فجر کی مکہ میں۔
(بعد فتح ہونے کے) پس شروع کی سورہ مومنون (قد افلح المومنون)
یہاں تک کہ ذکر آیا حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کا یا ذکر حضرت عیسیٰؑ
کا (تو) حضورؐ کو کھانسی درپیش ہوئی پس رکوع میں چلے گئے۔ (رواہ مسلم)

Marfat.com

مطلب یہ ہے کہ حضورؐ حضرت موسیٰ اور ہارون وغیرہ کے ذکر سے رونے اور کھانسی نے غلبہ کیا۔ اسلئے سورہ کو تمام نہ کر سکے اور رکوع کر لیا۔

حضرت عمرو بن حریث روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ تحقیق انہوں نے سنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے تھے نماز فجر میں واللیل اذا عسعس (یعنی اذا الشمس کورت) رواہ مسلم۔

حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں سفر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کھینچتا تھا۔ حضورؐ (سفر میں) نماز صبح کے لئے اترے۔ تو آپ نے صبح کی نماز قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ساتھ پڑھی۔ (احمد۔ ابوداؤد۔ نسائی)

معاذ بن عبداللہ جہنی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی۔ سورہ اذا زلزلت نماز صبح میں دونوں رکعتوں میں۔ (ابوداؤد)

## نماز عشاء میں

وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّے اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِے الْعِشَاءِ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ وَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ صَوْتًا مِنْہُ۔ (متفق علیہ)

حضرت براءؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ سنا میں نے رسولؐ اللہ کو کہ پڑھتے تھے عشاء میں وَالتین والزیتون۔ اور میں نے حضورؐ انور سے زیادہ خوش آواز کسی کو نہیں سنا۔ (بخاری۔ مسلم)

Marfat.com

معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز میں سورہ بقرہ پڑھی مقتدیوں میں سے ایک کھیتی باڑی کا کام کرنے والے، دن کے تھکے ماندے نے لمبی قرأت کی تاب نہ لا کر سلام پھیر دیا۔ پھر اس نے رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ حضور! ہم لوگ اونٹ والے ہیں۔ دن بھر محنت مشقت کرتے ہیں۔ معاذ رضی نے نماز عشاء میں سورہ بقرہ شروع کر دی۔ (مجھے دن کے تھکے ہوئے کو لمبی قرأت سے ملال ہوا) ہادی عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا۔ یَا مُعَاذُ اَفَتَّانٌ اَنْتَ۔ اے معاذ رضی کیا لوگوں کو تو فتنے میں ڈالنے والا ہے (یعنی لوگوں کو نفرت دلاتا اور فتنہ کھڑا کرتا ہے) اِقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى، سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى۔ (متفق علیہ) پڑھ (عشاء میں) والشمس والضحٰها، اور والضحٰی، اور واللیل اذا یغشٰی۔ اور سبح اسم ربک الاعلٰی۔ (بخاری، مسلم)

ملاحظہ:۔ اس حدیث سے عشاء کی نماز کی قرأت بھی معلوم ہوئی۔ اور ساتھ ہی اس حدیث نے نماز کے اماموں کو بھی متنبہ کر دیا ہے کہ وہ نماز پڑھتے وقت مقتدیوں کا خاص طور پر خیال رکھیں اور خوب سمجھیں کہ نماز میں مقتدیوں کے حالات کے پیشِ نظر تخفیف کرنی رسولِ پاک کی سنت ہے

## عصر و ظہر کی نمازیں

جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر میں، واللیل اذا یغشیٰ — اور ایک روایت میں ہے کہ پڑھتے تھے سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی اور پڑھتے تھے عصر میں (بھی)، مانند اس کے۔ (مسلم)

اور جابر بن سمرہ رضؓ کی ایک روایت ابوداؤد میں بھی ہے جس میں حضور انورؐ کا ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج، اور وَ السَّمَاءِ والطارق پڑھنا آیا ہے۔

## ان آیات کے جواب دینے چاہئیں

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب پڑھتے (نماز میں) سبح اسم ربک الاعلیٰ (اپنے بلند مرتبہ رب کی پاکی بیان کر) تو (تعمیل حکم کرتے ہوئے) فرماتے سبحان ربی الاعلیٰ۔ (میں اپنے بلند مرتبہ رب کی پاکی بیان کرتا ہوں۔

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ مِنْکُمْ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحَاکِمِیْنَ۔ فَلْیَقُلْ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاھِدِیْنَ۔ وَمَنْ قَرَأَ لَآ اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَانْتَھٰی اِلٰی اَلَیْسَ ذٰلِکَ

Marfat.com

بِقَادِرٍ عَلٰٓى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى فَلْيَقُلْ بَلٰى وَمَنْ قَرَاَ
وَالْمُرْسَلٰتِ فَبَلَغَ فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ
فَلْيَقُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ (رواہ ابوداؤد)

حضرت ابی ہریرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ جو شخص کہ پڑھے تم میں سے سورہ والتین والزیتون پس پہنچے الیس اللہ باحکم الحاکمین تک (کیا اللہ سب حاکموں کا بڑا حاکم نہیں؟) پس چاہیئے کہ کہے۔ بلی وانا علٰے ذالک من الشاھدین (ہاں اور میں اس پر گواہوں سے ہوں) اور جو شخص پڑھے۔ لا اقسم بیوم القیامۃ پس پہنچے اس آیت تک۔ الیس ذالک بقادر علی ان یحیی الموتیٰ۔ (کیا یہ خدا مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں؟) پس چاہیئے۔ (سننے والا) کہے۔ بلی (ہاں قادر ہے)۔ اور جو کوئی پڑھے والمرسلات پس پہنچے اس آیت پر فبای حدیث بعدہ یومنون (اس قرآن) کے بعد کس بات کے ساتھ ایمان لائیں گے؟ پس چاہیئے کہ (سننے والا) کہے آمنا باللہ۔ (ایمان لائے ہم ساتھ اللہ کے)

لہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ترمذی شریف میں روایت ہے کہ رسولِ خدا نے صحابہ رض پر سورہ الرحمٰن تمام پڑھی۔ اور صحابہ خاموش رہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ یہ سورت میں نے جنوں پر پڑھی۔ فَكَانُوْٓا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ۔ تو وہ تم سے جواب دینے میں اچھے تھے۔ جب ہر بار میں اس آیت پر پہنچتا تھا۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ۔

لہ سورۃ غاشیہ میں حسابھم کے بعد کہیں۔ اللّٰھُمَّ حَاسِبْنِی حِسَابًا یَّسِیْرًا (مشکوٰۃ باب الحساب)
... حضور ... اللّٰھُمَّ حَاسِبْنِی حِسَابًا یَّسِیْرًا کہتے تھے۔

Marfat.com

(اے جن و انس! اپنے پروردگار کی نعمتوں سے کونسی نعمت کو جھٹلاتے ہو؟) تو وہ جواب میں کہتے۔ لَا بِشَیۡءٍ مِّنۡ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ - (اے رب ہمارے! تیری نعمتوں میں سے کوئی چیز ہم نہیں جھٹلاتے پس سب تعریف تیرے ہی واسطے ہے) "ترمذی"

نوٹ:۔ حضور انور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو توجہ دلائی۔ کہ وہ بھی اس آیت کو سن کر جواب دیا کریں۔

# رکوع کا شروع

اب آپ قرأت سے فارغ ہو کر رکوع کریں۔ اور پورا مسنون رکوع یہ ہے کہ:۔

۱۔ رکوع میں آتے وقت اللہ اکبر کہہ دونوں ہاتھ مونڈھوں یا کانوں تک اٹھائیں۔ (مشکوٰۃ باب صفتہ الصلوٰۃ)

۲۔ رکوع میں پیٹھ بالکل سیدھی رکھیں اور سر کو پیٹھ کے برابر، سر نہ تو اونچا ہو اور نہ نیچا۔ اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں دونوں گھٹنوں پر رکھیں۔ (بخاری، مسلم)

۳۔ ہاتھوں کی انگلیاں گھٹنوں پر کشادہ رکھیں۔ (حاکم)

۴۔ دونوں ہاتھوں کو کھینچ کر رکھیں۔ ذرا خم نہ ہو۔ ہاتھوں کو کروٹوں سے الگ رکھیں۔ اور گھٹنوں کو مضبوط تھامنا ہے۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

# رکوع کی دعائیں

ذیل کی دعاؤں میں سے کوئی ایک دس مرتبہ تک پڑھیں (نسائی)
لیکن تین بار سے کم ہرگز نہ پڑھیں۔ (ترمذی)

**پہلی دعا**

وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ۔ (ابوداود، ابن ماجہ)

عقبہ بن عامر رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جب اتری یہ آیت فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ (اپنے بڑے رب کے نام کی پاکی بیان کر)۔ تو فرمایا حضورؐ نے! کرو تم اس آیت کی (تعمیل) اپنے رکوع میں" یعنی رکوع میں پڑھو یہ دعا:-

## سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

پاک ہے رب میرا بڑا

**دوسری دعا**

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَ سُجُوْدِهٖ۔

حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں اکثر کہتے تھے" (یہ دعا)

Marfat.com

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ
پاک ہے تو یا الٰہی، اے پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ. (بخاری مسلم)
ہیں ہم ساتھ تعریف کے، یا الٰہی بخش مجھ کو۔

**تیسری دعا** وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ كَانَ یَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ وَسُجُوْدِهٖ۔

حضرت عائشہ رضہ روایت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں کہتے تھے، (یہ دعا)

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ
بہت پاک ہے، نہایت پاک ہے، پروردگار
الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ (صحیح مسلم)
فرشتوں کا اور روح (جبریلؑ) کا۔

**چوتھی دعا** حضرت عوف بن مالک رضہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع میں کہتے تھے۔

(یہ دعا)

Marfat.com

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ
قہر اور بادشاہی اور بڑائی اور بزرگی کا

وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ (بخاری مسلم)
صاحب پاک ہے۔

پانچویں دعا
رَكَعَ لَكَ سَوَادِي وَخَيَالِي
جھک گیا تیرے آگے ظاہر میرا، اور باطن میرا

وَآمَنَ بِكَ فُؤَادِي أَبُوْءُ بِنِعَمِكَ
اور ایمان لے آیا تجھ پر دل میرا اقرار کرتا ہوں تیری نعمتوں کا

عَلَيَّ هٰذِهِ يَدَايَ وَمَا جَنَيْتُ
جو مجھ پر ہیں۔ یہ ہیں (تیرے حضور) ہاتھ میرے اور جو

عَلٰى نَفْسِيْ (حصن حصین)
میں نے اپنی جان پر گناہ کیا۔

چھٹی دعا
اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ
یا الٰہی جھک گیا میں تیرے آگے، اور ایمان

Marfat.com

اٰمَنْتُ وَلَکَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَکَ
لے آیا میں تجھ پر اور فرمانبردار ہوا میں تیرا عاجز ہو گیا تیرے
سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَمُخِّیْ وَعَظْمِیْ
آگے کان میرا اور آنکھ میری اور مغز میرا اور ہڈی میری
وَعَصَبِیْ ط (مسلم)
اور پٹھے میرے۔

ملاحظہ:۔ ان دعاؤں میں سے جونسی چاہیں۔ رکوع میں مزے لے لے کر پڑھیں۔ فرط محبت سے اپنے پیارے اللہ کے ساتھ باتیں کریں۔ یہ دعائیں خدائے قدوس کے رسول پاک نے بتائی ہیں۔ چھ مختلف رنگ۔ مہک کے پھول ہیں۔ جن کی عنبر فشانی فردوس ایمان کی بہار ہے۔ پس جونسا پھول چاہیں چن لیں۔

## رکوع سے متعلق ضروری ہدایات

حضرت ابی مسعود انصاری رضہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا تُجْزِیُٔ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ حَتّٰی یُقِیْمَ ظَهْرَهٗ فِی الرُّکُوْعِ وَ السُّجُوْدِ۔ (ابوداود۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ دارمی)۔

"نہیں کفایت کرتی (نہیں قبول ہوتی) نماز آدمی کی یہاں تک کہ سیدھی

Marfat.com

کرے پیٹھ اپنی رکوع میں اور سجدے میں" (ابوداؤد ۔ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی)

بھائیو اور بہنو! توجہ سے سنو! رکوع میں اتنا ٹھہرنا کہ تمام اعضاء اور جوڑ اپنے مواضع اور ٹھکانوں پر آجائیں فرض ہے۔ پیٹھ بالکل سیدھی کردو۔ سر نہ اونچا ہو نہ نیچے ہو۔ بلکہ سر اور پیٹھ دونوں برابر ہوں۔ بڑے اطمینان سے تسبیحیں پڑھو۔ جس طرح قومے، جلسے اور سجدے میں طمانیت فرض ہے۔ اسی طرح رکوع میں بھی فرض ہے۔ اور فرض کے ترک سے نماز نہیں ہوتی۔ اس لئے ارکانِ نماز کو بڑی توجہ اور اطمینان سے پورا کرنا چاہیئے۔

**مزید تاکید** کے لئے ایک اور حدیث سنیں۔ حضرت نعمانؓ بن مرہ کی روایت ہے کہ رسولؐ خدا نے صحابہؓ سے پوچھا۔ کہ شرابی۔ زانی اور چور کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے۔ (یعنی ان کا گناہ کتنا ہے)، صحابہؓ نے کہا۔ کہ خدا بہتر جانتا ہے۔ اور (خدا کے بتانے سے)، اس کا رسولؐ۔

حضورؐ نے فرمایا۔ کہ یہ گناہ کبیرہ ہیں۔ اور ان میں سزا بہت ہے اور سنو (کان کھول کر) بہت بُری چوری، چوری اس آدمی کی ہے۔ جو اپنی نماز میں چوری کرتا ہے۔ کہا صحابہؓ نے۔ کس طرح؟ فرمایا حضورؐ نے لَا یُتِمُّ رُکُوْعَھَا وَ لَا سُجُوْدَھَا۔ جو نہ پورا کرے رکوع نماز کا۔ اور نہ سجدہ نماز کا" (مالک۔ دارمی)

**ناظرین کرام** ہوش سے نماز پڑھا کریں۔ غور فرمائیں۔ کہ اللہ کے رسولؐ پاک فرما رہے ہیں۔ کہ نماز کا رکوع اور سجدہ اطمینان ، اور آرام سے پورا نہ کرنا۔ شراب نوشی۔ زنا اور چوری سے بدتر ہے۔

اللہ اکبر۔ کس قدر خوف کا مقام ہے۔ آہ! ہماری نمازوں غیر مسنون نمازوں کا کیا حشر ہوگا؟ پیارے بھائیو اور بہنو! نماز کو تکبیر اولیٰ سے لے کر سلام پھیرنے تک سلیقے سے پڑھا کرنا۔ مسنون طریقے سے ادا کرنا۔

**قومے کا عروج** آپ رکوع کے مقام عظیم میں پہنچکر ملکوتی تسبیحوں کے پھول بارگاہ لم یزل کے حضور پیش کر چکے ہیں۔ اب قومے کا عروج حاصل کریں۔ اس طرح کہ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے رفع الیدین کرتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ (بخاری مسلم)

**اگر آپ امام ہیں** تو رکوع سے قومہ میں جاتے وقت یہ پڑھیں۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط (بخاری)

اللہ نے سن لیا واسطے اس کے کہ تعریف کی اسکی۔

**مقتدی یہ کہیں**

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا

اے رب ہمارے اور تیرے ہی واسطے تعریف ہے تعریف بہت

Marfat.com

# طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ (بخاری)

پاک (شرک و ریا سے) برکت کی گئی اس میں:

## بشارت

حضرت رفاعہ بن رافع روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ جب حضورؐ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ تو فرمایا۔ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے آپ کے (مقتدی) رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ پھر جب حضورؐ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا۔ کون تھا بولنے والا ابھی؟ (یعنی کس نے یہ کلمے پڑھے ہیں) کہا ایک شخص نے (مقتدیوں سے) حضورؐ! میں تھا۔ آپ نے فرمایا۔ دیکھے میں نے چند اور تیس فرشتے۔ جلدی کرتے تھے کہ ان کلموں کا ثواب کون پہلے لکھے۔ (بخاری)

پیارے بھائیو اور بہنو! ہر شخص دنیا میں نفع کا سودا چاہتا ہے اگرچہ حضرت ابی ہریرہ رضؓ کی روایت سے صحیح بخاری میں یہ بھی ہے کہ جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو مقتدی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔ لیکن اگر آپ اس کے ساتھ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ بھی پڑھ لیں۔ اور آپ کے یہ کلمات پڑھنے پر کچھ اوپر تیس فرشتے ثواب لکھنے کو دوڑیں۔ بتایئے! آپ کو اور کیا چاہیئے؟ کیا آپ یہ منافع کا سودا ہاتھ سے جانے دیں گے؟

Marfat.com

# قومے کی دوسری دعا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رکوع سے پیٹھ اٹھاتے، تو (یہ) فرماتے (یعنی قومہ میں یہ دعا پڑھتے)۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ اَللّٰهُمَّ

اللہ نے سن لیا واسطے اس کے کہ تعریف کی اسکی، اے اللہ

لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَ

ہمارے تیرے ہی لئے ہے تعریف، آسمانوں بھر اور

مِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ

زمین بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے

مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ (رواہ مسلم)

کہ چاہے تو بعد اس کے۔

مُلاحظہ:۔ اگر آپ امام ہوں۔ تو اس دعا کے الفاظ کے ساتھ قومے میں خدائے ذوالجلال کی تعریف کریں۔ اور اگر اکیلے نماز پڑھ رہے ہوں۔ فرض سنن۔ نوافل (تہجد) کی نیت سے قدوسِ لازوال کے حضور حاضر ہوں۔ تو رقتِ قلب، تر آنکھوں اور فرطِ محبت سے قومے کی منزل میں اس دعا سے اپنے مالک کو راضی کریں حضور انورؐ کی زبان

Marfat.com

پاک سے نکلے ہوئے الفاظ سے اپنی زبان کو شرف مکالمہ بخشیں۔

## قومے کی تیسری مُبارک دُعا

خدا کی بارگاہ کی حاضری کے مدارج ہیں۔ ان میں سے قومہ بھی ایک درجہ ہے۔ منزل ہے۔ اس منزل پر پہنچ کر ہادی عالم ﷺ نے ہم کو خدا کے ساتھ مکالمہ کرنے کے لئے موزوں جملے۔ خوبصورت الفاظ۔ اور اعلے معانی بتلائے ہیں۔ تاکہ ہم اپنی فرصت خدا کی الفت اور دیگر حالات کے پیش نظر جونسا جملہ یا دعا چاہیں۔ قومے کی منزل میں حاضر ہو کر اللہ کے حضور پیش کریں۔ اسی سلسلے میں قومہ کے اندر کھڑا ہو کر خدا کو بہت بہت راضی کرنے کے لئے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک نہایت حسین اور پیاری دعا سکھائی ہے۔ اور قومے میں حضورؐ خود بھی اس دُعا کے ساتھ اللہ کو راضی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ ابی سعید خدریؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جب رسولؐ خدا اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تھے۔ تو (یہ) کہتے (یعنی یہ دعا قومے میں پڑھتے)۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ

اے اللہ ہمارے، اے پروردگار ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف آسمانوں

وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ

بھر اور زمین بھر اور بقدر بھرنے اس چیز کے کہ چاہے تو

شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَ الْمَجْدِ
کسی چیز سے پیچھے آسمانوں اور زمین کے اے لائق تعریف اور

اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ
بندگی کے لائق تر اس چیز کے کہ کہا بندے نے، اور ہم سب

عَبْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ
تیرے ہی بندے ہیں، یا الٰہی نہیں کوئی روکنے والا اس چیز کو

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لَا يَنْفَعُ
کہ دی تو نے اور نہیں کوئی دینے والا اس چیز کو کہ روک دی تو نے

ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ (رواہ مسلم)
اور نہیں نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیرے سے دولتمندی۔

**خدا کی توفیق** سے جس عورت یا مرد کو یہ دعا قومہ میں پڑھنی نصیب ہو وہ خدا کا جتنا بھی شکر کرے تھوڑا ہے۔ زہے نصیب اچھے

خدا قومے کی طمانیت میں اپنے رسول پاک کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کے ساتھ مناجات کی توفیق دے۔

**تنبیہ:** بہت سے لوگوں کو قومے کا پتہ نہیں کہ وہ کیا ہوتا ہے۔ واضح ہو کہ رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھے کھڑے ہونے کو قومہ

Marfat.com

کہتے ہیں۔ رسول اللہ رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو کر بڑے اطمینان سے قومے کی دعا پڑھتے تھے۔

حضرت انسؓ کی ایک روایت مسلم شریف میں ہے۔ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَوْهَمَ ثُمَّ يَسْجُدُ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے (تو پھر قومہ میں) کھڑے رہتے۔ یہاں تک کہ ہم کہتے۔ کہ ترک کی وہ رکعت پھر سجدہ کرتے" اس سے معلوم ہوا۔ کہ حضورؐ قومہ میں خوب اطمینان فرماتے۔ لیکن وہ لوگ جو رکوع سے سر اٹھاتے ہی جھٹ سجدے میں چلے جاتے ہیں۔ ان کو خوب سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ وہ قومہ کے تارک ہیں۔ اور چونکہ قومہ فرض ہے۔ اس لئے قومے کے ترک سے نماز نہیں ہوتی۔ آپ اس کتاب کے "پیش رس" میں حدیث پڑھ چکے ہیں۔ کہ ایک شخص نے تین یا چار بار نماز پڑھی۔ تو حضورؐ نے ہر بار اُسے فرمایا۔ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ۔ (بخاری مسلم) پھر جا، پس نماز پڑھ، پس تو نے نہیں نماز پڑھی؛ اس پر اس شخص نے عرض کیا۔ کہ حضورؐ! سکھاؤ مجھے نماز۔ پھر حضورؐ نے اس کو اس کی نماز کے وہ بڑے اغلاط بتائے۔ جن کے سبب اس کی نماز ہوتی ہی نہیں تھی۔ یعنی رکوع اور سجدہ، قومہ اور جلسہ پورے اطمینان اور چین سے بجالانے کا حکم فرمایا۔ معلوم ہوا۔ کہ وہ نمازی اپنی نماز میں ان ارکان اربعہ کو طمانینت سے ادا نہیں کرتا تھا اس لئے حضورؐ نے اس کی نماز کو باطل قرار دیا۔

Marfat.com

# رسول اللہ کی نماز کے ارکان اربعہ

وَعَنِ الْبَرَاءِ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ مَاخَلَا الْقِيَامِ وَالْقُعُودِ قَرِيبًا مِّنَ السَّوَاءِ ۔ (متفق علیہ)

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ تھا رسول اللہ کا رکوع اور سجدہ ان کا، اور بیٹھنا ان کا درمیان دو سجدوں کے (یعنی جلسہ) اور جس وقت کہ اٹھتے رکوع سے (قومہ) سوائے کھڑے رہنے اور بیٹھنے کے (یعنی یہ چاروں چیزیں رکوع، سجدہ، جلسہ، قومہ، قریبًا برابر ہوتی تھیں ۔ (بخاری مسلم)

حضرات! غور فرمایا آپ نے، کہ رسولِ خدا جتنی دیر رکوع، اور سجدے میں ٹھیرتے تھے۔ قریبًا اتنا وقت ہی قومہ اور جلسہ میں گذارتے۔ لیکن افسوس رکوع اور سجدے کے سوا قومے اور جلسے کا عام نمازیوں کو پتہ ہی نہیں ہے۔ حالانکہ جس قدر رکوع اور سجدہ نماز کے لئے لازمی ہیں۔ اسی قدر قومہ اور جلسہ بھی ضروری ہیں۔ اسلئے ہم اپنے پیارے ناظرین کی خدمت میں تاکیدًا عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم اور سنت کے مطابق رکوع سے بعد سیدھے کھڑے ہو کر اطمینان سے قومے کی دعا پڑھ کر پھر سجدے

Marfat.com

میں آیا کریں۔ چونکہ نمازیوں کی اکثریت قومے سے غافل ہے۔ اس لئے ہم ایک بار پھر اپنے بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں تاکید مزید کرتے ہیں۔ کہ وہ نماز میں قومے کو — پھر سنیں — قومے کو جو نماز میں فرض ہے۔ ہرگز نہ بھولیں — پھر نہ بھولیں۔

# مسئلہ رفع الیدین

اس سے پہلے آپ ابی حمید ساعدی رضؓ کی حدیث میں پڑھ چکے ہیں۔ کہ انہوں نے رسول خدا کے دس صحابیوںؓ میں حضور انورؐ کی نماز بیان کی۔ اور نماز بیان کرتے ہوئے ابی حمید ساعدیؓ نے کہا کہ رسولؐ اللہ شروع میں تکبیر (اولی) کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ پھر رکوع میں جاتے وقت تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ پھر رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے پھر رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے پھر جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر بعد تشہد کے، تو اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے۔ (ابوداؤد، دارمی، ترمذی، ابن ماجہ)

جب ابی حمید ساعدیؓ رسولؐ اللہ کی نماز بیان کر چکے تو دس صحابہؓ نے کہا۔ صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ۔ تو نے سچ کہا۔ اسی طرح حضورؐ نماز پڑھتے تھے۔" پس صحابہؓ کی ایک جماعت اس حدیث کی رو سے اس بات پر گواہ ہے کہ حضورؐ انور چار بار رفع الیدین کرتے تھے۔

Marfat.com

تکبیر اولیٰ کے وقت، رکوع جاتے ہوئے، رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے اور تشہد پڑھ کر اٹھتے وقت۔ معلوم ہوا کہ رفع الیدین کرنا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت برحق ہے۔

## رفع الیدین سے چڑ

بعض لوگ جو خود تو اس سنت پر عامل نہیں ہیں۔ لیکن وہ رفع یدین کے فعل رسولؐ کو نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہم ان کی خدمت میں بڑے اخلاص سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ جس طرح ہر مسلمان کے نزدیک حضور سید البشرؐ جان، مال، اولاد، اور دنیا ومافیہا سے زیادہ پیارے ہیں، اسی طرح آپ کا ہر قول اور فعل بھی ہر مسلمان کو آپ کی ذات کی طرح محبوب اور پیارا ہونا چاہیئے۔ شروع میں تو ہر شخص رفع یدین کرتا ہی ہے۔ لیکن یہی فعل نبی کریمؐ کی سنت جان کر باقی تین جگہوں میں کرنے پر نفرت یا چڑ کیوں؟

## رفع الیدین رسولؐ خدا کی سنت ہے

رفع الیدین سے جو محروم ہیں وہ ہیں ہی۔ لیکن جو لوگ اپنی نماز کو رفع الیدین کی سنت کے زیور سے زیادہ خوبصورت، زیادہ حسین اور زیادہ پیاری بنانا چاہتے ہیں۔ رفع یدین نہ کرنے والے انہیں کیوں روکتے ہیں؟ رفع الیدین کے متعلق ہم رسولؐ اللہ کی احادیث پاک اور بزرگان دین کی تائید یہاں بیان کرتے ہیں۔ تاکہ مسلمان بھائی اور بہنیں اس سنت پاک پر شوق سے عمل کریں۔ اور تنافر برتنے والے

Marfat.com

اصحاب آئندہ اس سنت رسول کو محبت بھری نظر سے دیکھا کریں، کیونکہ فعل رسولؐ سے محبت کرنا خود حضور انورؐ سے محبت کرنا ہے۔ اب آپ احادیث پاک ملاحظہ فرمائیں۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَھُمَا کَذَالِکَ۔ (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے برابر مونڈھوں کے، جبکہ شروع کرتے نماز اور جب تکبیر کہتے واسطے رکوع کے، اور جس وقت اٹھاتے سر اپنا رکوع سے، اٹھاتے دونوں ہاتھ اسی طرح سے (یعنی جس طرح نماز کے شروع میں اٹھاتے تھے)۔ (بخاری مسلم)

وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ کَانَ اِذَا دَخَلَ فِی الصَّلٰوۃِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ رَفَعَ یَدَیْہِ وَرَفَعَ ذَالِکَ ابْنُ عُمَرَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ (رواہ البخاری)

روایت ہے نافعؓ سے۔ کہ تحقیق ابن عمرؓ جب داخل ہوتے تھے نماز میں تکبیر کہتے تھے۔ اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور جب رکوع کرتے

اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور جب کہتے سمع اللہ لمن حمدہ اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور جب اٹھتے دو رکعتوں سے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے اور مرفوع کیا اس (فعل) کو ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک (یعنی روایت کیا۔ کہ حضورؐ نے اسی طرح کیا)۔ (بخاری شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نماز میں چاروں جگہ رفع یدین کرکے اس فعل کو حضور انورؐ تک مرفوع کیا۔ یعنی کہا۔ کہ حضورؐ پُرنورؐ نے بھی چاروں جگہ رفع یدین کیا تھا۔

ابوداؤد باب رفع الیدین میں حضرت وائل بن حجرؓ سے روایت ہے۔ کہ میں نے رسول اللہؐ کی نماز کو دیکھا۔ کہ آپ کس طرح پڑھتے ہیں حضورؐ قبلہ رخ کھڑے ہوئے۔ تکبیر کہی۔ اور دونوں ہاتھ اٹھائے پھر آپ نے رکوع کا ارادہ کرتے وقت بھی دونوں ہاتھ اُٹھائے، جب آپ نے رکوع سے سر مبارک اٹھایا۔ تو اسی طرح دونوں ہاتھ اٹھائے۔ (ابوداؤد)

## رسولؐ اللہ وفات تک رفع الیدین کرتے رہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ رَفَعَ یَدَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ۔ فَمَا زَالَتْ تِلْکَ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی

Marfat.com

لَقِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ ۔ تلخیص الحبیر العسقلانی)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کرتے اور جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اور سجدوں میں رفع الیدین نہ کرتے ۔ اللہ تعالیٰ سے ملتے دم تک آپکی نماز اسیطرح رہی (یعنی وفات تک حضور رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے رہے)۔

# شاہ ولی اللہ دہلویؒ کا فتویٰ

فَاِذَا اَرَادَ اَنْ یَّرْکَعَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اَوْ اُذُنَیْہِ وَکَذٰلِکَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَالَّذِیْ یَرْفَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّنْ لَّا یَرْفَعُ فَاِنَّ اَحَادِیْثَ الرَّفْعِ اَکْثَرُ وَاَثْبَتُ ۔ (حجۃ اللہ البالغہ جلد ۲)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔ کہ جب رکوع کرنے کا ارادہ کرے تو رفع الیدین کرے اور جب رکوع سے سر اٹھائے اس وقت بھی رفع الیدین کرے ۔ میں رفع الیدین کرنے والوں کو نہ کرنے والوں سے اچھا سمجھتا ہوں ۔ کیونکہ رفع الیدین کرنے کی حدیثیں بہت زیادہ ہیں ۔ اور بہت صحیح ہیں ۔

(حجۃ اللہ البالغہ جلد ۲)

Marfat.com

# مولانا عبدالحیؒ حنفی کا فتویٰ

ان ثبوته عن النبی صلے اللہ علیه وسلم اکثرو ارجح واما دعوی نسخه ..... فلیست بمبرهن علیها بما یشفی العلیل و یروی الغلیل۔

یعنی حضور انورؐ سے رفع الیدین کرنے کا بہت کافی اور نہایت عمدہ ثبوت ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ رفع الیدین منسوخ ہے ان کا قول بے دلیل ہے۔ (تعلیق الممجد)

# درمختار کا فتویٰ

فلا تفسد برفع یدیه فی تکبیرات الزوائد علی المذهب وما روی عن الفساد فشاذ۔ (درمختار جلد اول)

حنفی مذہب کی نہایت معتبر کتاب درمختار میں ہے کہ جس نے کہا کہ رفع الیدین سے نماز میں نقصان آتا ہے اس کا قول مردود ہے اور رکوع میں جانے سے اور رکوع سے اٹھنے کے وقت رفع الیدین کرنے سے کچھ نقصان نہیں ہے۔ (درمختار)

**ذخیرہ میں ہے**

رفع الیدین لا تفسد الصلوٰۃ — یعنی رفع الیدین سے نماز میں کچھ فساد نہیں پڑتا۔

امام مالکؒ۔ امام شافعیؒ۔ اور امام احمدؒ تینوں کے نزدیک رفع

Marfat.com

الیدین کرنا سنت ہے۔ گویا مذاہب اربعہ میں سے تین مذہب رفع الیدین کے حامی ہیں۔

# رفع الیدین کے متعلق چار سو روایتیں

علامہ مجد الدین فیروز آبادی مصنف قاموس سفر السعادت میں لکھتے ہیں:-

کثرت ایں معنی بہ تواتر ماندہ است و چہار صد اثر و خبر دریں باب صحیح شدہ، و عشرہ مبشرہ روایت کردہ اند۔ لایزالی بریں کیفیت بود تا ازیں جہاں رحلت کردہ، غیر ازیں چیزے ثابت نشدہ۔ (سفر السعادت)

(ترجمہ) کثرت روایات کی وجہ سے (تین مواقع پر ثابت شدہ رفع الیدین) متواتر حدیث کے مشابہ ہے۔ اس مسئلہ میں چار سو حدیثیں اور آثار آئے ہیں عشرہ مبشرہ صحابہ (جنہیں حضورؐ نے ان کی زندگی میں جنتی کہا تھا) نے ان کو روایت کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ اس کے سوا کچھ ثابت نہیں"

# حضرت پیران پیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ کا فتویٰ

رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الْاِفْتِتَاحِ وَالرُّكُوْعِ

Marfat.com

وَالرَّفْعِ مِنْهُ ـ (غنیۃ الطالبین)

حضرت پیر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ نماز میں تکبیر اولی کے وقت، اور رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع الیدین کرنا چاہیے۔ (غنیۃ الطالبین)

مُلاحظہ:۔ مسئلہ رفع الیدین دوپہر کے دن کی طرح واضح اور روشن ہو چکا ہے، کہ یہ اللہ کے پاک پیغمبرؐ کی پیاری سنت ہے۔ اور اس سنت پر حضرت پیرانِ پیر سید عبدالقادر جیلانی رحؒ بھی عمل کرتے رہے ہیں، اور اپنے مریدوں کو عمل کرنے کا حکم دیتے ہیں، ہم نے اس مسئلہ کو اتنی وضاحت سے اس لئے بیان کیا ہے کہ میرے پیارے مسلمان بھائی اور بہنیں اپنی نماز کے حسین چہرے کو سنت رفع الیدین کے غازے سے زیادہ خوبصورت، زیادہ پیارا، اور زیادہ دلکش بنالیں، اور جو پھر بھی محروم رہیں۔ وہ رفع الیدین کو اپنے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت جانتے ہوئے اسے حقارت اور نفرت کی نظر سے نہ دیکھیں۔ اور رفع الیدین کرنے والوں پر اعتراض نہ کریں۔ بلکہ شاہ ولی اللہؒ کے ارشاد اَحَبُّ اِلَیَّ (رفع الیدین کرنے والا مجھے محبوب ہے) کے مطابق اُن سے محبت کریں۔ اور خود بھی رفع الیدین شروع کردیں کہ سنت مؤکدہ ہے۔

## لڑو جھگڑو نہیں

حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ رسولؐ خدا نے فرمایا۔

Marfat.com

تَفْضُلُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ یُسْتَاکُ لَھَا عَلَی الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ لَا یُسْتَاکُ لَھَا سَبْعِیْنَ ضِعْفًا ۔ (بیہقی)

اس نماز کی بزرگی جس کے واسطے (وضو میں) مسواک کی گئی ہے اس نماز کے اوپر جس کے واسطے (وضو میں مسواک نہیں کی گئی ہو ستر درجے ہے۔

مطلب یہ ہے کہ مسواک والی نماز غیر مسواک والی نماز سے ستر گنا زیادہ فضیلت اور ثواب رکھتی ہے۔ اب ہم آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ اگر ایک شخص اپنی نماز کو ستر درجے فضیلت والی بنانے کے لئے وضو میں مسواک بھی کرتا ہے تو کیا آپ اس کو مسواک کرنے سے منع کرینگے لڑیں جھگڑیں گے؟ کہ یہ شخص اپنی نماز کو فضیلت اور درجے والی کیوں بناتا ہے؟ آپ یقیناً اس کے مسواک کرنے پر معترض نہیں ہونگے۔ اسی طرح یہ بات بھی خوب سمجھ لیں۔ کہ جو شخص نماز میں رفع الیدین کرتا ہے۔ اس کی نماز کی فضیلت اور ثواب بڑھ جاتا ہے اگر آپ فعل مسواک پر (جو فضیلت نماز پر دال ہے) اعتراض نہیں کرتے تو رفع الیدین پر (جو سنت رسول ؐ ہونے کے سبب فضیلت نماز کا موجب ہے) کیوں معترض ہوتے ہیں؟ دیکھئے حضور انور ؐ فرماتے ہیں جس نے دوست رکھا میری سنت کو (عمل کر کے) اس نے دوست رکھا مجھ کو۔ اور جس نے دوست رکھا مجھ کو۔ وہ بہشت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترمذی)

Marfat.com

# ہر مسلمان رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھے

قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہوتا ہے۔ وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ۔ اور جو دے تم کو رسولؐ پس پکڑ لو اس کو"۔ حضور انورؐ نے خدائی حکم اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ پر عمل کر کے نماز کی صورت اور ہیئت ہم کو دی۔ اور فرمایا۔ صَلُّوْا کَمَا رَاَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔ پڑھو نماز جس طرح میں نے پڑھی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ شروع سے اخیر تک یعنی تکبیر اولیٰ سے سلام پھیرنے تک پوری کی پوری نماز حضورؐ کی طرح پڑھنی چاہیئے۔ ہر ہر حرکت پاک اپنانی اور عمل میں لانی چاہیئے۔ امت میں سے کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ رحمت عالمؐ کے صحیح سند سے ثابت شدہ طریقے میں سے کچھ لے لے۔ اور کچھ والسنۃ چھوڑ دے۔ یا ان پر قدغن لگا دے۔ ایسا کرنے کے خیال سے بھی لرز جانا چاہیئے۔

کسی سول ہسپتال کا چیف میڈیکل آفیسر مرض کی تشخیص کر کے مریض کے لئے نسخہ تجویز کرے۔ اور نسخہ بنوانے وقت اگر مریض کمپونڈر سے کہے۔ کہ نسخے میں اخیر کی تین دوائیں نہ ڈالو! باقی دواؤں سے نسخہ تیار کر دو۔ ظاہر ہے۔ کہ اس نسخے کے استعمال سے مریض اصولاً شفا کی توقع نہیں رکھ سکتا۔ اور جب نسخہ تجویز کرنے والے ڈاکٹر کو مریض کی اس حرکت کا علم ہوگا۔ تو وہ اس پر سخت ناراض

Marfat.com

ہو گا۔ اور اس کے معالجہ سے دست کش ہو جائے گا۔

حضرت رحمتِ عالم، اللہ کے رسولؐ ہیں۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى۔ وہ اللہ کی وحی سے بولتے ہیں اپنی خواہش سے نہیں۔ پھر آپ جو نسخہ اپنی مریض امت کے لئے تجویز کرتے ہیں۔ وہ وحی سے ہی کرتے ہیں۔ امت میں سے اگر کوئی شخص آپکے مرکب نسخہ میں سے کچھ حصّہ کاٹ دے۔ اور باقی کا استعمال کرے تو وہ ایمان کی شفا کہاں تک پائے گا؟ اور اس کی یہ جسارت کیا کہلائیگی؟

دیکھئے یہ ہے ہمارے سامنے حدیث کی چوٹی کی کتاب صحیح مسلم شریف

اس کے اندر

پہلی حدیث۔ ترجمہ:۔ زہری حضرت سالم سے اور وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ کہا انہوں نے۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ نماز شروع کرتے تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے۔ اسی طرح رکوع سے پہلے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے۔ اور سجدوں کے درمیان نہ اٹھاتے (صحیح مسلم)

دوسری حدیث — ترجمہ:۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب جماعت کے لئے کھڑے ہوتے۔ تو دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھاتے۔ پھر تکبیر کہتے۔ جب رکوع کا ارادہ کرتے تو ایسا ہی کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے۔ تو ایسا ہی کرتے۔ اور سجدے سے سر اٹھاتے وقت

Marfat.com

ہاتھ نہ اٹھاتے۔ (صحیح مسلم)

تیسری حدیث — ترجمہ:۔ ابو قلابہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مالک بن حویرث کو دیکھا۔ کہ انہوں نے نماز پڑھی۔ تو تکبیر پڑھی۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھائے۔ پھر جب رکوع کا قصد کیا۔ تو دونوں ہاتھ اٹھائے۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھایا۔ تو دونوں ہاتھ اٹھائے اور بیان کیا۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔ (صحیح مسلم)

چوتھی حدیث — ترجمہ:۔ مالک بن حویرث رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب تکبیر کہتے دونوں ہاتھ اٹھاتے کانوں تک۔ اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھ اٹھاتے کانوں تک اور جب رکوع سے سر اٹھاتے پس کہتے سمع اللہ لمن حمدہ تو ایسا ہی کرتے۔ یعنی دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ (صحیح مسلم)

یہ چاروں حدیثیں دوپہر کے سورج کی طرح روشن ہیں۔ بڑی صحیح ہیں۔ کسی پر کوئی حرف نہیں آیا۔ کوئی جرح نہیں ہوئی۔

ان میں سے دو حدیثیں بروایت عبداللہ بن عمر اور ابو قلابہ لفظ بلفظ صحیح بخاری میں بھی ہیں۔ اور صحیح بخاری کے متعلق ساری امت کا فیصلہ ہے۔ کہ اس کی صحت بعد قرآن مجید مسلم ہے۔ تو رفع الیدین کے مسئلہ کی صحت بھی بعد کلام اللہ مسلم ہوئی۔ ع

دمِ اعجاز سے ویرانے بھی آباد ہوئے

پانچویں حدیث — ابو حمید ساعدی رض کی مشہور حدیث جس میں انہوں

نے حضور انور م کی نماز دس صحابہ کے روبرو بیان کی۔ اور بتایا۔ کہ حضورؐ نماز شروع کرتے وقت تکبیر کہتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے تھے، رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرتے تھے پھر (چار رکعت والی نماز میں) دو رکعت پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ تو رفع الیدین کرتے تھے۔ ابوحمید ساعدی رضؓ جب نماز رسول بیان کر چکے، تو دس صحابہ نے کہا۔ صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّي۔ تو نے سچ کہا۔ حضورؐ اسی طرح نماز پڑھتے تھے۔ یہ حدیث ابوداؤد، دارمی، ترمذی، ابن ماجہ میں ہے۔ اور صحیح ہے۔

اس حدیث سے بھی روز روشن کی طرح رفع الیدین کا کرنا ثابت ہو گیا۔ اور كَانَ يُصَلِّي استمرار کے لئے آتا ہے۔ جس کے معنے ہیں کہ حضورؐ ہمیشہ کرتے تھے۔ كَانَ يَرْفَعُ کے الفاظ میں بھی استمرار یعنی ہمیشگی پائی جاتی ہے۔ کہ حضورؐ ساری عمر رفع الیدین کرتے رہے ہیں۔ زاد المعاد اور تلخیص میں ہے۔ فَمَا زَالَتْ تِلْكَ صَلٰوتُهُ حَتّٰى لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى کہ حضورؐ تا وفات رفع الیدین کرتے رہے۔ الحاصل اور بہت سے دلائل اثبات رفع الیدین کے متعلق موجود ہیں۔

پھر اس بات پر کس قدر افسوس ہے کہ صرف پہلی بار کا رفع الیدین مذکورہ احادیث سے لے لیا گیا ہے۔ اور باقی تین جگہوں کا چھوڑ دیا ہے۔ کیا یہ بے انصافی نہیں ہے؟ دین میں دخل نہیں ہے؟ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے "مرکب نسخہ" سے ایک جزلے

Marfat.com

دیا۔ اور تین اجزا ترک کر دیئے۔ اور پھر یہ مرکب نسخہ (چار جگہوں پر رفع الیدین کرنا) صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے۔ جس کے تجویز کرنے والے وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی کی خدائی سند رکھتے ہیں۔ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی سے تکلم زا ہیں۔ اس ہستئ پاک سید ولد آدم ؐ کے نسخہ میں کانٹ چھانٹ ۔ آب حیات کے چار جرعوں میں سے ایک نوش کرنا اور باقی تینوں کا جواز محل نظر ٹھیرانا۔ دنیا نے ضمیر میں اس روش کا کیا مقام ہے؟

ہم رفع الیدین سے محروم بھائیوں کی خدمت میں بڑے خلوص اور محبت سے عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ جناب رحمت عالمیاں صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی اس پیاری سنت کو ضرور اپنالیں۔ اور عمل میں لائیں، اور کسی کے کہے کہائے اس سعادت سے محروم نہ رہیں۔ یاد رہے، کہ جتنی عظمت اور عزت حضورؐ کی ذات اقدس کی ہے۔ بالکل اتنی ہی آپ کی سنت کی ہونی چاہیئے۔

# سرتاجِ احناف حضرت امام محمدؒ کا نعرۂ حق

## رفع الیدین برحق

حضرت امام محمدؒ جو احناف کے مسلّم امام ہیں۔ سارا ذخیرہ حنفی مذہب کا ان ہی کی محنت شاقہ اور مساعی کا نتیجہ ہے۔ آپ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے قابل فخر شاگرد ہیں۔ آپ اپنی مشہور کتاب موطا امام محمدؒ میں

Marfat.com

رفع الیدین کی صحیح حدیث لائے ہیں۔ باب افتتاح الصلوٰۃ ملاحظہ ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَؓ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ثُمَّ قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ط (موطا امام محمدؒ)

"عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز شروع کرتے تو رفع الیدین کرتے۔ اور جب رکوع کے لئے تکبیر کہتے تو رفع الیدین کرتے۔ اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو رفع الیدین کر کے سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہتے"

دیکھا آپ نے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رح کے مایۂ ناز شاگرد حضرت امام محمدؒ نے حضورؐ کی صحیح حدیث اپنی کتاب موطا میں لا کر تسلیم کر لیا۔ کہ رفع الیدین ان کے نزدیک سنت صحیحہ ثابتہ ہے۔ اب تو برادران احناف کو بھی یہ سنت اپنا لینی چاہیئے۔

آخر میں مندکرۃ الصدر دلائل کے زور سے ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ ——

**ہر مسلمان رفع الیدین کے ساتھ نماز پڑھے۔ کہ اس کے بغیر نماز کا یقیناً نقصان ہے۔**

Marfat.com

# سجدے کی معراج

جب آپ قومے میں اطمینان سے دعا پڑھ چکیں تو پھر رب الارباب کے حضور اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں گریں۔ گرنے کی صورت یہ ہے۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ اِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ وَ اِذَا نَھَضَ رَفَعَ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ ۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

" وائل بن حجرؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ کہ جب آپ سجدہ کرتے تو دونوں گھٹنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے۔ اور جب سجدے سے اٹھتے۔ تو دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے "

معلوم ہوا۔ کہ قومہ سے سجدہ میں گرتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھنے چاہئیں۔ پھر ہاتھ۔ جمہور ائمہ حنفی، شافعی، اور احمد کا عمل اسی حدیث پر ہے۔ صحیح ابن خزیمہ میں بھی آیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب سجدہ میں جاتے۔ تو ابتدا کرتے ساتھ گھٹنوں کے۔

ایک حدیث اس طرح بھی آئی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَبْرُکْ کَمَا یَبْرُکُ الْبَعِیْرُ وَ

اَلْیَضَعْ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ ط (ابوداود)

"جب کوئی تم میں سے سجدہ کرے۔ تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔ بلکہ اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے"

اس حدیث میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کی ممانعت ہے اور اونٹ بیٹھتے وقت پہلے ہاتھ رکھتا ہے۔ اور اس حدیث میں پہلے ہاتھ رکھنے کا حکم ہے۔ اخیر حدیث کا اول کے مخالف ہوا۔ اور اس حدیث کو بیکار بھی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ اسی لئے امام مالک اور اوزاعی اور ایک جماعت علماء کی اس حدیث پر عامل ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ رح نے اس حدیث پر عمل کی صورت اس طرح بنائی ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ مقصود حدیث کا تخصیص اور استثنا رہے۔ کیونکہ اونٹ کے بیٹھنے میں کئی باتیں ہیں ہیں۔

(۱) دونوں ہاتھوں کا پہلے رکھنا۔ (۲) دونوں ہاتھوں پر زور دینا۔ (۳) دونوں پاؤں کھڑے رکھنا۔ تو ممانعت ان سب وقت سے ہے باستثناء امر اول کے۔ اور وہ بھی اس طرح کہ جب زمین کے قریب ہو جائیں۔ اور گھٹنے مڑ جائیں۔ تو ہاتھ پہلے رکھ لیں پھر گھٹنے۔

الحاصل ترجیح پہلی حدیث کو ہے۔ ابو سلیمان خطابی رح نے فرمایا ہے۔ کہ حدیث وائل بن حجر کی بہت ثابت ہے اس حدیث سے"۔ پس اکثر عمل حدیث وائل رض پر چاہیئے۔ اور اگر کوئی حضرت شاہ ولی اللہ کے مذکورہ طریقے کے مطابق زمین سے قریب ہو کر گھٹنے موڑ کر ہاتھ

Marfat.com

پہلے اور گھٹنے پیچھے رکھے۔ تو درست ہے۔ ہم قدغن نہیں لگا سکتے حضرت مولانا محمد جونا گڈھی رحمۃ اللہ علیہ نے "صلوٰۃ محمدی" میں دونوں طریقوں کو درست لکھا ہے۔

۱۔ سجدے میں پیشانی اور ناک زمین پر ٹکائیں۔ (بخاری شریف)

۲۔ سجدے میں دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر رکھیں۔ (ترمذی)

۳۔ سجدے میں دونوں ہاتھوں کا کانوں کے برابر رکھنا بھی آیا ہے۔ (مسلم)

۴۔ سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسری سے ملا کر رکھیں۔ (حاکم)

۵۔ سجدے میں دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے خوب زمین پر ٹکائیں۔

۶۔ پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف مڑے ہوئے رکھیں، اور قدم بھی دونوں کھڑے رہیں۔ (بخاری شریف)

۷۔ بیہقی میں ایڑیوں کا ملانا بھی آیا ہے۔

۸۔ سجدے میں سینہ، پیٹ، اور رانیں زمین سے اونچی رکھیں۔ پیٹ کو رانوں سے، اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھیں، — اور دونوں رانیں بھی ایک دوسری سے الگ الگ رکھیں۔ (ابوداؤد)

۹۔ سجدے میں کہنیوں کو نہ تو زمین پر ٹکائیں۔ نہ کروٹوں سے ملائیں۔ بلکہ زمین سے اونچی کروٹوں سے الگ کشادہ رکھیں۔

(بخاری شریف)

**انتباہ:** سجدہ کرتے وقت تمام عورتوں اور مردوں کو ہدایات مذکورہ کی پوری پوری پابندی کرنی چاہیئے تاکہ سجدہ مسنون ہو۔

Marfat.com

## سجدہ سات اعضاء پر

حضور انورؐ فرماتے ہیں۔

اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْھَۃِ وَالْیَدَیْنِ وَالرُّکْبَتَیْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَیْنِ (متفق علیہ)

"میں حکم کیا گیا ہوں۔ کہ سجدہ کروں میں سات ہڈیوں پر، پیشانی پر، اور دونوں ہاتھوں پر، اور دونوں گھٹنوں پر، اور دونوں قدموں کے پنجوں پر"

ہر بہن بھائی کو ضرور ہے کہ وہ سجدے میں ان سات اعضاء کو خوب زمین پر ٹکا کر رکھیں۔ اور اطمینان سے سجدے کو پورا کریں۔

## عورتیں بازو نہ بچھائیں

بہت عورتیں سجدہ میں بازو بچھا لیتی ہیں، اور پیٹ کو رانوں سے ملا کر رکھتی ہیں۔ اور دونوں قدموں کو بھی زمین پر کھڑا نہیں کرتیں، واضح ہو کہ یہ طریق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان اور سنت پاک کے خلاف ہے۔ سنیئے! حضرت انسؓ کی روایت سے بخاری مسلم میں حضور انورؐ فرماتے ہیں۔

لَا یَبْسُطْ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ اِنْبِسَاطَ الْکَلْبِ۔ (بخاری مسلم)

"یعنی نہ بچھائے کوئی تمہارا (مرد ہو یا عورت) دونوں بازو اپنے (سجدے میں)، جس طرح کتا بچھاتا ہے"۔ (بخاری مسلم)

حضورؐ کے اس فرمان سے صاف صاف عیاں ہے۔ کہ نمازی

Marfat.com

(مرد یا عورت) کو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھ کر دونوں کہنیاں یعنی بازو زمین سے اٹھا کر رکھنے چاہئیں۔ اور پیٹ بھی رانوں سے جدا ہے، اور سینہ زمین سے اونچا ہو۔ میری معزز مسلمان بہنو! توجہ سے سنو! اپنے پیارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق نماز پڑھو۔ ایک روایت اسی مضمون کی صحیح مسلم میں ہے۔ حضور انورؐ فرماتے ہیں۔ اور مسلمان مردوں، عورتوں کو یکساں سناتے ہیں — فَضَعْ كَفَّيْكَ وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ — (مسلم) یعنی سجدے میں رکھ دونوں ہاتھ اپنے (زمین پر) اور بلند کر اپنی دونوں کہنیاں۔

امید ہے فرمانِ رسولؐ سن کر آپ کی تسلی ہو گئی ہو گی۔ اس لئے میری بہنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ سجدے میں اپنے پیارے نبیؐ کے کہنے پر اپنے بازوؤں کو اونچا رکھا کریں۔ اور انہیں پہلوؤں سے بھی جدا رکھیں۔ پیٹ بھی رانوں سے علیحدہ رہے۔ سجدے میں پاؤں بھی زمین پر کھڑے ہوں۔ اور انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف مڑے ہوئے۔

## نہایت درجہ قربِ خدا

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَ هُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَا۔ (رواہ مسلم)

"حضرت ابوہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خداؐ نے

Marfat.com

فرمایا۔ دراصل بندہ اپنے رب سے بہت نزدیک اس حال میں ہے۔ کہ وہ سجدے میں ہوتا ہے۔ پس (سجدے میں) بہت دعا کرو"۔ (مسلم)

مُلاحظہ:۔ اللہ تعالے تو بندے سے ہر حال میں نزدیک ہوتا ہے۔ لیکن سجدے میں سب سے زیادہ نزدیک ہوتا ہے۔ سجدے میں خدا کا انتہائی قرب حاصل ہوتا ہے۔ خدائے قدوس کی خوشی اور رضامندی کا دریا موجیں مارتا ہے۔ قبولیت دُعا کی منتظر ہوتی ہے۔ خاک آلودہ پیشانی کو خدا کی رحمت سجدے میں چومتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نبیؐ رحمت نے سجدے میں کثرت دعا کا حکم دیا۔ پس سب بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے۔ کہ سجدے میں بڑی عاجزی اور اخلاص سے نہایت خضوع اور خشوع سے، بڑے شوق اور حضور سے تسبیحیں پڑھیں۔ کہ سجدے کی معراج ہی مومن کو مدارج اعلیٰ تک پہنچاتی ہے۔

# مومن کو سجدے میں دیکھ کر شیطان روتا ہے

## سجدے میں بہشت

حضرت ابوہریرہ رضہ کی ایک روایت صحیح مسلم میں ہے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جب آدم کا بیٹا (مومن) سجدے کی آیت پڑھتا ہے۔ پھر (پڑھنے اور سننے والا) سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہُوا ایک طرف ہو کر کہتا ہے۔ اے مصیبت مجھے! آدم کا بیٹا سجدے کا حکم کیا گیا۔ اس نے سجدہ کیا۔ پس اس کے لئے بہشت ہے

Marfat.com

اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا۔ میں نے نافرمانی کی۔ پس میرے لئے آگ ہے۔ (صحیح مسلم)

ملاحظہ:۔ شیطان خدا کے حکم سجدہ سے نافرمان ہو کر جہنمی ہوا ہمیں بھی پانچوں نمازوں میں سجدے کا حکم ہے۔ اس سجدے کے حکم کی بجا آوری سے ہم اس وقت عہدہ برآ ہوں گے۔ جب ہم باقاعدہ پانچوں نمازیں وقت پر پڑھیں گے۔ اگر ہم نے کوئی نماز ترک کی تو سجدے کے نافرمان ہوں گے۔

## بہشت میں رسول خدا کا ساتھ

ربیعہ بن کعبؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رات گزارتا تھا۔ حضورؐ کے لئے وضو کا پانی اور آپ کی (دیگر) ضرورت (مسواک وغیرہ) لاتا تھا۔ حضورؐ نے مجھے (ایک رات خوش ہوکر) فرمایا۔ (کچھ دین و دنیا کی بھلائی سے) چاہ (کہ خدا کی جناب میں تیرے لئے عرض کروں) میں نے کہا آپ سے آپ کی رفاقت بہشت میں چاہتا ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کچھ اس کے سوا؟ میں نے کہا۔ بس وہی! پھر حضورؐ نے فرمایا فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ۔ پس مدد کرو۔ میری اپنی ذات کے لئے سجدوں کی کثرت سے (صحیح مسلم) جس طرح معالج مریض کو کہے۔ کہ حصول شفا کے لئے میں تیرے لئے کوشش کرتا ہوں۔ اور تو میری ہدایات کے مطابق دوائی کے استعمال اور پرہیز کرنے کے

Marfat.com

ساتھ میری مدد کر۔ اسی طرح حضور انور ؐ نے ربیعہ کو فرمایا۔ کہ میں تیرے حصول مدعا کے لیے دعا سے کوشش کرتا ہوں اور تو سجدوں کی کثرت کے ساتھ میری کوشش میں میری مدد کر۔ اس طرح تجھے بہشت میں میری رفاقت حاصل ہو گی۔

معزز ناظرین! اگر ہم چاہتے ہیں کہ آخرت میں ہمیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نصیب ہو۔ تو ہمیں پوری پانچوں نمازیں ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ ہمیں سجدوں کی کثرت حاصل ہو۔ بلکہ تحیۃ الوضو، تہجد اور نماز تسبیح کے پڑھنے سے سجدوں کی کثرت میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ اور ہر نماز کے ہر سجدے میں خلوص حضور اور اطمینان کو سجدے کی جان سمجھیں۔

## سجدوں سے درجات کی بلندی

حضرت ثوبان ؓ نے رسول ؐ خدا سے بہشت میں لے جانے والا عمل پوچھا۔ حضور انور ؐ نے فرمایا:۔

عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ لِلّٰهِ فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ سَجْدَةً لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً۔ (رواہ مسلم)

لازم کر اپنے اوپر کثرت سجدوں کی اللہ کے لئے (پورے خلوص و حضور کے ساتھ) پس تیرے ہر سجدے کے بدلے خدا تیرا درجہ بلند کریگا۔ اور اس کے سبب سے گناہ (بھی) مٹائے گا۔ (مسلم)

Marfat.com

ملاحظہ: جو شخص پانچوں نمازوں کے سجدوں کو بڑے خلوص اطمینان اور آرام سے پورا کرتا ہے، وہ کثرت سجود کا عامل بن جاتا ہے۔ اور نماز تسبیح، تہجد، اشراق، شکر الوضو کے سجدے فرض نمازوں کے سجدوں کے ساتھ مل کر لیلائے مقاصد کے حسن وجمال کو دوبالا کر دیتے ہیں۔ خوش نصیب ہیں وہ عورتیں، اور نیک بخت ہیں وہ مرد، جنہیں دنیا میں یہ دولتِ عمل حاصل ہے۔

# سجدے کی دعائیں

مندرجہ ذیل دعائیں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں پڑھا کرتے تھے، آپ بھی انہیں یاد کریں۔ اور اپنے اوقات، احوال اور قلب کی واردات کے پیش نظر جو سی چاہیں پڑھ لیا کریں۔ کم از کم تین بار پڑھیں جو ادنیٰ درجہ ہے۔ دس بار تک بھی پڑھ سکتے ہیں۔

**پہلی دعا** حضرت ابن مسعود روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا نے فرمایا جب کوئی تمہارا سجدہ کرے۔ تو اپنے سجدے میں کہے۔ (یہ) تین بار اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔ (ترمذی)

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى (ترمذی)

پاک ہے میرا بلند پروردگار

**دوسری دعا** حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کثرت سے اپنے رکوع اور سجدے

ہیں (یہ) کہتے یعنی یہ دعا پڑھتے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ

پاک ہے تو یا الٰہی! اے پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي (بخاری مسلم)

تعریف تیری کے، یا الٰہی بخش مجھ کو۔

**تیسری دعا** حضرت عائشہؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدے میں (یہ) کہتے تھے:

سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ

بہت پاک ہے، نہایت پاک ہے۔ پروردگار فرشتوں کا

وَالرُّوْحِ (مسلم)

اور روح (جبریل) کا۔

---

لہ اس دعا میں حضورؐ نے خدا کے ایک حکم کی تعمیل کی ہے خدا نے فرمایا ہے فسبح بحمد ربک واستغفرہ (پس پاکی بیان کر ساتھ تعریف رب اپنے کے اور بخشش مانگ اس سے) حضورؐ خدا کے اس حکم کو نماز میں جھک کر (رکوع میں) اور سجدے میں گر کر بجا لائے۔ اللہ کے امر کے مطابق آپ نے اس دعا میں اپنے پروردگار کی تسبیح اور تعریف بھی کی ہے اور بخشش بھی مانگی ہے ہماری جانیں اور مال باپ حضورؐ پر قربان۔ خدا کے امر و اوامر کو سمجھنے اور عمل کرنے میں آپکا مقام کس قدر اعلیٰ و ارفع ہے۔ (محمد صادق)

Marfat.com

**چوتھی دُعا** حضرت ابی ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِہٖ۔ کہ رسولِ خدا اپنے سجدے میں (یہ) کہتے تھے۔ (مسلم)

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ

یا الٰہی بخش گناہ میرے سب

دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَاَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ وَ

چھوٹے اور بڑے اور پہلے اور پچھلے اور

عَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ - (مسلم)

ظاہر اور چھپے

**انتباہ** رکوع اور قومے کی طرح سجدے کی طمانینت بھی فرض ہے بڑے اطمینان، چین، خضوع اور حضور سے مزے مزے تسبیحیں پڑھیں۔ سجدے میں سر رکھتے ہی کتر کتر کر تسبیحیں پڑھ کر اٹھنے کی کرنا طمانینت ناآشنائی ہے۔

**پانچویں دُعا** اَللّٰھُمَّ سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ

یا الٰہی سجدہ کیا تیرے لئے ظاہر میرے نے اور

وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ

باطن میرے نے اور ایمان لے آیا تجھ پر دل میرا، میں اقرار کرتا ہوں

بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ
تیری نعمتوں کا جو مجھ پر ہیں، اور یہ ہے (تیرے آگے) جو گناہ

عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ يَا عَظِيْمُ
کیا میں نے اپنی جان پر، اے عظمت والے، اے سب سے بڑے

اغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
تو مجھے بخش دے، کیونکہ کوئی نہیں بخشتا بڑے گناہوں

الْعَظِيْمَةَ اِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيْمُ (حصن حصین)
کو سوائے بڑے پروردگار کے۔

چھٹی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا
اے اللہ تو میرے دل میں روشنی کر

وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ
اور میرے کان میں روشنی کر اور میری

فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا
آنکھ میں روشنی کر، اور میرے آگے (بھی) روشنی کر

Marfat.com

وَاجْعَلْ خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ

اور میرے پیچھے (بھی) روشنی کر اور میرے

تَحْتِیْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا (حصن حصین)

نیچے روشنی کر اور میری (ہدایت کی) روشنی کو بڑا کر دے۔

ساتویں دعا

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَ

پاک ہے اللہ (شرک سے) جو ظاہر اور

الْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ

پوشیدہ چیزوں کا بادشاہ ہے۔ بڑی عزت

وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْحَیِّ الَّذِیْ

اور قدرت والا ہے، پاک ہے (شرک سے) وہ

لَا یَمُوْتُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ

زندہ معبود جو کبھی نہیں مرے گا۔ اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے

عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ

عفو کے ذریعے تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری رضامندی کے

Marfat.com

سَخَطِكَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْكَ

ذریعے تیرے غصے سے اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے

جَلَّ وَجْهُكَ (حصن حصین)

عذاب تیرے سے، برتر ہے ذات تیری

آٹھویں دعا رَبِّ اَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا

اے میرے رب! میری جان کو اسکی پرہیزگاری عطا کر

وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ

اور اس کو پاک کر، تو بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی

وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

اس کا مالک اور مولا ہے۔ الٰہی میرے پوشیدہ

مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ (حصن حصین)

اور ظاہر (تمام) گناہوں کو بخش دے؛

نویں دعا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ

اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں تیری رضامندی کے ذریعے

Marfat.com

مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ

تیرے غصے سے، اور تیری عافیت کے ذریعے

عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُبِكَ مِنْكَ

تیری سزا سے، اور پناہ چاہتا ہوں تیری رحمت کے

لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ

ذریعہ تیرے عذاب سے میں تیری تعریف گن نہیں سکتا تو ویسا

كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ط (مسلم)

ہی ہے جیسی تو نے اپنی تعریف (خود) فرمائی ہے۔

دسویں دعا اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ

اے اللہ! تیرے لئے سجدہ کیا میں نے، اور تجھ پر

اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ

ایمان لایا میں، اور تیرا فرمانبردار ہوا میں سجدہ کیا میرے

وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ

چہرے نے اس ذات کو جس نے اسکو پیدا کیا اور صورت

Marfat.com

فَاَحْسَنَ صُوْرَتَهٗ وَشَقَّ
بنائی اس کی اور بہت اچھی صورت بنائی اور اس

سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَكَ اللّٰهُ
کے کان اور آنکھ کو کھولا، اللہ بہت برکت والا

اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ (مسلم)
احسن الخالقین ہے۔

## رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی کرنے کا حکم

رکوع میں بندہ اپنے مالک کے آگے جھکتا ہے۔ کمر دوہری کر کے اپنی عبودیت اور غلامی کی شہادت دیتا ہے۔ اسی طرح سجدے میں اپنی پیشانی خاک پر رکھ کر معبود برحق کے حضور اپنی عاجزی، ناتوانی اور بندگی کا اظہار کرتا ہے۔ رکوع اور سجدہ نماز کی روحِ رواں ہونے کے سبب بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اسلئے انہیں پورے قاعدے ضابطے سے پایۂ تکمیل کو پہنچانا چاہیئے۔ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ کے آگے رکوع اور سجدہ میں کمر کو بالکل سیدھی کریں۔ تاکہ عاجزی اور گڑگڑاہٹ کے زیادہ ہونے کے سبب غلامی کے حسن کو چار چاند لگیں۔ بندے کو مالک کے آگے انتہائی عاجز بنانے کے لئے رحمت دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے اس بارے میں تاکیدی حکم دیا ہے۔

یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَا یُقِیْمُ صُلْبَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَ السُّجُوْدِ ط (ابن ماجہ)

"اے مسلمانو! (سنو!) جو رکوع اور سجدے میں اپنی پیٹھ کو سیدھی نہیں کرتا۔ اس کی نماز نہیں ہوتی۔"

حضورؐ کے اس تاکیدی حکم کے پیشِ نظر ہر مسلمان بھائی اور بہن کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ رکوع اور سجدے کی حالت میں اپنی کمر کو پوری طرح سیدھی کرے۔ اتنی سیدھی کہ اس سے زیادہ سیدھی نہ ہو سکے۔ اپنے مالک کو دکھا دے۔ کہ اس کا غلام انتہائی عاجزی سے بخشش مانگ رہا ہے۔ یاد رہے۔ کہ جو انسان ان مقامات میں اپنی کمر کو سیدھی نہیں کرتا۔ وہ لَا صَلٰوۃَ کے فرمانِ نبویؐ کی رُو سے اپنی نماز ضائع کرنے والا ہے۔

## جلسے کا مقام

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے۔

ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ ثُمَّ یَسْجُدُ۔ (ابو داؤد، دارمی، ترمذی، ابن ماجہ)

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے سے اپنا سر اٹھاتے اور موڑتے

Marfat.com

بایاں پاؤں اپنا (یعنی بچھاتے) پھر بیٹھتے اس پر، پھر سیدھے ہوتے یہاں تک کہ پھرتی ہر ہڈی طرف ٹھکانے اپنے کے۔ درحالیکہ برابر ہوتی۔ (پہلے سجدے سے سر اٹھا کر نہایت آرام و اطمینان سے بیٹھ کر اور دعا جو آگے آتی ہے پڑھ کر، پھر (دوسرا) سجدہ کرتے۔

غور فرمایا آپ نے، کہ رسول خدا سجدے سے سر اٹھا کر اپنے بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر آرام سے بیٹھتے، حتے کہ ہر ہڈی اپنے ٹھکانے پر پہنچتی۔ اس بیٹھنے کو جلسہ کہتے ہیں۔ یہ جلسہ بھی، رکوع، قومے اور سجدے کی طرح فرض ہے ایک شخص نے حضورؐ کے سامنے نماز پڑھی اور اس نے جلسے کی رعائت ملحوظ نہ رکھی۔ پورے آرام اور اطمینان سے نہ بیٹھا۔ تو حضورؐ نے اس کو فرمایا۔ اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ (متفق علیہ) پھر جا۔ پس نماز پڑھ، پس تحقیق تو نے نہیں پڑھی نماز۔ اس نے تین یا چار بار پڑھی۔ حضورؐ نے ہر بار ایسے ہی فرمایا۔ کہ جا، نماز پھر پڑھ، تو نے نماز نہیں پڑھی۔ آخر اس نے کہا۔ کہ حضورؐ! مجھے سکھاؤ۔ پھر حضور انورؐ نے جہاں اس کے رکوع قومے اور سجدے کو بغیر طمانیت کے ظاہر کیا اسی طرح جلسے کے متعلق فرمایا۔ ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ۔ (متفق علیہ) پھر اٹھا سر اپنا سجدے سے، یہاں تک کہ اطمینان خاطر سے بیٹھے تو۔ پھر (دوسرا) سجدہ کر۔

## جلسے کی تاکید شدید

حضور انورؐ خود بڑے اطمینان سے جلسہ میں بیٹھے، اور نہ بیٹھنے والے کی نماز

Marfat.com

کی نفی فرمائی۔ لیکن افسوس کہ عام لوگوں کو جلسے کا پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ کیا ہوتا ہے۔ از بسکہ جلسہ نماز میں فرض ہے۔ اور اس میں طمانیت بھی فرض ہے۔ اور نماز کے لیئے دوسرے ارکان ثلاثہ کی طرح ریڑھ کی ہڈی کا حکم رکھتا ہے۔ اس لیئے ہم معزز بھائیوں اور بہنوں کو سخت تاکید کرتے ہیں۔ کہ وہ قومے کی طرح جلسے کا بھی خاص طور پر دھیان رکھیں۔ خبردار! جلسہ ترک نہ ہونے پائے۔ بلکہ پورے اطمینان سے بیٹھ کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق دعائے ذیل مزے مزے پڑھیں۔

## جلسہ میں پڑھنے کی مسنون دُعا

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔ (ترمذی۔ ابوداؤد)

حضرت ابن عباس رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان (یہ) پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ وَ

یا الٰہی بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور

اهْدِنِىْ وَعَافِنِىْ وَارْزُقْنِىْ (ابوداؤد۔ ترمذی)

ہدایت کر مجھ کو، اور عافیت سے رکھ مجھ کو، اور روزی دے مجھکو۔

Marfat.com

حضرت حذیفہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دونوں سجدوں کے (یہ) کہتے تھے۔

## رَبِّ اغْفِرْلِیْ (نسائی۔ دارمی)

"اے میرے رب بخش مجھ کو"

ابن ماجہ کی روایت میں رب اغفرلی جلسہ میں تین مرتبہ کہنا آیا ہے، اور حضرت پیرانِ پیر سید عبدالقادر جیلانی رح بغدادی کی غنیۃ الطالبین میں اس کلمہ کو جلسے میں تین بار پڑھنا آیا ہے۔

ملاحظہ: جس کو جلسے کی پہلی دعا یاد نہ ہو۔ تو وہ جلسے میں تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ہی پورے اطمینان سے پڑھ لیا کرے۔

**۲۔ دوسرا سجدہ**

جب آپ پورے اطمینان سے جلسے کے فرائض سے فارغ ہوں۔ تو پھر دوسرا سجدہ کریں۔ اور پہلے سجدے کی طرح اس میں بھی بڑے خضوع وخشوع اور کامل اطمینان سے دعا پڑھیں۔ اور پھر اٹھیں۔

**جلسہ استراحت**

دوسرا سجدہ کر چکنے کے بعد ایک رکعت پوری ہو چکی ہے، اب دوسری رکعت کے لئے آپ نے اٹھنا ہے لیکن اٹھنے سے پہلے اور دوسرے سجدے کے بعد جلسہ استراحت میں ذرا بیٹھ کر اٹھیں۔ اس کی صورت یہ ہے۔

ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَيَرْفَعُ وَيَثْنِيْ رِجْلَهُ الْيُسْرٰی

Marfat.com

فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَنْهَضُ۔ (ابوداؤد، دارمی، ترمذی، ابن ماجہ)

پھر حضورؐ اللہ اکبر کہتے ہوئے (دوسرے سجدے سے) اٹھتے، اور موڑتے بایاں پاؤں اپنا اور بیٹھتے اس پر، پھر کھڑے ہوتے۔ (دوسری رکعت کے لئے)۔

نوٹ:۔ جلسہ استراحت سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھیں۔ (بخاری)

## دُوسری رکعت

اب آپ نے دوسری رکعت میں کھڑے ہو کر دعائے افتتاح (سُبحانَکَ اللّٰھُمَّ وغیرہ) نہیں پڑھنی۔ سورہ فاتحہ اور قرآن سے کچھ پڑھ کر بدستور رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ، دوسرا سجدہ کر کے پھر اٹھ کر اپنے بائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھ جائیں۔ اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔

## تشہّد میں بیٹھنا

اسکو قعدہ نماز بھی کہتے ہیں۔ دوسرا سجدہ کر کے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائیں۔ اور دایاں پاؤں کھڑا رکھیں اور دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں گھٹنے پر رکھیں۔ اور بائیں ہاتھ کو اپنے بائیں گھٹنے پر رکھیں (بلوغ المرام) اور عبداللہ بن زبیرؓ کی روایت کے اندر صحیح مسلم میں ہے۔ کہ دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھے، اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھے معلوم ہوا۔ کہ نمازی کو رخصت ہے۔ چاہے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھے

Marfat.com

چاہے رانوں پر۔ اب آپ قعدۂ نماز میں تشہد پڑھیں۔ شہادت کے معنی ہیں صحیح اور سچی خبر کو ظاہر کرنا۔ جس میں دل زبان کی تصدیق کرنے والا ہو اور تشہد گواہ ہونے کو کہتے ہیں۔ چونکہ التحیات کی خوبیوں بھری دعا کے اخیر میں کلمۂ شہادتین بھی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے معبود برحق ہونے او حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول اللہ ہونے پر دل کی تصدیق او زبان کے اقرار کے ساتھ گواہ ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے التحیات کو تشہد کہتے ہیں۔ اور قعدہ کے معنی بیٹھنا۔ قعدۂ تشہد کے معنی ہوئے نماز کے اندر توحید و رسالت پر دل کی سچائی اور خلوص کے ساتھ گواہی دینے کے لئے بیٹھنا۔ بخاری و مسلم میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ فَإِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَقُلْ۔ پس جب کوئی تمہارا بیٹھے (قعدہ) نماز میں پھر چاہیئے کہ پڑھے (یہ):-

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَ

عبادت زبان کی اور عبادت بدن کی اور عبادت مال کی صرف اللہ

الطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا

ہی کے لئے ہے۔ سلامتی ہو تم پر اے

النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

نبیؐ اور رحمت اللہ کی، اور برکتیں اس کی

Marfat.com

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ
اور سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے

اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ ۝ اَشْھَدُ اَنْ
نیک بندوں پر، گواہی دیتا ہوں میں یہ

لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ
کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ اور گواہی دیتا ہوں میں

مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (متفق علیہ)
یہ کہ محمدؐ بندے اس کے اور بھیجے ہوئے اسکے ہیں۔

## مسئلہ رفع سبابہ

قعدہ تشہد میں بیٹھ کر جب آپ التحیات پڑھتے ہوئے کلمہ شہادت پر پہنچیں۔ تو انگشت شہادت سے اشارہ کریں۔ نماز میں انگلی کا اٹھانا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بڑی بابرکت اور عظمت والی سنت ہے تشہد میں اللہ کے حضور دو زانو بیٹھ کر کلمہ شہادت پڑھنا خدا کی واحدانیت کا قولی اقرار ہے۔ اور قولی اقرار کیسا تھ ہی انگلی کا اٹھانا توحید الٰہی کا فعلی اقرار ہے۔ سنت رفع سبابہ کی عظمت اور جلالت شان کا آپ اس امر سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ حضور انورؐ

Marfat.com

فرماتے ہیں۔ ھِیَ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطٰنِ مِنَ الْحَدِیْدِ یَعْنِیَ السَّبَّابَۃَ (رواہ احمد) شہادت کی انگلی کا اٹھانا (تشہد میں) بہت سخت ہے شیطان پر لوہے (کے نیزہ مارنے) سے۔ اب اس کا ثبوت سنت رسول ؐ سے ملاحظہ فرمائیں۔

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُشِیْرُ بِاِصْبَعِہٖ اِذَا دَعَا ــــ

(رواہ ابوداؤد والنسائی)

عبداللہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشارہ کرتے تھے ساتھ اپنی انگلی کے جس وقت تشہد پڑھتے تھے۔

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَرَفَعَ اِصْبَعَہُ الْیُمْنٰی الَّتِیْ تَلِی الْاِبْھَامَ یَدْعُوْبِھَا۔ (مسلم)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے نماز (کے قعدہ) میں، رکھتے تھے۔ اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں گھٹنوں پر، اور اٹھاتے تھے اپنی داہنی انگلی جو نزدیک انگوٹھے کے ہے۔ دعا مانگتے ساتھ اس کے۔ (صحیح مسلم)

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی

Marfat.com

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدَ یَدْعُوْا وَوَضَعَ یَدَاہُ الْیُمْنٰی
عَلٰی فَخِذِہِ الْیُمْنٰی وَیَدَہُ الْیُسْرٰی عَلٰی فَخِذِہِ الْیُسْرٰی
وَاَشَارَ بِاِصْبَعِہِ السَّبَّابَۃِ وَوَضَعَ اِبْہَامَہٗ عَلٰی
اِصْبَعِہِ الْوُسْطٰی ۔ (رواہ مسلم)

عبداللہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جب رسولؐ خدا بیٹھتے (نماز میں) تشہد پڑھنے کو تو اپنا دایاں ہاتھ اپنی دائیں ران پر رکھتے۔ اور بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے۔ اور اپنی شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور اپنا انگوٹھا اپنی درمیانی انگلی کے بیچ میں رکھتے"۔ (مسلم)

حضرت وائل بن حجر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ثُمَّ جَلَسَ .... .... وَحَلَّقَ حَلْقَۃً ثُمَّ رَفَعَ اِصْبَعَہٗ۔ پھر رسولِ خدا (سجدے کے بعد) بیٹھے۔ (التحیات پڑھنے کے لئے) اور حلقہ کیا حلقہ کرنا (انگوٹھے کو بیچ کی انگلی کے وسط میں رکھ کر) پھر اٹھائی آپ نے انگلی اپنی"۔
(ابو داؤد)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت رفع سبابہ کو ناظرین اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ حضورؐ نے تشہد میں شہادت کی انگلی اٹھائی ہے ۔۔ اس لئے میرے تمام بھائیوں اور بہنوں کو ضرور چاہیئے۔ کہ وہ اپنے پیارے رسولؐ پاک کی پیاری سنت پر عمل کرتے ہوئے التحیات میں انگلی اٹھائیں۔ اس طرح کہ جب کلمہ شہادت پر

Marfat.com

پہنچیں۔ تو اپنے انگوٹھے کو درمیانی انگلی کے بیچ میں رکھ کر حلقہ بنا کر انگشت شہادت کو اَشْهَدُ کہتے ہی اٹھائیں۔ (کہ زبان کے ساتھ انگلی بھی توحید کی شہادت دینے لگے) اور اِلَّا اللّٰہُ ختم کر کے گرا دیں۔ گویا بارگاہِ رب الارباب میں غلام دو زانو بیٹھ کر اپنے قول و فعل سے اس کی وحدانیت کی صدق دل سے گواہی دے تاکہ دل کی تصدیق سے زبان کی شہادت، علام الغیوب کی رضا کا موجب ہو۔ اور شہادت کی نیت سے انگلی کی تلوار، بے نیام (یعنی کھڑی) ہو کر شیطان کو مجروح و مایوس کر دے۔

## انگلی اٹھانے کی کیفیت

تشہد میں انگلی کا اٹھانا تو یقیناً ثابت ہوا۔ اب اس بات کی مزید تحقیق کرتے ہیں۔ کہ انگلی کے اٹھانے کی کیفیت اور صورت کیا ہے۔ گذارش ہے۔ کہ تشہد کے معنے ہیں گواہ ہونا۔ اور التحیات میں دو گواہیاں دی جاتی ہیں۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اسلئے التحیات کو تشہد کہا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے امام شافعیؒ کے نزدیک اِلَّا اللّٰہ کہتے وقت انگلی سے اشارہ کرنا آیا ہے۔ کہ زبان جب توحید کی گواہی دے۔ تو انگلی فعلی گواہی دے۔ کہ اللہ ایک ہے۔ ایسے ہی حنفیہ کے نزدیک بھی تہلیل کے وقت انگلیاں بند کر کے اشارہ کرے۔

Marfat.com

لیکن جب ہم احادیث صحیحہ پر غور کرتے ہیں۔ تو کسی حدیث سے لَا یا اِلَّا اللہ کے وقت اشارہ کرنا ثابت نہیں ہوتا۔ ایسے پتہ چلتا ہے کہ حضورؐ جب نماز میں بیٹھتے۔ تو انگشت شہادت سے اشارہ کئے ہوتے یعنی شروع التحیات سے اخیر تک اشارہ کئے رہتے۔

صحیح مسلم میں ہے:۔

کَانَ اِذَا جَلَسَ فِی الصَّلٰوۃِ وَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَرَفَعَ اِصْبَعَہُ الْیُمْنٰی الَّتِیْ تَلِی الْاِبْہَامَ فَدَعَا بِہَا۔

"جب حضورؐ نماز میں بیٹھتے تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور داہنے ہاتھ کی کلمہ کی انگلی کو اٹھاتے۔ اس سے دُعا کرتے۔"

یہ عبارت بتا رہی ہے۔ کہ آپ نماز میں بیٹھ کر دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں پر رکھتے۔ اور اس وقت ہی انگلی کا اشارہ بھی شروع کر دیتے فَدَعَا بِھَا۔ دعا کرتے ساتھ انگلی کے۔ یعنی جب تک انگلی کھڑی رکھتے دعا پڑھتے رہتے۔ اور ساری التحیات دعا ہی ہے۔ تو بہتر طریق انگلی اٹھانے کا یہ ہوا۔ کہ التحیات میں بیٹھتے ہی انگوٹھے کو درمیان کی انگلی کی جڑ میں رکھ کر باقی انگلیاں بند کر کے انگشت شہادت کو کھڑی کر دیں۔ اس طرح کہ ذرا خم رہے۔ کہ ابوداؤد میں قد حناھا شیئا کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ کہ حضورؐ انگلی کو تھوڑا سا جھکائے ہوئے تھے۔ لا یجاوز بصرہ اشارۃ۔ اپنی نگاہ اشارے کے مقام پر رکھتے۔ تو خمیدہ انگشت کے اشارے سے ساری التحیات پڑھیں جب التحیات

ختم کریں۔ تو پھر انگلی رکھ دیں۔

اسی طرح وائل بن حجرؓ کی حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا التحیات میں بیٹھنا اور انگلی سے اشارہ کرنا بیان کیا گیا ہے۔ حضرت وائلؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (دوسرے سجدہ سے اٹھ کر) بیٹھے۔ اور دو انگلیوں کو بند کیا۔ (چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو) اور حلقہ کیا (انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے) اور کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا۔ (ابوداؤد)

اس حدیث سے بھی اور جتنی حدیثیں اشارہ کے متعلق آئی ہیں سب سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ التحیات میں بیٹھتے ہی آپ حلقہ بنا لیتے، اور انگلی سے اشارہ کرنے لگتے۔ اور التحیات پڑھتے جاتے۔ جو مشتمل ہے دعا۔ ذکر اور تشہد پر۔

مشکوٰۃ شریف میں ابوداؤد اور دارمی شریف کے حوالے سے حضرت وائل بن حجرؓ کی حدیث میں یُحَرِّکُھَا بھی آیا ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی اٹھائی۔ اور اس کو ہلاتے تھے۔ اور اس حدیث کے آگے ہی حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کی روایت میں ہے۔ کہ تشہد پڑھتے وقت حضورؐ انگلی سے اشارہ کرتے۔ وَلَا یُحَرِّکُھَا۔ اور اسے ہلاتے نہ تھے؛

اس سے معلوم ہوا۔ کہ انگلی کو رفع کے دوران ہلانا بھی درست ہے اور نہ ہلانا بھی درست ہے جس نے انگلی کبھی نہیں ہلائی۔ اس کو کبھی

Marfat.com

کبھی ہلانی بھی چاہیئے :تاکہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہلانے کی سنتِ پاک پر بھی عمل ہوتا رہے۔ اور سنت زندہ رہے۔

انگلی کے ہلانے کا فلسفہ یہ ہے۔ کہ جب انگلی کو کھڑا کیا۔ تو اس نے توحید کی گواہی دی۔ کہ اللہ ایک ہے۔ وَحْدَہٗ۔ پھر جب انگلی کو بار بار ہلانا شروع کیا۔ تو اس نے بار بار ایک۔ ایک۔ ایک ہونے کا اعلان کیا۔ مثلاً دورانِ تشہد اگر انگلی کو چالیس پچاس بار ہلایا۔ تو اتنی مرتبہ ہی انگلی نے توحید کا اعلان کیا۔ گویا انگلی کھڑی ہوئی۔ اور بول بول کر ایک اللہ ایک اللہ کہتی رہی۔ اور نمازی کے کیف کا یہ عالم ہو۔ کہ نظر انگلی کے رفع اور حرکت پر رکھے۔ دماغ وحدانیت کی آبشار دل پر گرائے۔ اور قلب عطشاں یہ آبِ حیات پیتا جائے۔

## رفع سبابہ مختلف فیہ نہیں

رفع سبابہ کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے تمام محدثین اور فقہا تشہد میں انگلی اٹھانے پر متفق ہیں۔ فقہ کی کتابوں جیسے ہدایہ، شرح وقایہ اور فتاویٰ عالمگیری وغیرہ میں بھی انگلی کا اٹھانا لکھا ہوا ہے۔ حنفیہؒ، شافعیہؒ، مالکیہؒ اور حنبلیہؒ سب کا رفع سبابہ کی سنت پر پورا پورا اتفاق ہے۔ رسولِ خدا کے زمانے سے لے کر آج تک امتِ رسولؐ میں سے کوئی امام یا فقیہ، رفع سبابہ کا مخالف نہیں ہوا۔ بلکہ سب نے اس سنت پاک پر عمل کیا ہے۔ لیکن افسوس! نہایت افسوس ان مولویوں پر جو مسلمانوں کو انگلی کے ساتھ توحید کی شہادت دینے کے فعل رسولؐ سے روکتے ہیں

Marfat.com

بلکہ انگلی اٹھانے والوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور عوام کو ان سے نفرت دلاتے ہیں۔ اور ان کے مخالف سنت پراپیگنڈا سے رفع سبابہ کرنے پر مسجدوں میں لڑائیاں تک ہو چکی ہیں۔ سنتِ رسولؐ کو مٹانے والو! شافعِ روزِ جزا کو کل کونسا منہ دکھاؤ گے؟

ناظرین! خدا آپ کو علماء ربانی کی مواعظ سے مستفید، اور مشائخ حقانی کی نصائح سے مستفیض فرمائے۔ عقل کی روشنی۔ اور نورِ بصیرت عام کرے۔ اور آپ کو التحیات میں انگلی اٹھانے کی سنتِ پاک پر تا زیست عمل کی توفیق دے۔ کہ اس عمل سے آپ کی نماز کے حسن کو چار چاند لگیں گے۔ اللہ بہت راضی ہوگا۔ اور سنت کی محبت کے سبب قیامت کو نبیٔ رحمت کی معیت حاصل ہوگی۔ امید ہے، کہ ہر نماز کے تشہد میں آپ رفع سبابہ کو مدِنظر رکھیں گے۔

اب قعدۂ تشہد سے تیسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں۔ تو اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھیں۔ اور رفع یدین کریں۔ ابوحمید ساعدیؓ کی روایت میں ہے۔ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَ رَفَعَ یَدَیْہِ (ابوداود وغیرہ) یعنی جب حضورؐ دو رکعت پڑھ کر (تشہد کے بعد) کھڑے ہوتے۔ تو اللہ اکبر کہتے۔ اور دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اب آپ تیسری اور چوتھی رکعت بدستور پڑھ کر بیٹھ جائیں۔ اس آخری قعدہ میں رسولؐ خدا یوں بیٹھتے تھے۔ اِذَا کَانَتِ السَّجْدَۃُ الَّتِیْ فِیْھَا التَّسْلِیْمُ اَخْرَجَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَ قَعَدَ مُتَوَرِّکًا عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (ابوداود وغیرہ)

Marfat.com

بروایت ابوحمید ساعدی) جب حضورؐ کا وہ سجدہ ہوتا۔ کہ بعد اس کے سلام ہے۔ (یعنی جب آخری رکعت کا دوسرا سجدہ کرکے فارغ ہوتے۔ اور تشہد وغیرہ کے لئے بیٹھتے) تو اپنا بایاں پاؤں (داہنی طرف) نکالتے اور اپنی بائیں جانب کولھے پر بیٹھتے، پھر (تشہد، درود، اور دُعا پڑھ کر) سلام پھیرتے۔

**نوٹ:**۔ بائیں جانب کولھے پر بیٹھنا تورک کہلاتا ہے، یہ سنت ہے۔ ہر مسلمان کو آخری قعدہ میں ضرور تورک کرنا چاہیئے۔

## آخری قعدہ

آخری رکعت کے قعدے میں بیٹھنے کا مسنون طریق بھی آپ کو معلوم ہو گیا۔ جب آپ اس قعدے میں بیٹھیں۔ تو پہلے التحیات پڑھیں جس طرح دوسری رکعت پڑھ کر آپ نے قعدہ میں پڑھا تھا۔ اور رفع سبابہ بھی بدستور کریں۔ التحیات ختم کرکے درود شریف ذیل پڑھیں، یہ درود شریف صحابہؓ کے پوچھنے پر نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں بتایا تھا۔ جو عبدالرحمن بن ابی لیلےٰ کی روایت سے صحیح بخاری میں موجود ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

یا الٰہی رحمت بھیج محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر

---

۱؎ ابی طلحہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں، کہ ایک روز رسولِ خدا صحابہؓ میں تشریف لائے اور آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ کہ میرے

(باقی ص ۲۷۵ پر)

Marfat.com

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى

جیسے تونے رحمت بھیجی ابراہیم پر اور

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

آل ابراہیم پر بیشک تو تعریف کیا گیا

مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى

بزرگ ہے۔ یاالٰہی برکت بھیج

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسے

(بقیہ صے ۲۷۴) پاس جبرئیلؑ آیا اور اس نے کہا۔ تیرا پروردگار فرماتا ہے۔ کہ اے محمدؐ کیا یہ بات تجھے خوش نہیں کرتی کہ جو شخص تیری امت سے تجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے (یعنی تیرے لئے مجھ سے ایک بار رحمت طلب کرتا ہے) تو میں اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہوں۔ اور جو شخص تیری امت سے تجھ پر ایکبار سلام بھیجتا ہے (یعنی تیرے لئے مجھ سے ایکبار سلامتی طلب کرتا ہے) تو میں اس پر دس بار سلام بھیجتا ہوں۔ (نسائی۔ دارمی)۔ ناظرین غور کریں۔ کہ جب وہ آخری قعدہ میں نہایت خشوع اور حضور قلب سے درود شریف پڑھیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنی دس گنا رحمتوں اور سلامتیوں سے نوازتے ہوئے اور گناہوں کی گٹھڑی کا بوجھ دور کرکے انکے سر پر مغفرت کا تاج رکھ کر اپنے دربار (نماز) سے رخصت کرتا ہے۔ اور نماز میں ان کی دعاؤں کو قبول فرماکر دین و دنیا کی فلاح و بہبود عطا فرماتا ہے بس مبارک ہو نمازیوں کو مسنون نماز ——— (محمد صادق)

Marfat.com

بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ
برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور

عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
آل ابراہیم پر بیشک تو

حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ؕ (بخاری شریف)
تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

## درود شریف کے بعد یہ پڑھیں

وَعَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَدْعُوْا بِہٖ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ قُلْ (بخاری مسلم)

حضرت ابی بکر صدیق رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں نے کہا۔ اے رسولؐ خدا نماز میں دعا مانگنے کے لئے مجھے (کوئی) دعا سکھائیے (کہ میں اسے التحیات اور درود کے بعد پڑھا کروں) تو حضور انور ص نے فرمایا! پڑھ (یہ دعا):-

پہلی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ
یا الٰہی بے شک میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے

ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
بہت ظلم اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا

Marfat.com

اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً
پس بخشش اپنی ہی جناب سے مجھ کو

مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ
بخش اور مجھ پر رحم کر بے شک

اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ط (بخاری مسلم)
تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

**دوسری دعا**

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا فِي الصَّلٰوةِ يَقُوْلُ. (بخاری مسلم)

حضرت عائشہ رض روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے نماز میں، (آخری قعدہ میں بعد تشہد اور درود کے) فرماتے (ہیں):۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ

عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ
عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ

مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ
کانے دجال کے فتنے سے اور

Marfat.com

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا
پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ فتنہ زندگی سے

وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ ط اَللّٰهُمَّ
اور فتنہ موت سے یا الٰہی

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ
تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ گناہ سے

وَمِنَ الْمَغْرَمِ (بخاری مسلم)
اور قرض سے۔

ملاحظہ:۔ دونوں دعاؤں میں سے آپ جونسی چاہیں پڑھ لیا کریں۔ اور اگر دونوں ہی پڑھا کریں۔ تو سبحان اللہ! دین و دنیا کی فلاح و خیر اور مقاصد و مطالب حاصل ہوں۔

## دعا کی تشریح

**عذاب قبر** نماز کے قعدے میں جیسے قبولیت دعا کے مقام میں عذاب قبر سے بچنے کی دعا کی گئی ہے معلوم ہوا کہ قبر میں کوئی اہم امر درپیش آنے والا ہے، یہ بات سب کو معلوم ہے کہ ہر شخص نے قبر میں جانا ہے اور فرمودہ رسولؐ کے مطابق خدا کے بھیجے ہوئے فرشتوں نے اس کی تمام زندگی کے اعمال کا جائزہ لینا ہے۔ سوال ہوگا، تیرا رب کون ہے؟

Marfat.com

تیرا دین کیا ہے؟ اور تیرا نبی کون ہے؟ جو کوئی ان سوالوں کا جواب نہ دے سکے گا۔ اس کے لئے قبر بڑے جیل (دوزخ) میں جانے سے پہلے حوالات کی صورت میں چھوٹا سا عذاب گھر بنا دیا جائے گا۔ اور قیامت کو پھر اس کا مقدمہ آخری فیصلے کے لئے خدا کے حضور پیش ہوگا۔ فرمایئے؟ عذابِ قبر کس قدر خوفناک چیز ہے۔ اسلئے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تعدے میں عذاب قبر سے خدا کے ساتھ پناہ مانگی ہے۔ اور امت کو تعلیم دی ہے۔ خدا ہم سب کو عذابِ قبر سے بچائے۔ آمین۔

ملاحظہ:۔ قبر میں سوالوں کا جواب یہ ہے۔ میرا رب اللہ ہے میرا دین اسلام ہے۔ میرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ مندرجہ ذیل حدیث کے الفاظ مجموعی طور پر بڑا موزوں جواب ہے:۔

رَضِینَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا
وَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا ط (دارمی شریف)

"راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر، اور ساتھ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر"

(نوٹ):۔ اذان کے جواب میں تیسری دعا کے اندر مندرجہ بالا الفاظ پیچھے اذان کے باب میں آپ پڑھ آئے ہیں۔ اذان کے بعد وہ دعا بھی پڑھا کریں۔ تاکہ خدا قبر میں جواب آسان کردے۔

Marfat.com

## مسیح دجّال

تعدے کی دُعا میں مسیح[1] دجال کے فتنے سے بھی خدا کی پناہ طلب کی گئی ہے۔ دجال قیامت کے قریب زمانے میں پیدا ہوگا۔ خدائی کا دعویٰ کرتے ہوئے لوگوں کو گمراہ کرے گا۔ وہ اپنے دجل و فریب کے کمالات سے خدا کے بڑے بڑے نیک بندوں کے ایمان کو مبتلائے فتنہ کر دے گا۔ اس لئے حضور انورؐ نے دعا میں اس ملعون کے فتنے سے بچنے کے لئے بھی خدائے قدوس کی پناہ مانگی ہے۔ کیونکہ اس کی پناہ کے بغیر فتنوں سے کہیں بچاؤ نہیں ہے۔

---

[1] دجال کے معنی ہیں جھوٹا فریبی یہ ایک بڑے فتنہ انگیز یہودی کا لقب ہے۔ جو اپنے کمال دجل سے لوگوں کو گمراہ کریگا۔ چونکہ وہ گمراہی اور بے دینی کا ایک زبردست فتنہ کھڑا کریگا۔ اسلئے اس کے فتنے سے بھی پناہ پکڑی ہے۔ اس کو مسیح دجال اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی ایک آنکھ ملی ہوتی ہوگی۔ یعنی کانا ہوگا۔ مسیح کے معنی یہاں کانا کے ہیں۔ اور صرف اسی صورت میں اس کے معنی کانا کے ہوں گے۔ جبکہ یہ لفظ (مسیح) دجال کے ساتھ مقید ہو۔ یعنی مسیح دجال کہیں۔ اور جب یہ لفظ (مسیح) اکیلا بولا جائے۔ تو پھر اس کے معنی حضرت عیسٰے علیہ السلام کے ہوں گے۔ مسیح کے معنی سیر کرنے والا۔ اور آپ نے تبلیغ دین کی خاطر بہت سفر کئے ہیں اس لئے مسیح ہوئے۔ اور مسیح مسیحا سے بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں مبارک اور مسیح مسح سے بھی ہے۔ مسح کے معنی ہیں ہاتھ پھیرنا۔ اور آپ مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں پر ہاتھ پھیرتے تھے۔ تو وہ خدا کے حکم سے تندرست ہوجاتے تھے اس لئے بھی آپ کا لقب مسیح ہوا۔ (محمد صادق)

Marfat.com

جو لوگ اپنی زندگی میں دجال نہیں پائیں گے۔ تو اُن کے لئے اس دعا کو مانگنے کا یہ فائدہ ہوگا۔ کہ خدا تعالیٰ اس دعا کی برکت سے ان کو دجال صفت لوگوں کے شر اور فتنے سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ ہر زمانے میں دجال صفت لوگ ضرور ہوتے ہیں۔ نہ صرف دجال صفت ہی بلکہ دجال کے کان کتر لینے والے۔

## فتنۂ زندگی

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امت کو فتنۂ زندگی سے بھی اللہ کی پناہ لینے کے لئے دعا تعلیم فرمائی ہے۔ معلوم ہوا کہ فتنۂ زندگی بھی کوئی بُری بلا ہے۔ جس سے بچاؤ پکڑنا ہمیں ضرور ہے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ انسان کی زندگی سنّ رشد سے لے کر تا دمِ واپسین دنیا کے اندر ایک امتحان ہے۔ عورت اور مرد کی جوانی ہی کو لیجئے۔ کہ یہ جوانی (دیوانی جوانی) کیا زندگی کے لئے کم فتنہ[1] ہے۔ کوئی ہوش سنبھالتے ہی رومانی فتنوں کے ماحول میں ایسا گھر جاتا ہے۔ کہ اس کے لئے شباب فتنۂ زندگی بن جاتا ہے۔ کئی کرۂ وبین خصال انسانوں کی تعمیر عبادت کو چشم و عارض کا طوفان بہا لے جاتا ہے۔ بہتیروں کا شاہین ایمان زلفِ عنبریں کا شکار ہو کر رہ جاتا ہے۔ بعض قدیاد

[1] اگر جوانی خدا کی مرضی کے مطابق گذرے تو رحمت الہیٰ ہے۔ پھر تو اس پر فرشتے بھی رشک کریں گے اور اگر جوانی کی نیلم پری نفس کے اشاروں پر ناچنے لگے۔ تو پھر زندگی سراسر فتنہ ہی فتنہ بن جاتی ہے۔ (محمد صادق)

Marfat.com

کے عالم کے فتنے میں پڑ کر فتنۂ محشر برپا کر لیتے ہیں)۔ اور بعضوں کے نزدیک تو قیامت کا فتنہ، فتنہ سرو سہی قداں سے کم ہے۔ گلیوں اور محلوں میں، کوچوں اور بازاروں میں، گذرگاہوں اور شاہراہوں میں نظر فریب فتنہ ہائے حیات کی تزئین و آرائش۔ غارت گرِ جنسِ دین و ایمان ہیں۔ غرض انسانی زندگی کا رخشِ عمر اگر دین کے ہاتھوں بے لگام ہو جائے۔ تو سرتاپا فتنہ ہی فتنہ بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قعدہ جیسے قربِ الٰہی کے مقام میں فتنہ ہائے زندگی (فِتْنَۃِ الْمَحْیَا) کے جور و ستم سے الغیاث والامان کی دہائی دینے کو کہا ہے۔ کیونکہ فتنوں سے بچنا انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔ جب تک ہادیٔ مطلق کی توفیق اور مدد شامل حال نہ ہو۔ کوئی شخص نہ بدی سے بچ سکتا، اور نہ نیکی کرسکتا ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ (جو عرش کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے) کا مطلب یہی تو ہے۔ کہ ہم اللہ کی توفیق و مدد کے بغیر نہ بدی سے بچ سکتے ہیں۔ اور نہ نیکی کر سکتے ہیں۔ اس لئے فتنۂ زندگی سے بچنے کے لئے نماز کے اندر خدا سے دعا کرنے کو کہا ہے۔ پھر انسان اگر بیوی کو کسبِ حلال سے روٹی کپڑا دے گا۔ اپنے بچوں کی ضروریات حلال کی کمائی سے پوری کرے گا۔ تو یہ کام اس کے لئے خدا کی خوشی کا موجب ہوگا۔ اور اس کا یہ خرچ انفاق فی سبیل اللہ قرار پائے گا۔ اور

Marfat.com

اگر اس کی آمدن کم ہے۔ اور بیوی اور عیال کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ناجائز مال حاصل کرتا ہے۔ دھوکے اور فریب سے مال بڑھاتا ہے۔ اور ایسی کمائی بیوی، اور بچوں کو کھلاتا ہے تو اس صورت میں اس کی بیوی اور بچے بھی اس کے لئے فتنہ بن جاتے ہیں۔

**الحاصل** زندگی اگر خدا کی مرضی کے مطابق بسر ہو۔ تو سراسر رحمتِ الٰہی ہے۔ اور اگر شتر بے مہار کی طرح گذرے تو سر سے پاؤں تک فتنہ ہی فتنہ ہے۔ اب آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے۔ کہ نبیؐ رحمت نے نماز کے اندر زندگی کے فتنوں سے بچنے کے لئے کیوں دُعا کرنے کو فرمایا ہے؟ اور یہ بھی معلوم ہو گیا۔ کہ ایسی دعا مانگنا ہمارے لئے کس قدر ضروری ہے۔ جب کہ ہم کشتیٔ حیات میں بے اختیار بیٹھے ہیں۔ اور فتنوں کا طوفانِ بلا کشتی کو گھیرے ہوئے ہے۔

**فتنۂ موت** روح کا جسم سے جدا ہونا موت کہلاتا ہے۔ موت انسانی زندگی کے خاتمہ کا وقت ہوتا ہے۔ جس شخص کا خاتمہ اچھا ہوا۔ اس کی زندگی کے تمام اعمال صالح ٹھکانے لگ گئے۔ چنانچہ رسولؐ خدا فرماتے ہیں۔

مَنْ کَانَ اٰخِرُ کَلَامِهٖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(ابوداود) "جس کا آخر کلام (مرنے کے وقت) لا الٰہ الّا اللہ ہو۔ وہ بہشت میں داخل ہوگا۔"

Marfat.com

چونکہ وہ وقت نہایت بیکسی اور بے بسی کا ہوتا ہے۔ کرب و اضطراب کا غلبہ ہوتا ہے۔ اس لئے شیطان اس وقت مرنے والے کو گمراہ کرنے کے لیے بہت زور لگاتا ہے۔ پس عالمِ نزع میں شیطانی حملہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔ قعدہ و تشہد میں فتنہ موت سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ خداوندا! ہمیں عالمِ نزع میں شیطانی حملوں سے بچانا۔ اور خاتمہ ایمان پر کرنا۔ پھر نزع کی سختیاں، اور بیہوشیاں بھی فتنۂ موت ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَ سَکَرَاتِ الْمَوْتِ (حزب الاعظم) یا الٰہی موت کی بے ہوشیوں اور موت کی سختیوں پر میری مدد کر۔ تو قعدہ میں فتنہ موت سے بچنے کی دعا مانگنے کا مطلب یہ ہوا۔ کہ یا الٰہی! نزع کے وقت موت کی سختیوں اور بے ہوشیوں میں ثابت قدم رہ کر ایمان سلامت لے جانے میں اعانت اور دستگیری کرنا۔ اور جس قسم کے فتنے بھی موت کے وقت خرابیٔ ایمان کا باعث ہو سکتے ہیں، ان سے بچانا۔ ناظرین غور کریں۔ کہ نبیٔ رحمت ؐ نے کیسی جامع دعا قعدہ میں پڑھنے کے لیے امت کو سکھائی ہے۔

**گناہ سے پناہ**

پانچویں چیز جس سے قعدہ میں پناہ مانگنے کی دعا کی گئی ہے۔ وہ مَاْثَم یعنی گناہ ہے۔ ناظرین غور کریں۔ کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ گناہ سے پناہ میں رکھے، اس سے بڑھ کر خوش قسمت انسان اور کون ہو سکتا ہے؟ اسکی زندگی

Marfat.com

نہ صرف اس کی اپنی ذات کے لئے ہی مبارک ہو گی۔ بلکہ غیروں کے لئے بھی مشعل راہ بن جائے گی۔

## قرض سے عافیت

قعدہ تشہد کے مقامِ قبول میں نبی کریمؐ نے چھٹی چیز جس سے پناہ چاہی ہے وہ مَغْرَم یعنی قرض ہے۔ یہ بات سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ قرض بُری بلا ہے۔ قرضدار کی حالت بہت ناگفتہ بہ ہوتی ہے۔ قرض ایک تپ دق اور سوکھے کی شکل میں قرضدار کی ہڈیوں کو کھائے جاتا ہے اور مزید براں قرضدار ذلت کی زندگی گذارتا ہے۔ رسُولِ خدا جب جنازہ پڑھنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ تو پہلے یہ دریافت کرتے تھے۔ کہ میت مقروض تو نہیں؟ اگر جواب میں کہا جاتا نہیں حضور! تو آپ جنازہ پڑھتے، اور اگر میت مقروض ہوتی۔ تو آپ جنازہ نہ پڑھتے اور فرماتے جاؤ تم پڑھو۔ صحیح حدیث میں ہے۔ کہ شہید کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ سوائے قرض کے۔ حشر کے میدان میں قرضخواہ دامنگیر ہوگا۔ معلوم ہُوا کہ قرض ایک بلا ہے۔ جو دنیا اور آخرت میں پیچھا نہیں چھوڑتی۔ اسی لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اندر قرض کی بلائے جان اور آفتِ ایمان سے خدا کی امان چاہی ہے ایک شخص نے رسُولِ خدا کو کہا۔ آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں؟ (یعنی یہ کون سی بڑی بات ہے) تو حضورؐ نے فرمایا اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ (متفق علیہ) آدمی جب

Marfat.com

قرضدار ہوتا ہے. (اور قرض کی ادائیگی کے بارے میں) بات کرتا ہے۔ پھر جھوٹ بولتا ہے، اور وعدہ کرتا ہے. (کہ فلاں تاریخ کو دوں گا)۔ پھر خلاف کرتا ہے۔" (بخاری مسلم)

ہمارے ماں باپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان جنہوں نے ہم کو ایسی جامع، مکمل اور ہمہ گیر دعا سکھائی۔ کہ ہم اسے نماز کے اندر پڑھ کر اپنے دین اور دنیا کو آسودہ بنالیں۔ پس سب بھائیوں، اور بہنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ نماز کے آخری قعدہ میں اوپر لکھی ہوئی دونوں دعائیں بڑی عاجزی اور زاری سے پڑھا کریں۔ تاکہ خدا دین و دنیا کی بھلائی عطا فرمائے۔

حضرت انورم نے ذیل کی نورانی دعائیں بھی آخری قعدہ میں پڑھی ہیں۔ ناظرین انہیں بھی یاد کر کے ایمان کی بہار دیکھیں۔

**تیسری دعا** اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ

اے اللہ تو میرے گناہوں کو معاف کردے جو میں

وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَ

نے آگے کئے اور جو پیچھے کئے اور جو پوشیدہ کئے اور

مَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا

جو ظاہر کئے اور جو میں نے زیادتی کی اور جو تو

Marfat.com

اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ اَنْتَ

مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی (اپنی درگاہِ عزت

الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ الْمُؤَخِّرُ

میں) آگے کرنیوالا ہے اور (اپنی بارگاہ جلال سے) پیچھے

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ ط (مسلم)

کرنے والا ہے۔ معبود صرف تو ہی ہے!

مُلاحظہ:۔ رحمت للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کون دعائیں سکھانے والا ہو سکتا ہے؟ اس دعا کا اندازِ گدائی کتنا جامع اور ہمہ گیر ہے۔ خدا سے درخواست ہے۔ کہ میرے اگلے پچھلے، ظاہر، پوشیدہ گناہ، اور میری زیادتیاں سب بخش دے اور وہ گناہ، خطائیں، زیادتیاں بھی معاف کر دے۔ جن کا علم مجھ سے تجھے زیادہ ہے، ہو سکتا ہے۔ کہ میرے علم میں میرے معاصی اور بدیاں نہ رہی ہوں۔ لیکن تیرے علم میں سب کچھ موجود ہے۔ میرے گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جاننے والا ہے۔ پس میرے وہ گناہ بھی بخش دے۔ جو میں کر کے بھول گیا ہوں۔ اور تو جانتا ہے۔

چوتھی دعا | اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ

خداوندا! میں تجھ سے نیک کاموں میں ثابت قدمی

Marfat.com

فِی الْاَمْرِ وَ الْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ

مانگتا ہوں، اور بھلائی پر مضبوطی کا طلبگار رہوں۔

وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ

اور تیری نعمتوں پر شکر اور تیری اچھی (پرخلوص) عبادت

عِبَادَتِکَ وَاَسْئَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا

کرنے کی توفیق چاہتا ہوں اور تجھ سے قلب سلیم[1]

وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّ اَسْئَلُکَ

اور سچی زبان کی درخواست کرتا ہوں اور تیری جناب سے

مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَ اَعُوْذُ بِکَ

اس بھلائی کا جویا ہوں۔ جس کو تو جانتا ہے اور اس

مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَ اَسْتَغْفِرُکَ

برائی سے پناہ مانگتا اور معافی چاہتا ہوں۔

لِمَا تَعْلَمُ (نسائی)

جو تیرے علم میں ہے۔

[1] یعنی بری خواہشوں اور شرکیہ عقیدوں اور شیطانی عمل دخل سے پاک مبرا اسلام منی والا دل۔ محمد صادق

Marfat.com

پانچویں دُعا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے نہیں کوئی معبود سوائے

اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ
تیرے۔ تو نے مجھ کو پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں۔

وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ
اور میں تیرے عہد اور وعدہ پر اپنے مقدور بھر

مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ
قائم ہوں۔ میں تجھ سے پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل

مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ
کی برائی سے۔ میں اقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا جو مجھ پر

وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّهٗ لَا
ہے اور اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا، پھر تو مجھ کو بخش

یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ (حصن حصین)
دے کہ گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا سوائے تیرے۔

Marfat.com

## سیدالاستغفار

اس دعا کو سیدالاستغفار کہتے ہیں۔ یہ گناہوں کی آگ کے لئے برفانی پانی ہے۔ اس سے معاصی کی تاریک رات سے بخشش کا سپیدہ سحر پھوٹتا ہے۔ گناہوں کی ظلمتیں کافور ہو کر انسان سراپا نور ہو جاتا ہے۔ حضرت انورؐ اس دعا کو قعدہ آخیرہ میں درود شریف کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ بھائیو اور بہنو! آپ بھی اسے پڑھ کر سینے میں نور کی قندیل روشن کریں۔

## بارگاہِ ایزدی سے رخصت

عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و سلم اپنے دائیں سلام پھیرتے (اور کہتے):۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ط

اور بائیں سلام پھیرتے (اور) کہتے:۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ ط (ابوداؤد)

## تسلیم بابرکات

عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ یُسَلِّمُ عَنْ یَمِیْنِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ وَعَنْ شِمَالِہٖ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ (رواہ ابوداؤد باسناد صحیح)

لہ سلام ہو تم پر اور مہربانی اللہ کی۔

Marfat.com

"وائل بن حجرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسول اللہ
کے ساتھ نماز پڑھی۔ پس سلام بھیجتے تھے۔ آپ دائیں اپنے السلام علیکم
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اور بائیں اپنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
یعنی سلام ہو تم پر (اے نمازیو اور فرشتو) اور رحمت اللہ کی اور
برکتیں اس کی۔ (روایت کی یہ حدیث ابوداؤد نے ساتھ صحیح سند کے)

# اذکار بعد نماز

امام اور سب مقتدیوں کو مندرجہ ذیل اذکار اور اوراد جو رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے نکلے ہوئے ہیں۔ فرض نماز و

---

لہ سلام کی نیت وَعَنْ سَمُرَۃَؓ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَنْ نَرُدَّ عَلَی الْاِمَامِ وَنَتَحَابَّ وَاَنْ یُّسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰی بَعْضٍ (رواہ ابوداؤد)
حضرت سمرۃؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ نے (کہ نیت کریں
ہم مقتدی سلام پھیرتے وقت) امام کو جواب دینے کی اور آپس میں محبت کرنے کی، اور
یہ کہ سلام کرے بعض ہمارا بعض کو (ابوداؤد) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقتدیوں
کو سلام پھیرتے وقت نیت کرنی چاہیئے کہ ہم امام کے سلام کا جواب دیتے ہیں اور
دائیں طرف کے نمازیوں کو سلام کرتے ہیں۔ اور بائیں طرف منہ پھیرتے وقت بائیں
طرف کے نمازیوں کو سلام کرتے ہیں۔ نیز سلام سے آپس میں محبت کرنا بھی مقصود ہے
بعض روایتوں میں سلام کرتے وقت فرشتوں کی نیت کرنی بھی آئی ہے اور امام کو بھی
سلام پھیرتے وقت مقتدیوں کی نیت کرنی چاہیئے۔ (محمد صادق)

Marfat.com

کے بعد پڑھنے چاہئیں۔ اور رسمی عبادت کے طریقوں سے دست بردار ہو کر مسنون طریقوں پر عمل کرنا چاہیئے۔ کیونکہ مسنون اعمال ہی موجب رضائے الٰہی ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالتَّكْبِيْرِ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں رسولؐ خدا کی نماز کا تمام ہونا تکبیر کہنے کے ساتھ پہچان لیتا تھا۔ (بخاری۔ مسلم) یعنی حضور انورؐ فرض نماز کا سلام پھیر کر اونچی آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے تھے۔ اس سے ثابت ہوا کہ امام اور مقتدیوں کو نماز سے فارغ ہوتے ہی ایک بار بلند آواز سے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا چاہیئے۔

وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثًا وَقَالَ ......

حضرت ثوبان رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ نبی کریمؐ جب اپنی نماز سے پھرتے۔ تو تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فرماتے اور (یہ) پڑھتے:۔

**ذکر اول**

**اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ**

یا الٰہی تو ہے سلام

**وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ**

اور تجھ ہی سے ہے سلامتی برکت والا ہے تو

Marfat.com

# یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (مسلم)

اے صاحب بزرگی اور بخشش کے۔

## دعائے رسولؐ میں زیادتی

جس طرح دعائے اذان میں لوگوں نے اضافہ کر رکھا ہے، اسی طرح اس دعا میں بھی لوگوں نے زیادتی کی ہوئی ہے، وہ زیادتی ملاحظہ ہو۔ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَام الفاظ رسولؐ ہیں آگے یہ زیادتی ہے والیک یرجع السلام حینا ربنا با السلام وادخلنا دار السلام پھر تبارکت فرمودہ رسولؐ کے آگے ربنا وتعالیت۔ کا اضافہ ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ شروع اور اخیر میں رسولِ خدا کے الفاظ اور درمیان میں خود اپنی طرف سے دعائیہ جملے بڑھا کر حدیث رسولؐ میں زیادتی کی ہوئی ہے۔ کیا معاذ اللہ حضورؐ یہ جملے بھول گئے تھے یا دعا ناقص چھوڑ گئے تھے؟ جس کی تکمیل امتیوں نے کی ہے۔ اگر کوئی کہے۔ کہ ان بڑھائے ہوئے جملوں میں کیا خرابی ہے ان کا ترجمہ بہت اچھا ہے۔ یہ بھی تو آخر دعا ہی ہے۔ اور خدا ہی کے آگے ہے؛ گذارش ہے کہ انسان اپنی مادری زبان میں یا عربی زبان وغیرہ میں جو دعا چاہے اپنے مالک کے آگے کرے۔ جونسے جملے چاہے۔ دعا میں استعمال کرے۔ کوئی حرج نہیں۔ خدا ارشاد فرماتا ہے—

Marfat.com

اُدْعُوْنِیْ سے " پکارو مجھے "۔ لیکن جس طرح قرآن مجید کی آیت میں اپنی طرف سے کچھ الفاظ بڑھانا منع ہے۔ اسی طرح حدیث رسولؐ میں بھی اپنی طرف سے الفاظ یا جملے زیادہ کرنے ناجائز ہیں۔ ایسا کرنے سے دین کی اصل صورت قائم نہیں رہتی۔ اور دعائے مذکور کتب احادیث میں ایک حدیث فرمانِ رسولؐ، اور دین کی ایک مستقل حیثیت رکھتی ہے جس میں زیادتی یا کمی کرنا دین میں دخل دینا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسند امام اعظمؒ میں بھی اس دعا کی زیادتی کو نوٹ کرکے بے اصل کہا ہوا ہے۔ دین کے معاملے میں ہمیں بہت محتاط رہنا چاہیئے۔ اور بڑی تحقیق سے کام لینا چاہیئے۔ تمام أئمہ مساجد اور نمازیوں کو زیادتی کے الفاظ حدیث رسولؐ (دعائے مذکور) سے خارج کرکے صرف رسول پاکؐ کی ہی اصل دعا فرضوں کے بعد پڑھنی چاہیئے۔

**ذکر دوم** معاذ بن جبل روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا۔ اے معاذ میں تجھے دوست رکھتا ہوں۔ میں نے کہا۔ میں بھی آپ کو دوست رکھتا ہوں۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ جب تو مجھے دوست رکھتا ہے۔ (تو میں تیرا دوست تجھے کہتا ہوں کہ) ہر نماز (فرض) کے بعد یہ (ذکر) پڑھنا نہ چھوڑنا۔

رَبِّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَ

اے رب میرے مدد کر میری اوپر ذکر کرنے اپنے کے اور

ئہ (صفحہ ۲۹۵ پر ملاحظہ کریں)

Marfat.com

# شُکرِکَ وَحُسنِ عِبَادَتِکَ (نسائی)

شکر کرنے اپنے کے اور اچھی کرنے اپنی عبادت کے۔

مُلاحظہ:- اس ذکر میں حضور انورؐ نے خدا سے حسن عبادت کی مدد مانگی ہے۔ یعنی اچھی اور حسین عبادت کی توفیق خدا سے چاہی ہے۔ اس لئے ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم نمازوں کو بہت اچھی اور حسین بنا کر خدا کے حضور پیش کریں۔ نمازوں کا حُسن یہ ہے۔ کہ ہم اُن کو نہایت خضوع و خشوع اور حضور قلب کے ساتھ، ارکان اربعہ کی پوری تعدیل اور رعایت کو مدنظر رکھ کر پڑھیں۔ اور انہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام سنتوں کے زیور سے آراستہ کریں۔ اسی طرح ہر قسم کی عبادت کو خلوص اور پورے پورے مسنون طریقے سے ادا کرنا حسن عبادت کہلاتا ہے۔

ذکر سوم | حضرت مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ

---

لہ (بقیہ صفحہ ۲۹۴) ناظرین! ہم خدا کا ذکر، شکر اور عبادت ہر قسم کی قولی، بدنی، مالی بغیر اس کی توفیق کے ہرگز نہیں کرسکتے، یہی وجہ ہے کہ نبی کریمؐ نے اس دعا میں اللہ سے التجا کی ہے کہ خداوندا اپنے ذکر، شکر اور عبادت کی آپ ہی ہمیں مدد اور توفیق عطا فرما تاکہ تیری دستگیری اور مدد سے آئندہ بھی اسی طرح نماز پڑھتے ہیں، اور تیرا ذکر اور شکر بھی جاری رکھ سکیں۔ سبحان اللہ! نبی رحمت کے سوا اور کون ایسے وظیفے بتا سکتا ہے۔ (محمد صادق)

Marfat.com

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے پیچھے کہتے تھے (یہ)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں

لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

اسی کیلئے ہے بادشاہت اور اسی کیلئے ہے سب تعریف اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ

ہر چیز پر قادر ہے۔ یا الٰہی

لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا

نہیں کوئی روکنے والا تیری عطا کو اور نہیں کوئی

مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ

عطا کرنے والا تیرے روکے گئے کو اور دولتمند کو

ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (بخاری مسلم)

(اس کی) دولتمندی تیرے عذاب سے نافع نہیں ہے۔

**ذکر چہارم** حضرت عبداللہ بن زبیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی نماز سے سلام پھیرنے کے بعد پڑھتے تھے (یہ)

Marfat.com

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا
اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس

شَرِیْكَ لَہٗ ط لَهُ الْمُلْكُ وَ
کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ہے بادشاہت اور

لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
اسی کے لئے ہے سب تعریف، اور وہ ہر چیز پر

قَدِیْرٌ ط لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا
قادر ہے۔ گناہوں سے بازگشت اور عبادت پر قدرت

بِاللّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا
(صرف) اللہ کی توفیق سے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ
اور ہم (صرف) اسی کی عبادت کرتے ہیں وہی ہے نعمت کا مالک

وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ
اور اسی کی ملکیت ہے فضل (یعنی فضل اور نعمتیں صرف اسی

Marfat.com

الْحَسَنُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

کی طرف سے ہیں، اور اسی کیلئے ہے تعریف اچھی اللہ کے سوا

مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ

کوئی معبود نہیں خاص کرنیوالے ہیں ہم (صرف) اسی کی

الْكٰفِرُوْنَ (رواہ مسلم)

عبادت۔ اگرچہ بُرا منائیں کافر۔

**ذکر پنجم** حضرت سعد رض یہ کلمات اپنی اولاد کو سکھاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے پیچھے ان کلمات کے ساتھ پناہ پکڑتے تھے (یعنی پڑھتے تھے)

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ

یا الٰہی میں تیرے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں کم ہمتی سے

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ

اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بخیلی سے اور پناہ پکڑتا

بِكَ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُ

ہوں ساتھ تیرے بڑھاپے میں ستر ابہتر ا ہونے سے اور پناہ

Marfat.com

بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ
پکڑتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ دنیا سے اور قبر کے

الْقَبْرِ۔ (رواہ البخاری)
عذاب سے۔

**جُبن سے پناہ** اس دعا میں حضورؐ نے جبن سے خدا کے ساتھ پناہ مانگی ہے۔ جبن کے معنی بزدلی، اور کم ہمتی کے ہیں۔ یعنی طاعت الٰہی پر ہمت ہارنا۔ بزدلی دکھانا۔ جب خدا کی عبادت اور فرمانبرداری پر انسان کی جرأت ماری جائے تو ایسا بزدل شخص نہ دین کا رہتا ہے۔ اور نہ دنیا کا۔ اس لئے جبن جیسی بد خصلت سے حضورؐ نے پناہ مانگی اور امت کو ہر نماز کے بعد پناہ مانگنے کا سبق دیا۔

**بخل سے پناہ** بخل سے اس لئے پناہ مانگنے کو کہا ہے کہ بخل کے سبب علمی اور مالی منافع متعدی نہیں ہونے پاتے۔ بخیل دوسروں کو مال، علم اور خیر خواہی سے فائدہ نہیں پہنچانا چاہتا۔ بخل کے باعث مال، علم، ہنر، اور خیر خواہی محدود ہوتے ہوتے گم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے اس بد عادت سے بھی خدا کی پناہ لینی چاہیے۔ غور کریں۔ کہ یورپ بخل شکن ہو کر دنیا میں کہکشاں گیر ترقیاں کر گیا ہے اور ہم

Marfat.com

بخیل بن کر اپنے اسلاف کا نام بھی گم کر بیٹھے ہیں۔

**ارذل عمر سے پناہ** ارذل عمر، ناکارہ عمر کو کہتے ہیں۔ جب کہ انسان بوڑھا پھوس ہو کر عقل و حواس کھو بیٹھتا ہے۔ تمام اعضاء ضعیف ہو جاتے ہیں۔ سٹھیا بہتّرا ہو کر وبالِ جان بن جاتا ہے۔ خدا کی نعمتوں سے شکر بجا لانے اور عبادت کرنے سے رہ جاتا ہے۔ اس لئے ایسی بے سود نکمی اور ناکارہ عمر سے حضور انور ؐ نے خدا کی جناب میں پناہ مانگنے کو کہا ہے۔ یعنی ایسی عمر سے خدا بچائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ خدا بوڑھا نہ کرے۔ بلکہ مطلب یہ ہے۔ کہ خدا بڑھاپے میں سٹھیا بہتّرا نہ کرے۔ بلکہ اپنے فضل سے تا دمِ واپسین عبادت اور شکر کی توفیق اور عقل و حواس کی صحت بحال رکھے۔

**فتنۂ دنیا** فتنۂ دنیا اور فتنۂ زندگی دونوں کا مفہوم قریباً ایک ہی ہے۔ اور فتنۂ زندگی کی مختصر تشریح پہلے گذر چکی ہے۔

**عذاب قبر** عذاب قبر کی تفہیم بھی دعائے قعدہ میں بیان ہو چکی ہے۔

**ذکر ششم** حضرت ابی ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ

Marfat.com

جو شخص ہر نماز کے بعد پڑھے (یہ) :-

سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۳ بار } پس یہ ہوئے ننانوے اور سَو پورا کرنے کے لئے پڑھے (یہ)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں

لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَ

اسی کے لئے ہے بادشاہت اور اسی کیلئے ہے سب تعریف

ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

بخشے جائیں گے گناہ اس کے اگرچہ ہوں مانند دریا کی جھاگ کے (رواہ مسلم)

ملاحظہ! کعب بن عجرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص نماز فرض کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار۔ الحمد للہ ۳۳ بار۔ اللہ اکبر ۳۴ بار کہے گا۔ وہ ثواب سے ناامید نہیں ہوگا۔ (مسلم)

**ذکر ہفتم** عقبہ بن عامر رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِیْ

Marfat.com

دُبُرِ کُلِّ صَلوٰۃٍ۔ (رواہ ابوداوٗد۔ احمد والنسائی) کہ رسول خدا ؐ نے مجھے حکم کیا۔ کہ میں ہر نماز کے پیچھے معوّذاتؔ پڑھا کروں۔"

مُلاحظہ:۔ معوّذات ان سورتوں کو کہتے ہیں۔ جن کے شروع میں اعوذ کا لفظ ہے۔ یعنی قرآن کی آخری دو سورتیں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

نوٹ:۔ معوذات لفظ جمع ہے۔ اور سورتیں دو ہیں معوذات اس لئے لاتے ہیں کہ دو بھی اقل جمع ہیں۔ اور بعض سورہ کافرون اور سورہ اخلاص کو معوذات میں داخل کرتے ہیں تغلیباً۔ یعنی آخری دو سورتوں کو غالب کر کے چاروں کو معوذات سے تعبیر کر لیتے ہیں۔ ناظرین خواہ آخری دو پڑھیں یا چاروں پڑھا کریں۔ دونوں طرح عمل معوذات پر ہو جائے گا۔

**ذکرِ ہشتم** حضرت علی رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں نے اس منبر کے اوپر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔

مَنْ قَرَأَ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلوٰۃٍ لَمْ یَمْنَعْہُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ اِلَّا الْمَوْتُ۔

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

---

؎ قرآن کی آخری دو سورتوں میں مخلوق کی ہر قسم کی برائیوں سے خدا کی پناہ مانگی جاتی ہے۔ اس لئے ان کو معوّذات کہتے ہیں۔ (محمد صادق)

Marfat.com

جو کوئی ہر نماز کے پیچھے آیۃ الکرسی پڑھے (تو) اس کو بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روکتی۔

مطلب یہ ہے کہ آیۃ الکرسی پڑھنے والا موت کے بعد سیدھا بہشت کو جائے گا۔ یعنی وقت مقررہ پر صرف موت آنے کی دیر ہے۔ جب دنیا کی زندگی موت نے ختم کی۔ تو یہ بہشت میں پہنچ گیا۔

ملاحظہ:۔ آیۃ الکرسی قرآن مجید کی ایک آیت ہے۔ جو تیسرے سیپارے کے دوسرے رکوع میں ہے۔ جن کو زبانی نہیں آتی وہ اسے یاد کرلیں، نمازوں کے بعد دوسرے اذکار کے ساتھ اسے بھی پڑھا کریں۔ آیۃ الکرسی کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ حضور انورؐ نے فرمایا۔

مَنْ قَرَأَ حِیْنَ یَأْخُذُ مَضْجَعَهٗ اٰمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰی دَارِهٖ وَ دَارِ جَارِهٖ وَ اَهْلِ دُوَیْرَاتٍ حَوْلَهٗ۔

(شعب الایمان)

یعنی جو کوئی اسے سوتے وقت پڑھے گا۔ تو خدا تعالےٰ اس کے گھر کو۔ اس کے ہمسایہ کے گھر کو۔ اور اس کے ہمسایہ کے اردگرد کے گھروں کو (آفتوں اور بلاؤں سے) امن و امان دیتا ہے۔

Marfat.com

# ستّر ہزار فرشتوں کی دُعائیں لینے کا وظیفہ

ذکر نہم

حضرت معقل بن یسار رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص صبح کے وقت تین بار کہے دیہ) اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اس کے بعد سورہ حشر کی آخری تین آیتیں پڑھے۔ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے اخیر سورہ تک) وکل اللہ بہ سبعین الف ملک یصلون علیہ حتی یمسی الخ۔ تو اللہ تعالےٰ اس آدمی کے ساتھ ستر ہزار (۷۰۰۰۰) فرشتے متعین کردیتا ہے جو اس کے لئے دصبح سے شام تک (خدا کی جناب میں) دعا کرتے ہیں۔ (اس کے گناہوں کی بخشش، نیکیوں کی توفیق اور بدیوں سے بچنے کے لئے)۔ اور اگر مرجائے اس دن تو مرتا ہے شہید، اور جو شخص پڑھے اس کو شام کے وقت (یعنی اسی طرح تین بار اعوذ۔ اور ایکبار سورہ حشر کی تین آیتیں) وہی مرتبہ پاتا ہے۔ (یعنی ستر ہزار فرشتے شام سے صبح تک اس کے لئے دعائیں مانگتے رہتے ہیں۔

(رواہ الترمذی والدارمی)

ناظرین! سورہ حشر سیپارہ ۲۸ کی آخری تین آیتیں زبانی کرلیں، اور یہ وظیفہ بھی دوسرے اذکار کے ساتھ صبح کی نماز کے بعد اور شام کی نماز کے بعد پڑھ لیا کریں۔ تاکہ صبح سے شام اور شام سے

Marfat.com

صبح تک ستر ہزار فرشتے آپ کے لئے دین اور دنیا کی بھلائیوں کی خدا کے حضور دعائیں کرتے رہیں۔ اور جس کے لئے فرشتے دُعا کریں۔ اسے اور کیا چاہیئے۔

ذکر دہم

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ

اے اللہ رب ہمارے اور رب ہر چیز کے

اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ

میں گواہی دیتا ہوں کہ تو تنہا اکیلا رب ہے

لَاشَرِيْكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ

تیرا کوئی شریک نہیں اے اللہ رب ہمارے اور

رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيْدٌ اَنَّ

رب ہر چیز کے میں گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً

مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا

تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اے اللہ رب ہمارے

Marfat.com

وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَّ الْعِبَادَ
اور رب ہر چیز کے (میں گواہی دیتا ہوں) کہ تمام بندے

كُلُّهُمْ اِخْوَةٌ ط اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ
آپس میں دینی بھائی ہیں اے اللہ رب ہمارے اور

رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ نِ اجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا
رب ہر چیز کے (میری دعا ہے کہ) مجھ کو اور

لَّكَ وَاَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي
میرے اہل کو اپنا مخلص بنا لے ہر گھڑی

الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَ
دنیا اور آخرت میں اے بزرگی اور

الْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ
بخشش والے تو (میری دعا) سن اور قبول کر خدا

اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ
بہت بڑا ہے خدا مجھ کو کافی ہے اور اچھا

Marfat.com

الْوَكِيْلُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ (ابوداود نسائی)
کارساز ہے خدا بہت بڑا ہے

ذکر یازدہم

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ
خداوندا میرے لئے میرا دین سنوار دے

الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِیْ
جس کو تو نے بنایا ہے میرے کام کی حفاظت کا سبب

وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ
اور دنیا (بھی) سنوار دے جس میں ٹھیرائی ہے تو نے

فِیْهَا مَعَاشِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ
زندگانی میری اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں

بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ
تیری خوشنودی کی تیرے غصہ سے اور پناہ مانگتا ہوں

بِعَفْوِكَ مِنْ نَقِمَتِكَ وَاَعُوْذُ
تیری معافی کی تیرے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں

Marfat.com

بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ

تجھ سے تیری سزا سے، کوئی روکنے والا نہیں ہے جس چیز

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا

کو تو عطا کرے اور کوئی عطا کرنے والا نہیں جس چیز کو تو

رَادَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ

روکے اور کوئی ٹلنے والا نہیں اسے کہ فیصلہ کرے تو اور نہیں

ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ط (نسائی)

نفع پہنچا سکتی دولتمند کو تیرے عذاب سے اسکی دولتمندی

ذکر دوازدہم

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ

اے اللہ تو میری تمام (چھوٹی) خطاؤں

وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا. اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِيْ

اور (بڑے) گناہوں کو معاف کر دے، اے اللہ میرا مرتبہ بلند کر

وَاَحْيِنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْزُقْنِيْ

اور مجھ کو زندہ رکھ اور مجھ کو غنی کر اور مجھ کو رزق دے

Marfat.com

وَاهْدِنِیْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَ
اور مجھ کو ہدایت کر نیک اعمال اور

الْاَخْلَاقِ اِنَّهٗ لَا یَهْدِیْ
اچھی عادتوں کی۔ کیونکہ نیکیوں کی ہدایت

لِصَالِحِهَا وَلَا یَصْرِفُ
کرنے والا اور برائیوں سے پھیرنے والا

سَیِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ؕ (حصن حصین)
سوائے تیرے (قطعاً) کوئی نہیں ہے۔

ذکر سیزدہم

رَبِّ اَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ
اے رب تو میری مدد کر اور نہ مدد کر میرے خلاف

وَانْصُرْنِیْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَیَّ
اور غالب کر مجھ کو اور نہ غالب کر کسی کو، مجھ پر

وَامْکُرْلِیْ وَلَا تَمْکُرْ عَلَیَّ
اور تدبیر بنا مجھ کو اور نہ تدبیر بنا میرے دشمنوں کو میرے خلاف

Marfat.com

وَاهْدِنِیْ وَیَسِّرِ الْهُدٰی لِیْ

اور ہدایت دے مجھ کو اور آسان کر ہدایت میرے لئے

وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ

اور مدد دے مجھ کو میرے ظالموں پر

رَبِّ اجْعَلْنِیْ لَکَ شَاکِرًا لَّکَ

اے رب میرے مجھے اپنا شکر کرنے والا

ذَاکِرًا لَّکَ رَاھِبًا لَّکَ مِطْوَاعًا

اپنا ذکر کرنے والا ڈرنے والا حکم ماننے والا گڑگڑانے

لَّکَ مُخْبِتًا اِلَیْکَ اَوَّاھًا مُّنِیْبًا

والا۔ اپنی طرف عاجزی سے رجوع کرنے والا بنا دے

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِیْ وَاغْسِلْ

اے رب قبول کر توبہ میری اور دھو ڈال

حَوْبَتِیْ وَاَجِبْ دَعْوَتِیْ وَثَبِّتْ

گناہ میرے اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکھ

Marfat.com

حُجَّتِیْ وَسَدِّدْ لِسَانِیْ وَاھْدِ قَلْبِیْ
دلیل میری اور سیدھی کر زبان میری اور ہدایت دے میرے دل

وَاسْلُلْ سَخِیْمَۃَ صَدْرِیْ (ترمذی)
کو اور نکال دے کینہ میرے سینہ سے۔

بھائیو اور بہنو! — رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان پاک سے نکلے ہوئے یہ اذکار اور وظائف زبانی کر لو۔ اور پانچوں نمازوں کے بعد ضرور پڑھا کرو۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک کے تمام اولیاء اللہ اگر اکھٹے ہو کر آپ کو کوئی وظیفہ بتائیں تو ان کا بتایا ہُوا وظیفہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے اذکار کے مرتبے کو حاشا و کلا ہرگز ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ نبی رحمت کے اذکار پاک تمام انبیائے الٰہی کے کلمات طیبات کا نچوڑ ہیں۔ اس لیئے نمازوں کے بعد ان وظائف کا پڑھنا اپنے روح کی غذا بنا لو۔ تمام مقاصد پورے ہوتے رہیں گے۔ رحمت کی ہوائیں مطلع حوائج سے پریشانی کے بادلوں کو چھٹاتی رہیں گی۔ دنیا کی بھلائیاں اور آخرت کی خوبیاں آپ کے گرد جمع ہوں گی۔

## فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا درست ہے

حضرت انس رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

نے فرمایا:۔

مامن عبد بسط کفیہ فی دبر کل صلوٰۃ ثم یقول اللّٰھم الٰھی واله ابراھیم واسحق ویعقوب واله جبریل ومیکائیل واسرافیل أسئلك ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی مبتلی وتنالنی برحمتك فانی مذنب وتنفی عنی الفقر فانی متمسکن الا کان حقا علی اللہ عزوجل ان لا یرد یدیہ خائبتین۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن سنی)

"جو بندہ ہر نماز کے بعد اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر کہے۔ اللّٰھم الٰھی واله ابراھیم ... الی اٰخرہ۔ تو خدا تعالےٰ اس کے ہاتھوں کو نہیں پھیرتا نامراد"

حضرت عامر رضؓ کہتے ہیں:۔ صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیہ ودعا...

"میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی۔ جب حضورؐ نے سلام پھیرا۔ تو قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر (مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر) دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی"

(ابن ابی شیبہ)

ملاحظہ:۔ معلوم ہوا۔ کہ امام کا سلام پھیر کر مقتدیوں کی طرف منہ کر کے دعا مانگنا درست ہے۔

# سجدۂ سہو کا بیان

## تین یا چار رکعت کے شک پر سجدہ

عطا بن یسار ابی سعید سے نقل کرتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

اِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ يَدْرِكُمْ صَلّٰى ثَلٰثًا اَوْ اَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلٰى مَا اسْتَيْقَنَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ - (رواہ مسلم)

جب کوئی تمہارا اپنی نماز میں شک کرے۔ پس وہ نہ جانے۔ کہ کتنی نماز پڑھی ہے۔ تین رکعت یا چار رکعت۔ پس چاہیئے کہ دور کرے شک اور بنا کرے (اپنی نماز کی) اس چیز پر کہ یقین رکھتا ہے پھر کرے دو سجدے (سہو کے) سلام پھیرنے سے پہلے (مسلم)

## سجدۂ سہو کا طریقہ

سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے۔ کہ قعدہ آخری میں تشہد، درود اور دعا پڑھنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جائیں۔ پھر اٹھ کر جلسے میں بیٹھ کر دوسرا سجدہ کریں۔ اور پھر اٹھ کر سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوں۔ حدیث مذکور میں سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو کا حکم ہے اِس

Marfat.com

لئے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے سے قبل کرنے چاہئیں۔

## قعدہ اولیٰ کے ترک پر سجدہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلٰوةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهٗ كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ۔ (متفق علیہ)

عبداللہ بن بحینہ سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی صحابہؓ کو ظہر کی۔ پس کھڑے ہوئے پہلی دو رکعتوں میں (یعنی قعدہ میں سہواً نہ بیٹھے) پس لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ یہاں تک کہ جب پڑھ چکے نماز (اور آخری قعدہ میں سلام پھیرنے کا وقت آیا) اور منتظر ہوئے لوگ سلام پھیرنے کو (تو) تکبیر کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درحالیکہ بیٹھے (ہی) ہوئے تھے۔ پھر کئے دو سجدے سلام پھیرنے سے پہلے پھر سلام پھیرا۔ (بخاری مسلم)

(نوٹ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل مبارک سے ثابت ہوا۔ کہ سجدہ سہو سلام پھیرنے سے قبل کرنا چاہیئے۔

---

لہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سہو ونسیان اقوال میں جو اخبار واحکام کی تبلیغ سے متعلق ہیں ہرگز جائز نہیں اور افعال میں سہو ہوتا تھا تاکہ لوگ مسائل سیکھیں۔ سبحان اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سہو سے بھی تکمیل دین ہوتی ہے۔ (محمد صادق)

Marfat.com

# نماز سے فارغ ہو کر باتیں کر چکنے کے بعد سجدہ

عمران بن حصین رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی۔ اور تین رکعت میں سلام پھیرا پھر آپ گھر میں داخل ہوئے۔ پھر ایک شخص خرباق نام نے آپ سے (سہو) کا ذکر کیا۔ پھر آپ لوگوں کے پاس پہنچے اور خرباق کے قول کی تصدیق چاہی۔ لوگوں نے کہا۔ خرباق سچ کہتا ہے۔ پھر آپ نے ایک رکعت پڑھی پھر سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے۔ پھر سلام پھیرا۔ (صحیح مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ جو شخص چار رکعت کی جگہ تین پڑھ کر سلام پھیر دے۔ پھر جب اس کو معلوم ہو جائے کہ میں نے تین رکعت پڑھی ہیں۔ تو وہ خواہ گھر بھی چلا جائے۔ اور باتیں بھی کر لے تو پھر بھی وہ ایک ہی رکعت جو رہ گئی ہو۔ پڑھ کر سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے۔ اس کو ساری نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اور ایک یہ امر بھی معلوم ہوا۔ کہ نماز میں اگر سجدہ سہو پڑ جائے۔ اور کسی وجہ سے نمازی سجدہ سہو نہ کر سکے۔ اور سلام پھیر کر باتیں وغیرہ کر لے پھر یاد آنے پر جب سجدہ سہو کرنا چاہے۔ تو سلام کے بعد کرے۔ اور پھر سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ سجدہ سہو تو بالعموم سلام سے پہلے ہی کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ آپ اوپر پڑھ آئے ہیں۔ لیکن اگر نماز سے فارغ ہو کر باتیں کر چکیں۔ اور پھر نقصان نماز یاد آنے پر جب

Marfat.com

سجدہ سہو کرنے لگیں۔ تو ہنگام سجدہ پہلے سلام پھیریں۔ پھر دو سجدے کریں۔ اور پھر سلام پھیر کر نماز سے باہر آئیں۔

## چار کی جگہ پانچ رکعت پڑھنے پر سجدہ

عبداللہ بن مسعود رضا روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے نماز پڑھی ظہر کی (سہوًا) پانچ رکعت، پھر آپ سے کہا گیا۔ کیا نماز میں زیادتی کی گئی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا سبب؟ صحابہ رضا نے عرض کیا۔ آپ نے ظہر کی پانچ رکعت پڑھی ہیں۔ پھر آپ نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا۔ کہ میں آدمی ہوں مانند تمہارے بھولتا ہوں۔ جیسے تم بھولتے ہو۔ پس جب بھولوں میں۔ تو یاد دلاؤ مجھ کو۔ (بخاری مسلم)

## تعداد رکعت کے شک پر سجدہ

جس شخص کو نماز میں یہ شک پڑے۔ کہ آیا اس نے ایک رکعت پڑھی ہے۔ یا دو۔ تو وہ اس کو ایک رکعت یقین کرے اور جس کو یہ شک پڑے۔ کہ اس نے دو پڑھی ہیں۔ یا تین۔ تو وہ اس کو دو رکعت یقین کرے۔ اور پھر (قعدہ آخری میں) سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے (سہو کے) کرے۔

(مسند امام احمد)

Marfat.com

## قعدہ میں بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہونے پر سجدہ

جو نمازی شک کے باعث قعدہ اولیٰ میں بیٹھنے کی بجائے سیدھا کھڑا ہو جائے۔ تو وہ (قبل سلام) دو سجدے کرے۔ اور جو پورا کھڑا نہ ہو کر قعدہ میں بیٹھ جائے۔ تو اس پر سجدہ سہو لازم نہیں آتا۔

(ابوداؤد۔ ابن ماجہ۔ دارقطنی)

ملاحظہ:۔ سجدہ سہو سلام سے قبل یا بعد کرنے کا ذکر تو احادیث میں آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ لیکن صرف ایک ہی طرف سلام پھیر کر سجدہ سہو کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

# نماز باجماعت کا بیان

## ستائیس نمازوں کا ثواب

رسولِ خدا نے فرمایا۔ اکیلے کی نماز سے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ستائیس درجے زیادہ (ثواب) رکھتا ہے۔ (بخاری مسلم)

## تارک جماعت کے گھروں کو جلانے کا قصد

رسولِ خدا نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی کہ جان میری اس کے

Marfat.com

ہاتھ میں ہے، البتہ قصد کیا میں نے کہ جلا دوں گھر ان لوگوں کے جو حاضر نہیں ہوتے ہیں نماز (جماعت) میں۔ (بخاری مسلم)

بھائیو! غور کرو!! اذان سن کر مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھنا کس قدر اشد ضروری ہے کہ رسول اللہ اتنے غضبناک ہوئے کہ مسجد میں حاضر نہ ہونے والوں کے گھروں کو جلا دینے کا قصد کر لیا۔ لیکن بے قصور بچوں اور عورتوں کے باعث یہ قصد ترک فرما دیا۔

## نابینا بھی مسجد میں جائے

عبداللہ بن مکتوم نابینے نے اپنے اندھے ہونے کا عذر پیش کر کے اپنے گھر پر نماز پڑھنے کی اجازت چاہی حضور نے فرمایا۔ اذان سنتے ہو۔ عبداللہ نے کہا جی ہاں۔ قَالَ فَاَجِبْ۔ (پھر) آپ نے فرمایا۔ پس حاضر ہو نماز میں۔ (مسلم)

بھائیو! سوچو! نابینے کو گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت نہ مل سکی۔ اور آنکھوں والے جو اذان سن کر مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے نہیں جاتے۔ قیامت کو ان کا کیا حال ہو گا۔ جماعت سے نماز پڑھنے میں اجتماعی زندگی کا راز پنہاں ہے، اور تارک جماعت قوم میں انفرادیت پیدا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ نابینوں تک کو مسجد کی حاضری کا حکم دیا گیا۔

## منافقوں پر بھاری نمازیں

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عشاء اور فجر کی نماز

Marfat.com

جماعت کے ساتھ پڑھنا منافقوں پر بہت بھاری ہے، اگر ان کو ان دونوں نمازوں کا ثواب معلوم ہوتا۔ تو اپنے گھٹنوں پر چل کر ان نمازوں میں حاضر ہوتے۔ (بلوغ المرام)

بھائیو! خبردار!! فجر اور عشاء کی جماعت میں ہرگز سستی نہ کرنا کہ یہ علامت نفاق کی ہے ان دونوں نمازوں میں منافق حاضر نہیں ہوتے تھے۔ خدا ہمیں سستی سے بچائے اور دوسری نمازوں کی طرح خاص طور پر فجر اور عشاء جماعت کے ساتھ پڑھنے کی توفیق دے۔

## نفاق اور دوزخ سے نجات

جو شخص چالیس دن جماعت کے ساتھ مع تکبیر اولیٰ نماز پڑھے تو اس کے لئے دو خلاصیاں لکھی جاتی ہیں۔ ایک خلاصی آگ سے اور دوسری نفاق سے۔ (ترمذی)

**ملاحظہ:۔** قارئین کرام کوشش کریں۔ کہ چالیس دن پانچوں نمازیں مع تکبیر اولیٰ با جماعت پڑھیں، چالیس دن کے بعد نجات اور اخلاص کی آپ کو سند ملے گی۔ اور جماعت کی مداومت کی کرامت حاصل ہو گی۔

حضورؐ نے فرمایا۔ جماعت کھڑی ہو جائے۔ تو پاس کوئی نماز مت پڑھیں۔ (مسلم)

## عورتوں کو مسجد کی اجازت

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تمہاری عورت

Marfat.com

مسجد کی طرف جانے کی اجازت مانگے۔ (تراویح، نماز جمعہ وغیرہ پڑھنے کے لئے) پس ہرگز نہ منع کرو اس کو۔ (بخاری مسلم)

ملاحظہ:۔ جس مسجد میں کوئی عالم ربانی خالص قرآن اور حدیث بیان کرتا ہو۔ جہاں کتاب وسنت کا چشمہ ہدایت پھوٹ رہا ہو۔ توحید کی آبشار بہتی ہو۔ اخلاق رسولؐ کی نسیم عنبر فشاں ہو۔ تو ان حالات میں مستورات کو مسجد میں جانے کی اجازت دینی چاہیئے، ورنہ ان کے گھر نماز کے لئے بہتر ہیں۔ چنانچہ ابن مسعود کی ایک روایت ابوداؤد میں ہے۔ کہ حضور انورؐ نے فرمایا۔ "نماز عورت کی اپنے گھر (کے دالان) میں، صحن میں پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور اس کا کوٹھڑی میں نماز پڑھنا کھلے مکان میں پڑھنے سے بہتر ہے"۔

# حدیث کے مطابق نماز کے متفرق مسائل

اگر جماعت کھڑی ہو جائے، اور کسی شخص کو پاخانہ کی حاجت ہو تو پہلے پائخانہ سے فراغت حاصل کرے اور پھر نماز پڑھے، اگر جماعت فوت ہو جائے۔ تو مضائقہ نہیں"۔ (ترمذی، ابوداؤد)

جو کوئی اذان سن کر مسجد میں جماعت کے لئے بغیر کسی عذر نہ پہنچے

ـــــــــــــــــــــــــــ

لہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی اکرمؐ نے لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَّهُنَّ (رواہ ابوداؤد) تم اپنی عورتوں کو مسجدوں سے منع نہ کرو اور (لیکن) گھر ان کے ان کیلئے بہتر ہیں (نماز پڑھنے کو)۔ (محمد صادق)

Marfat.com

(اور گھر میں پڑھے، تو رسول اللہ نے فرمایا۔ لم تقبل منہ الصلوٰۃ (ابوداؤد)
"اس سے نماز قبول نہیں کی جاتی"

قبول نہ ہونے کا مطلب علماء یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ اس کو نماز کا ثواب نہیں ہوتا۔ اگرچہ فرضیت ساقط ہوجاتی ہے۔ بلا عذر گھر میں پڑھنے والوں کو رسول پاک کے حکم لم تقبل پر بڑی سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔

جس بستی میں تین آدمی ہوں۔ اور وہ جماعت سے نماز نہ پڑھیں تو ان پر شیطان غالب ہوتا ہے۔ (ابوداؤد۔ نسائی)

کھانا تیار ہو (اور بھوک لگی ہو) تو کھا کر نماز پڑھنی چاہیئے (صحیح مسلم)

سردی اور بارش کی رات میں رسول خدا نے گھروں میں نماز پڑھنے کی اجازت دی۔ (بخاری، مسلم)

سورج کے نکلتے وقت اور ڈوبتے وقت، اور ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنی منع ہے۔ اور اسی طرح نماز فجر پڑھ لینے کے بعد سورج کے اچھی طرح نکل لینے تک اور عصر کی نماز کے بعد آفتاب کے اچھی طرح غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ (صحیح مسلم)

ملاحظہ:- نماز کے ممنوعہ اوقات میں فوت شدہ نماز پڑھ لینی جائز ہے۔ چنانچہ بخاری، مسلم میں کریب مولیٰ ابن عباس سے روایت ہے۔ کہ رسول خدا نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں، اور حضور سے دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا:- وَاِنَّہٗ اَتَانِیْ نَاسٌ مِّنْ

Marfat.com

عَبْدِ الْقَيْسِ نَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ ۔ (متفق علیہ) بات یہ ہے۔ کہ آئے میرے پاس کتنے لوگ عبد القیس سے (احکام دین سیکھنے کے لئے) پس انہوں نے مجھے ظہر کے بعد کی دو رکعتوں سے باز رکھا۔ پس یہ تھیں وہ دونوں۔ (جو میں نے بعد عصر کے پڑھی ہیں)"۔ (بخاری مسلم)

اسی طرح فجر کی چھوٹی ہوئی سنتیں بھی ہم بعد فجر پڑھ سکتے ہیں۔ فرضوں کے سوا سنتیں اور نوافل بجائے مسجد کے گھر میں پڑھنے افضل ہیں۔ (اور مسجد میں جائز)۔ (بخاری شریف)۔

نماز میں اگر سجدے کی آیت پڑھیں۔ تو سجدہ کریں۔ (ابوداؤد)

عورتیں بھی آپس میں جماعت کرا سکتی ہیں۔ جو عورت امام ہے وہ عورتوں کی صف کے بیچ میں کھڑی ہو کر امامت کے فرائض ادا کرے۔ مردوں کی طرح آگے کھڑی نہ ہو۔ (دارقطنی)۔

اگر نماز میں جمائی آجائے۔ تو حتی الوسع روکیں۔ نہ رکے تو منہ پر ہاتھ لیں۔ اور آواز بلند نہ کریں (ترمذی)

نماز میں مرد کو ناف سے گھٹنے تک اور دونوں کندھے ڈھانکنے ضروری ہیں۔ اور مستورات کو تمام بدن ڈھانکنا ضروری ہے۔ حتیٰ کہ دونوں پاؤں ٹخنوں سے نیچے تک۔ سوائے منہ اور دونوں ہاتھوں کے۔ (بخاری شریف)

مرد پاجامہ یا تہ بند ٹخنوں سے اونچا رکھے۔ رسول خدا صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے ٹخنوں پر تہ بند لٹکاتے ہوئے نمازی کو پھر وضو کر کے نماز پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ (ابوداؤد)

نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنا بڑا گناہ ہے۔ (مشکوٰۃ)

# نماز کی صفوں کی برابری کا بیان

## صفوں کی برابری

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ۔ (بخاری شریف) ــ "اپنی صفوں کو برابر کرو۔ پس تحقیق صفوں کا برابر کرنا نماز کے پورا کرنے میں سے ہے۔"

ملاحظہ:۔ قرآن میں آتا ہے۔ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ۔ نماز قائم کرو یعنی ارکان اور سنن کی تعدیل اور رعایت سے نماز پڑھو۔

حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ صفوں کا برابر اور سیدھا کرنا بھی نماز کے قائم کرنے میں داخل ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ صفوں کا ٹیڑھا ہونا نقصانِ نماز کا موجب ہے۔

## صفیں سیدھی کرنے کا حکم

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا حَتّٰی کَاَنَّمَا یُسَوِّیْ بِھَا

Marfat.com

الْقِدَاحَ حَتّٰى رَاٰى اَنَّا قَدْ اَقْلَنَا عَنْهُ ثُمَّ خَرَجَ يَوْمًا فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِيًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ فَقَالَ عِبَادَ اللّٰهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ۔ (صحیح مسلم)

"نعمان بن بشیر روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو (ایسا) برابر کرتے گویا برابر کرتے ان کے ساتھ تیروں کو۔ (یعنی صفیں ایسی سیدھی کرتے کہ تیروں کو ان کے ساتھ سیدھا کر سکیں۔ الحاصل صفیں تیروں سے زیادہ سیدھی ہوتیں) یہاں تک کہ ہم نے آپ سے صفوں کا سیدھا کرنا سمجھ لیا۔ ایک دن حضورؐ (جماعت کے لئے) کھڑے ہوئے اور تکبیر کہنے کو تھے۔ کہ ایک شخص کو دیکھا۔ اس کا سینہ صف سے باہر نکلا ہوا ہے۔ پس فرمایا۔ برابر اور سیدھی کرو اپنی صفوں کو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہاری ذاتوں میں اختلاف ڈال دے گا"

**تنبیہ** مذکورہ حدیث کی رو سے صفوں کا سیدھا کرنا نہایت ضروری ہے۔ اقامت ہو چکنے کے بعد جب صفیں سیدھی۔ درست اور برابر ہو جائیں۔ تو پھر امام کو تکبیر اولیٰ کہنی چاہیئے۔ خبردار! صفیں کج اور ٹیڑھی نہ ہوں۔ کہ صفوں کا ٹیڑھا پن باہمی پھوٹ، اختلافِ قلوب اور باطنی کدورت کا موجب ہے۔

Marfat.com

# صفوں میں مل کر سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑا ہونے کا حکم

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُصُّوْا صُفُوْفَکُمْ وَقَارِبُوْا بَیْنَھَا وَحَاذُوْا بِالْاَعْنَاقِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنِّیْ لَاَرَی الشَّیْطٰنَ یَدْخُلُ فِیْ خُلَلِ الصَّفِّ کَاَنَّھَا الْحَذَفُ ۔ (ابوداؤد)

(ترجمہ) "حضرت انس روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (سیسہ پلائی دیوار کی طرح) ملی ہوئی رکھو صفیں اپنی۔ (یعنی آپس میں خوب بھڑ کر مونڈھے سے مونڈھا اور قدم سے قدم ملا کر کھڑے رہو) اور نزدیکی کرو درمیان صفوں کے (یعنی دو صفوں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ چھوڑو۔ کہ ایک صف وہاں اور کھڑی ہو سکے) اور برابر رکھو گردنیں۔ (یعنی سب برابر جگہ پر کھڑے رہو۔ کہ گردنیں برابر رہیں) قسم ہے اس ذات کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ کہ تحقیق دیکھتا ہوں میں شیطان کو داخل ہوتا ہے صف کے شگافوں میں گویا کہ وہ سیاہ بچہ ہے بکری کا۔"

برادرانِ اسلام! غور کریں۔ کہ صف بندی کی کتنی سخت تاکید ہے پھر خبردار! صف کے شگافوں کو مونڈھے سے لے کر پاؤں تک خوب

Marfat.com

بند کیا کریں۔ یعنی قدم سے قدم اور مونڈھے سے مونڈھا اچھی طرح ملا کر صف میں کھڑے ہوا کریں۔ اگر آپ صف کے درمیان میں سوراخ اور شگاف چھوڑ دیں گے۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قسم کھا کر فرماتے ہیں۔ کہ وہاں شیطان کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور جب صفوں میں شیطان گھس آئے۔ تو نہ نماز میں خشوع اور خضوع رہیگا۔ اور نہ نمازیوں میں اتفاق اور محبت اصحابہؓ مونڈھوں سے مونڈھے ٹخنوں سے ٹخنے اور ایڑیوں سے ایڑیاں ملا کر کھڑے ہوتے تھے۔ نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کی طرف منہ کر کے فرمایا:۔

اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ۔ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ۔ اَقِیْمُوْا صُفُوْفَکُمْ

"لوگو! اپنی صفیں سیدھی کرو۔ لوگو! اپنی صفیں درست کرو! لوگو! اپنی صفیں برابر کرو"

وَاللّٰہِ لَتُقِیْمُنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْلَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ

"سنو! اگر تم نے صفیں سیدھی نہ کیں۔ تو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈال دے گا"

قَالَ فَرَاَیْتُ الرَّجُلَ یَلْزِقُ کَعْبَہٗ بِکَعْبِ صَاحِبِہٖ وَرُکْبَتَہٗ بِرُکْبَتِہٖ وَمَنْکِبَہٗ بِمَنْکِبِہٖ۔ راوی حدیث کہتے ہیں۔ کہ پھر تو یہ حالت ہو گئی۔ کہ ہر شخص اپنے ساتھی کے ٹخنے سے ٹخنا۔ گھٹنے سے گھٹنا۔ (یعنی پنڈلی سے لے کر

Marfat.com

گھٹنے تک اور مونڈھے سے مونڈھا چپکا دیا کرتا تھا۔

(رواہ امام احمد فی مسندہ)

مسلمان بھائیو! یہ تھی صحابہ کی صف بندی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مسلمانوں پر لازم قرار دی تھی۔ لیکن آج مسلمان اس طرح فاصلے سے کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ ایک دوسرے سے چھو گئے تو ناپاک ہو جائیں گے۔ ہمارے اندر پھوٹ اور اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ ہم صفوں کو نہیں ملاتے۔ سیدھی نہیں کرتے۔ بھائیو! خوب یاد رکھو کہ صفیں ملایا کرو۔ سیدھی رکھا کرو۔ دو شخص ملکر اس طرح کھڑے ہوا کرو۔ کہ گویا ایک ہی ہے۔ پیر۔ ٹخنے۔ ایڑیاں۔ پنڈلیاں اور مونڈھے خوب جوڑ کر کھڑے ہوا کرو۔ جس طرح صحابہ کھڑے ہوا کرتے تھے۔ جب آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق صفوں میں کھڑے ہوا کریں گے۔ تو آپ پر بے شمار رحمتیں نازل ہوں گی۔ اور آپس میں محبت، پیار، اتفاق اور اتحاد پیدا ہوگا۔ صف بندی سے متعلق علامہ اقبال نے کیا اچھا کہا ہے۔ ؎

مسلمانوں میں خوں باقی نہیں ہے!
محبت کا جنوں باقی نہیں ہے!
صفیں کج، دل پریشاں سجدہ بے ذوق
کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے

صحیح بخاری میں صف بندی سے متعلق یوں باب باندھا گیا ہے۔

Marfat.com

بَابُ اِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ۔ صف میں کندھے سے کندھا اور قدم سے قدم ملا کر کھڑے ہونے کا باب۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ مِنْ وَّرَاءِ ظَهْرِيْ وَكَانَ اَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ (صحیح بخاری)

"حضرت انسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صفوں کو سیدھا کیا کرو۔ کیونکہ میں تم کو پس پشت بھی دیکھ لیتا ہوں۔ (یہ آپ کا معجزہ تھا) حضرت انسؓ کہتے ہیں۔ کہ ہم سے ہر ایک شخص اپنا کندھا دوسرے کے کندھے سے اور اپنا قدم دوسرے کے قدم سے (صفوں میں) ملا دیتا تھا۔"

## مسجد کے اماموں کا فرض

مسجد کے اماموں کا فرض ہے۔ کہ سب سے پہلے وہ فرمانِ رسول ؐ کے مطابق صف بندی کرائیں۔ اور پھر تکبیر تحریمہ کہیں۔ جب تک صف بندی درست نہ ہو۔ ہر گز نماز شروع نہ کریں۔ یاد رکھیں۔ کہ مسنون صف بندی کا بڑا سخت حکم ہے۔

## رسولِ خدا ؐ مونڈھوں کو برابر کرتے

حضرت براء ابن عازبؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم صف کے اندر آتے تھے۔ اِدھر اُدھر سے۔ اور ہمارے سینوں کو مونڈھوں کو برابر کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے۔ آگے پیچھے مت ہو۔ (ورنہ)

Marfat.com

تمہارے دل بھی مختلف ہو جائیں گے۔ اور فرماتے تھے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اپنی رحمت بھیجتا ہے اور فرشتے دعا (رحمت کی) کرتے ہیں پہلی صفوں پر۔
(ابوداؤد)

## رسولِ خدا صفوں کو برابر کرکے تکبیر کہتے

نعمان بن بشیر رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے تھے ہماری صفوں کو جب ہم کھڑے ہوتے تھے نماز کے واسطے جب صفیں برابر ہو جاتیں۔ تو پھر آپ تکبیر کہتے (ابوداؤد)

## صف میں خالی جگہوں کو بند کرو

عبداللہ بن عمر رضہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قائم کرو صفوں کو۔ اور برابر کرو مونڈھوں کو۔ اور بند کرو ان جگہوں کو جو خالی رہ جائیں (صفوں کے اندر) اور نرم ہو جاؤ اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں۔ اور شیطان کے واسطے صفوں کے بیچ میں جگہ نہ چھوڑو۔ اور جو شخص صف ملائے گا۔ اللہ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) ملائے گا۔ اور جو صف کو کاٹے گا۔ اللہ بھی اس کو (اپنی رحمت سے) کاٹے گا۔
(ابوداؤد)

**نوٹ**:- اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جانے کا یہ مطلب ہے۔ کہ اگر صف درست کرنے کے لئے کوئی تم کو آگے یا پیچھے کرے تو بڑی نرمی اور محبت سے آگے یا پیچھے ہو جاؤ۔ اڑو نہ سختی نہ کرو۔ اگر صف سے کوئی نکل کر چلا جائے۔ تو اس کی جگہ لے کر صف کو

Marfat.com

ملاؤ۔ اللہ تم پر رحمت کرے گا۔ صف کے اندر ایک دوسرے سے دور دور کھڑے ہونا صف کو کاٹنا ہے۔ ایسے شخصوں کو اللہ اپنی رحمت سے دور کرے گا۔

## صفوں کی ترتیب

عن انس ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْہِ ۔" حضرت انس رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پہلے اول صف کو پورا کرو۔ پھر اس کو جو نزدیک ہے پہلی کے۔ (ابوداؤد)

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ صف بندی کے وقت پہلے۔ اول صف کو پورا کرنا چاہیئے۔ جب پہلی صف سے نمازی بچ جائیں تو پھر دوسری صف شروع کرنی چاہیئے۔ اگر ایک آدمی کی گنجائش بھی پہلی صف میں ہو۔ تو وہ بھی پوری کرنی ضروری ہے۔

## پہلی صف میں کھڑا ہونے کا ثواب

حضرت ابی امامہ رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر۔ صحابہ رض نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ص! دوسری صف پر بھی؟ فرمایا! تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر۔ صحابہ نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول ص۔ اور دوسری صف پر بھی؟

Marfat.com

فرمایا۔ تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں پہلی صف پر۔ صحابہؓ نے عرض کیا۔ (حضورؐ فرماؤ) کہ دوسری صف پر بھی (رحمت بھیجتے ہیں؟) فرمایا۔ اور دوسری پر بھی!۔ اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے برابر کرو اپنی صفوں کو، اور برابری کرو درمیان اپنے مونڈھوں کے (یعنی برابر جگہ میں کھڑے رہو۔ تاکہ مونڈھے بھی برابر رہیں) اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ۔ اور بند کرو صفوں کے شگافوں کو۔ تحقیق شیطان داخل ہوتا ہے۔ تمہارے درمیان (یعنی شگافوں میں) مانند بھیڑ کے بچے کے۔ (مشکوٰۃ شریف)

پہلی صف میں کھڑا ہونے کا بہت ثواب ہے۔ کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ان پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ صحابہؓ نے دوسری صف کے متعلق بھی پوچھا۔ تو آپ نے پھر صرف پہلی صف کا ذکر کیا۔ تیسری بار پوچھنے پر بھی صرف پہلی صف پر نزول رحمت کا ذکر فرمایا۔ چوتھی مرتبہ پوچھنے پر ارشاد فرمایا۔ ہاں دوسری صف پر بھی۔ اس سے آپ سمجھ لیجئے۔ کہ دوسری صف کا درجہ پہلی صف سے ضرور ضرور کم ہے۔ پھر آپ کوشش کیا کریں۔ اور جماعت میں شامل ہونے کے لئے پہلے ہی مسجد میں جا کر صف اول میں بیٹھ جایا کریں۔ تاکہ جماعت کھڑی ہونے پر آپ اللہ اور اس کے فرشتوں کی رحمتوں کا مورد بن جائیں۔

پھر پوری رحمت الٰہی پانے کے لئے صف کو سیدھا کیا کریں۔

Marfat.com

اور اپنے بھائیوں کے کندھوں کے ساتھ کندھا اور قدموں کے ساتھ قدم ملا کر درمیانی شگافوں کو بند کر کے کھڑا ہوا کریں۔

## صف میں دائیں کھڑا ہونے کا اجر

حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ داہنی طرف والی صفوں کے اوپر۔ (مشکوٰۃ شریف)

اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ امام کے دائیں طرف کھڑا ہونا افضل ہے۔ بائیں طرف سے۔ خواہ کسی صف میں ہو۔ کہ امام کے دائیں طرف کھڑے ہونے والوں پر اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔

ثواب کی اس حرص میں اگر سب دائیں طرف کھڑے ہو جائیں تو پھر بائیں طرف خالی رہ جائے گی۔ جو بڑی غلطی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخُلَلَ۔ امام کو بیچ میں رکھو اور شگافوں کو بند کرو۔ (ابوداؤد)

تو صف بندی کے وقت امام کو درمیان میں رکھ کر دائیں بائیں برابر آدمی کھڑے ہونے چاہئیں۔ اور بڑے اطمینان اور محبت سے یہ کام کرنا چاہیے۔ دائیں بائیں کھڑے ہونے کا جھگڑا نہ شروع کر دینا چاہیے جس کو جہاں جگہ مل گئی۔ وہ وہیں کھڑا ہو جائے۔ پھر جماعت کھڑی ہونے کے بعد جوں جوں آدمی آتے جائیں۔ وہ دائیں بائیں کھڑے ہوتے

Marfat.com

جائیں۔ ایسے انداز سے کہ امام درمیان میں رہے۔ جب پہلی صف پوری ہو جائے۔ تو امام کو بیچ میں لے کر دوسری شروع کر دیں۔ اور اسی طرح دوسری پوری ہونے کے بعد تیسری صف بنائیں۔

## مردوں کے لئے صف اوّل اور عورتوں کیلئے صف آخر بہترین ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَیْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا۔ (صحیح مسلم)

ترجمہ: حضرت ابی ہریرہ رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں کی صفوں میں سب سے بہتر اول صف ہے اور سب سے بری آخر صف ہے۔ اور عورتوں میں سب سے بری اول صف ہے۔ اور سب سے بہتر آخر صف ہے۔

ملاحظہ: صف کے بہتر ہونے سے مراد کثرت ثواب ہے۔ مردوں کے لئے صف اول اس لئے بہتر ہے۔ کہ امام سے قریب ہوتے ہیں۔ اور عورتوں سے دور۔ اور اخیر کی مردوں کے لئے اس لئے بری ہے۔ کہ امام سے دور اور عورتوں سے قریب ہوتے ہیں۔ (لاکھوں درود و سلام رحمت للعالمین پر کیسے پاکیزہ نکتے بتاتے ہیں) اور عورتوں کی اول صف اس لئے بری ہوتی ہے

Marfat.com

کہ مردوں سے نزدیک ہوتی ہے۔ اور آخر کی بہتر اس لئے کہ مردوں سے دور ہوتی ہے۔

اس پاک فلسفے کے مطابق مردوں کو صف اول میں اور عورتوں کو پچھلی صف میں کھڑا ہونا چاہیئے۔

## صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا

صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ بلکہ دائیں طرف سے ایک آدمی کو صف سے پیچھے کھینچ کر اس کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیئے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوۃَ۔ تو حضورؐ نے اس کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔ (ابوداؤد)

## پہلی صف سے عمداً پیچھے ہٹنا

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لَا یَزَالُ قَوْمٌ یَّتَاَخَّرُوْنَ حَتّٰی یُؤَخِّرَھُمُ اللہُ (صحیح مسلم)

ترجمہ:۔ ہمیشہ لوگ (پہلی صف سے) پیچھے ہٹتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اللہ بھی ان کو (اپنی رحمت میں) پیچھے ڈال دیگا۔"

اس حدیث سے پہلی صف میں کھڑے ہونے کی سخت تاکید ثابت ہوتی ہے۔ جان بوجھ کر جگہ ہوتے ہوئے پھر پچھلی صف میں کھڑا ہونے کی کوشش کرنا بلکہ کھڑا ہو جانا اللہ کی رحمت اور اس کے فضل سے محروم ہونا ہے۔

Marfat.com

خبردار! عمداً - دانستہ - جان بوجھ کر کبھی پہلی صف چھوڑنے کی کوشش نہ کرنا -

## صف بندی کے مراتب

حضرت ابو مسعود رضؓ سے روایت ہے - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لِیَلِیَنِی مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ - (ابو داؤد)

ترجمہ "میرے قریب رہیں (صف میں) وہ لوگ جو بالغ اور عقلمند ہیں - پھر جو اُن سے قریب ہیں - پھر جو اُن سے قریب ہیں "

پہلی صف میں امام کے قریب بالغ، عقل مند، دین کو جاننے بوجھنے والے کھڑے ہونے چاہئیں - تاکہ امام کو لقمہ دے سکیں اور یاد کریں کیفیت نماز کی - اور احکام اس کے - اور پھر ان کی تبلیغ کریں - پہلی صف کے بعد دوسری صف میں لڑکے کھڑے ہوں - حضرت ابو مالک اشعری کہتے ہیں - کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے نماز کو - پہلے مردوں نے صف باندھی - پھر لڑکوں نے - بعد اس کے آپ نے نماز پڑھی - پھر فرمایا -

ھٰکَذَا صَلٰوۃُ اُمَّتِیْ - "میری امت کی نماز اسی طرح ہے " (ابو داؤد) -

Marfat.com

# سترہ کا بیان

یہاں سترہ سے مراد وہ چیز ہے۔ جو نمازی اپنے آگے کھڑی کر کے نماز پڑھے۔ تاکہ اس کے آگے سے گزرنے والا گنہگار نہ ہو۔ اور سترہ ہوتا ہے عصا، یا برچھی، یا لکڑی یا دیوار، یا ستون یا درخت۔ اور سترہ امام کا سب مقتدیوں کے لئے کافی ہوتا ہے۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اپنے سامنے رکھ لے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر (کوئی چیز) اب تجھے سامنے سے گزرنے والا کچھ نقصان نہ پہنچائے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت عطاء رضہ فرماتے ہیں۔ کہ پالان کے پچھلے حصہ کی لکڑی ایک ہاتھ یا اس سے کچھ زیادہ ہوتی ہے۔ (ابوداؤد)

معلوم ہوا۔ کم از کم ایک ہاتھ لمبی لکڑی یا اور کوئی چیز سترہ بن سکتی ہے

حضرت ابو جحیفہ رضہ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطحا میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ آپ کے سامنے ایک برچھی نصب تھی آپ نے دو رکعت ظہر کی نماز پڑھائی۔ اور دو رکعت عصر کی نماز پڑھائی۔ اس وقت برچھی کے اُس طرف عورتیں اور گدھے چلے جا رہے تھے۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

## تیر بھی سترہ ہو سکتا ہے

سبرۃ بن معبد رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لِيَسْتَتِرْ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ وَلَوْ بِسَهْمٍ۔ سترہ ضرور رکھو خواہ تیر ہی ہو (بلوغ المرام)

## لاٹھی اور لکیر کا سترہ

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے لگو۔ تو اپنے آگے سترہ رکھ لو۔ اگر کوئی چیز نہ ملے۔ تو لاٹھی گاڑ لو۔ اگر وہ بھی نہ ملے تو لکیر کھینچ لو۔ پھر اس کے بعد کسی کے گذرنے سے تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچیگا۔ (احمد۔ ابن ماجہ۔ ابوداؤد وغیرہ)

## نمازی کے آگے سے گذرنے کا گناہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر نمازی کے سامنے سے گذرنے والے کو گذرنے کا عذاب معلوم ہو جائے۔ تو ایک قدم آگے بڑھنے سے سو سال تک اس کو کھڑا رہنا پسند ہو۔ (ابن ماجہ)

مسجدوں میں عموماً لوگ نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرتے ہیں۔ انہیں توبہ کرنی چاہیئے۔ کہ بڑا گناہ ہے۔ اور کبھی نمازی کے سامنے سے نہ گذریں۔ اوپر کی حدیث میں آپ نے پڑھ لیا ہے کہ گذرنے والے کو اگر گذرنے کا عذاب معلوم ہو جائے تو سو سال تک کھڑا رہنا پسند کرے۔

ملاحظہ:۔ سترہ اتنا قریب ہونا چاہیئے۔ کہ اس کے نزدیک

Marfat.com

سجدہ کر سکے۔ اور کوئی شخص نمازی اور سترہ کے درمیان سے گذر نہ سکے۔

اور سترہ بالکل بیچوں بیچ پیشانی کے نہ رکھیں۔ بلکہ دائیں یا بائیں بھوں پر کرنا چاہیئے۔ حضور ایسا ہی کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ)

# امامت کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں کا امام وہ ہونا چاہیئے جو ان میں سے قرآن اچھی طرح (صحیح پڑھنا) جانتا ہو۔ اور اگر قرأت میں سب برابر ہوں، تو پھر وہ امامت کرے۔ جو سنت کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ (یعنی سب سے زیادہ نماز کے احکام اور مسائل کی حدیثیں جانتا ہو) پس اگر علم سنت میں بھی سب برابر ہوں۔ تو پھر امامت کرے وہ جو عمر میں بڑا ہو۔ اور نہ امامت کرے کوئی کسی کی حکومت کی جگہ میں اور نہ اس کے گھر میں اس کی مسند پر بیٹھے سوائے اس کے حکم کے (یعنی بغیر اجازت کوئی دوسرے کی نہ امامت کرائے۔ اور نہ اس کے گھر اس کی مسند پر بیٹھے)۔ (صحیح مسلم)

اندھے کو امام بنانا جائز ہے۔ کیونکہ نبی اکرمؐ نے عبداللہ بن مکتوم نابینے کو امام مقرر کیا تھا۔ (ابوداؤد)

رسولِ خدا ؐ نے فرمایا۔ کہ اس امام کی نماز قبول نہیں ہوتی کہ جس

Marfat.com

پر لوگ (بوجہ اس کی بدعات، جہالت و فسق وغیرہ کے) ناراض ہوں۔ (ترمذی)

# امام کے فرائض کا بیان

حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولؐ خدا کی سی بہت ہلکی اور بہت کامل نماز میں نے کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی جب حضورؐ سنتے رونا لڑکے کا (عورتوں کی صف میں) پس ہلکی کرتے نماز اس ڈر سے کہ اس کی ماں کو تکلیف ہو گی۔ (بخاری مسلم)

## رسولِؐ خدا کی ہلکی نماز

ابی قتادہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا میں نماز کے دراز کرنے کے ارادے سے نماز میں داخل ہوتا ہوں۔ پھر لڑکے کا رونا سنتا ہوں (عورتوں کی صف میں) پھر کم کرتا ہوں اپنی نماز میں کہ لڑکے کے رونے سے اس کی ماں کو تکلیف ہو گی۔ (بخاری شریف)

## لمبی نماز پر حضورؐ کا غصہ

قیس بن ابی حازم روائیت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں نے رسولؐ خدا کو کسی وعظ میں اتنا غصے میں نہیں دیکھا جتنا (لمبی نماز پڑھانے والوں پر) اس دن دیکھا۔ فرمایا حضورؐ نے تحقیق بعضے تم میں سے لوگوں کو نفرت دلانے والے ہیں۔ (بوجہ طویل کرنے نماز کے) پس (سنو) جو تم میں سے نماز پڑھائے لوگوں کو پس چاہیئے۔ کہ ہلکی پڑھے (نماز)

Marfat.com

اس لئے کہ ان (مقتدیوں) میں ضعیف، بوڑھا اور حاجتمند وغیرہ ہوتے ہیں۔ (بخاری مسلم)

## ہلکی نماز کی تاکید

عثمان بن ابی العاص روائت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آخری وصیت مجھے یہ تھی۔ اذا اممت قوما فاخف بھم الصلوٰۃ۔ جب تم لوگوں کی امامت کرو۔ تو ان کو نماز ہلکی پڑھواؤ۔ (رواہ مسلم)

مُلاحظہ:۔ ہلکی نماز کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ رکوع، سجود اور قومے، جلسے کو درہم برہم کرکے رکھ دیا جائے۔ واضح ہو کہ ارکان نماز کی تعدیل اور طمانینت کے بغیر نماز باطل ہوتی ہے۔ ہلکی نماز کا مطلب یہ ہے کہ یا تو قرأت میں اختصار کیا جائے۔ اور اگر قرأت دراز ہے۔ تو تھوڑے وقت میں پڑھیں۔ بشرطیکہ صحت اور ترتیل ترک نہ ہوں۔ یعنی کُترا نہ کریں۔

## اماموں پر وبال

روائت ہے ابوہریرہ رضؓ سے۔ فرمایا رسول اللہؐ نے اگر اماموں نے نماز اچھی طرح (ارکان کی تعدیل اور سنتوں کی رعایت کے ساتھ) پڑھائی تو تمہارے لئے بھی ثواب ہے۔ اور ان کے لئے بھی۔ اور اگر خطا کی نماز پڑھاتے ہیں۔ (یعنی رکوع وسجود کی عدم طمانینت اور قومے جلسے کے نقدان سے نماز پڑھائی) پس تمہارے (مقتدیوں کے)

Marfat.com

لئے (تو) ثواب ہے۔ اور ان کے لئے وبال ہے۔" (بخاری شریف)

## نماز پڑھا کر امام مقتدیوں کی طرف منہ پھیرے

حضرت سمرہ بن جندب سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى صَلٰوةً اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ ۔ (بخاری شریف) "جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ چکتے۔ تو متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ منہ اپنے کے۔ (یعنی نماز پڑھ کر ہماری طرف منہ پھیر لیتے تھے)۔"

حضرت انسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِيْنِهٖ ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھرتے تھے (مصلیٰ سے) داہنے اپنے سے۔ (صحیح مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودرضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ نہ مقرر کرے ایک تمہارا واسطے شیطان کے حصہ نماز اپنی میں سے، (اس طرح) کہ اعتقاد کرے کہ لازم ہے اس پر پھرنا داہنے اپنے سے۔ تحقیق میں نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پھرتے تھے بائیں طرف اپنے سے۔ (بخاری مسلم)

اس سے معلوم ہوا۔ کہ امام کو پھرنے کے لئے صرف ایک طرف مقرر نہیں کر لینی چاہیئے۔ بلکہ کبھی دائیں طرف سے پھرا کرے کبھی بائیں طرف سے۔

Marfat.com

## امام نماز پڑھا کر اس جگہ سے سرک جائے

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ آگے بڑھ جائے یا پیچھے ہٹ جائے۔ یا دائیں طرف یا بائیں طرف ہو جائے۔ (ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ مصلے سے سرک کر دائیں یا بائیں ہو کر سنتیں پڑھے اور اسی طرح مقتدیوں کو بھی صف بندی توڑ دینی چاہیئے۔ تاکہ آنے والا جان لے۔ کہ جماعت ختم ہو چکی ہے۔

# مقتدیوں کیلئے متابعت امام کے احکام

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسولِ خدا نے فرمایا:۔

لَا تُبَادِرُوا الْاِمَامَ اِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا ۔ نہ پہل کرو امام پر جب تکبیر[1] کہے وہ

---

[1] بعض لوگ امام کی تکبیر اولیٰ کے ختم ہونے سے پہلے ہی اپنی تکبیر ختم کر کے ہاتھ باندھ لیتے ہیں۔ یہ بڑی بھاری غلطی ہے، ایسا کرنے والے نماز کے اندر داخل ہی نہیں ہوتے اور تکبیر میں امام پر پہل کرنے کے سبب نہ اس کی نماز اکیلے ہوتی اور نہ امام کے پیچھے ہوتی گویا اس کی کوئی نماز نہ ہوئی۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح غنیۃ الطالبین میں مقتدی کے آداب میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کو ابن مسعود رضؓ نے امام پر سبقت (پہل) کرتے ہوئے دیکھا۔ تو آپ نے دیکھ کر اس کو فرمایا۔ کہ تو نے نہ تو اکیلے ہو کر نماز پڑھی ہے۔ اور نہ ہی امام کے ساتھ پڑھی ہے۔ اور جو آدمی نہ اکیلا ہو کر نماز پڑھتا ہے اور نہ ہی امام کے ساتھ۔ اس کی کوئی نماز نہیں ہوتی۔ (غنیۃ الطالبین)

Marfat.com

تم تکبیر کہو پیچھے۔ (یعنی جب امام اللہ اکبر ختم کرلے، تو پھر تم شروع کرو) وَاِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ۔ اور جب امام ولا الضالین کہے۔ تو تم آمین کہو پیچھے۔ وَاِذَا رَکَعَ فَارْکَعُوْا۔ اور جب امام رکوع کرے تو تم رکوع کرو پیچھے۔ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ۔ اور جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الحمد کہو پیچھے۔ (بخاری مسلم)

اس فرمان رسول سے معلوم ہوا۔ کہ مقتدی کو یہ سب کام امام کے پیچھے پیچھے کرنے چاہئیں۔ یعنی امام جب اللہ اکبر ختم کر لیا کرے۔ تو مقتدی کو اس کے ختم ہونے پر شروع کرنا چاہیئے۔ امام جب اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں پہنچ جائے۔ تو پھر مقتدی قیام سے چلیں۔ اور جب امام اللہ اکبر کہہ کر رکوع سے قومہ میں پہنچ جائے۔ تو پھر مقتدی رکوع سے سر اٹھائیں۔ اسی طرح جب امام اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں پیشانی رکھ دے تو پھر مقتدی قومہ سے سجدے کے لئے جھکیں، پھر جب امام سجدہ سے سر اٹھا کر جلسہ میں پہنچ جائے تو پھر مقتدی سر اٹھائیں۔ پھر جب امام جلسہ سے دوسرے سجدے میں سر رکھ چکے۔ تو مقتدی پھر سجدے کے لئے حرکت کریں اور جب امام دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا قیام میں پہنچ جائے۔ تو پھر مقتدیوں کو سجدے سے سر اٹھا کر سیدھا کھڑا ہونا چاہیئے۔

Marfat.com

## رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشانی زمین پر رکھ چکتے تو پھر صحابہؓ قومہ سے جھکتے

عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍؓ قَالَ كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْأَرْضِ ——— (متفق علیہ)

"براء بن عازبؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھتے تھے۔ پس جب حضورؐ سمع اللہ لمن حمدہ کہتے (تو ہم آپؐ کے پیچھے قومے میں کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور پھر) ہم میں سے کوئی اپنی پیٹھ (سجدہ میں جانے کے لئے) نہ جھکاتا تھا۔ یہاں تک کہ رسولِ خداؐ اپنی پیشانی زمین پر رکھ دیتے۔" (بخاری مسلم)

حضرات! غور کیا آپ نے! کہ جب تک حضور انورؐ قومے سے سجدے میں پہنچ کر اپنی پیشانی مبارک زمین پر نہ رکھ دیتے تھے اس وقت تک تمام صحابہؓ کھڑے رہتے تھے۔ کوئی پیٹھ تک نہ جھکاتا تھا۔ اور ہمارا یہ حال ہے (وائے بر حالِ ما) کہ امام قومے سے سجدہ میں آنے کے لئے ابھی اللہ اکبر ہی کہتا ہے۔ تو مقتدی

Marfat.com

امام کے سجدے میں پہنچنے سے پہلے ہی سجدے میں پہنچ گئے ہوتے ہیں۔ اب آپ ہی انصاف سے کہیئے۔ کہ امام کے ایسے اقتدار کا جو رسول اللہ کی صریح نافرمانی پر مبنی ہے۔ قیامت کو کیا حشر ہوگا۔ سنئے! نبی رحمت ص فرماتے ہیں فَلَا تَسْبِقُوْنِیْ بِالرُّکُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِیَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ۔ (رواہ مسلم) پس نہ پہل کرو مجھ (امام) سے ساتھ رکوع کے، اور نہ ساتھ سجدے کے، اور نہ ساتھ کھڑے ہونے کے، اور نہ ساتھ فارغ ہونے نماز کے۔"

## گدھے کا سر

حضرت ابی ہریرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَمَا یَخْشٰی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَاْسَهٗ رَاْسَ حِمَارٍ۔ (متفق علیہ) کیا نہیں ڈرتا۔ وہ شخص کہ اٹھاتا ہے سر اپنا پہلے امام سے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کے (امام سے پہلے اٹھنے والے) سر کو گدھے کے سر کی طرح کردے۔" (بخاری۔ مسلم)

رسولِ خدا فرماتے ہیں کہ جو شخص امام سے قبل سر اٹھاتا ہے یا سجدے میں جاتا ہے تو جان لینا چاہیئے کہ اسکی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے۔ (موطا امام مالک)۔ اگر امام کوئی چیز بھول جائے۔ تو مقتدیوں کو سبحان اللہ کہہ کر اسے آگاہ کرنا چاہیئے۔ (بخاری)

Marfat.com

# نماز کی سنتوں کا بیان

سنتیں وہ نمازیں ہیں۔ جو فرضوں کے ساتھ رات اور دن میں پڑھی جاتی ہیں۔ یہ سنتیں دو قسم کی ہیں۔ ایک رواتب یا مؤکدہ۔ اور دوسری غیر رواتب یا غیر مؤکدہ۔ رواتب یا مؤکدہ وہ ہیں۔ جن پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مداومت فرمائی۔ مثلاً فجر کی سنتیں وغیرہ۔ اور غیر رواتب یا غیر مؤکدہ وہ ہیں۔ جو آپ گاہے گاہے پڑھتے تھے مثلاً عصر کی سنتیں، اور واضح ہو کہ سنت، نفل، مندوب، مستحب، مرغب فیہ، حسن، یہ تمام الفاظ ہم معنی اور مترادف ہیں۔ جو عبادت نافلہ (غیر فرض) پر بولے جاتے ہیں۔

## رات اور دن کی مؤکدہ سنتیں بارہ ہیں

### سنتوں سے بہشت میں گھر

عَنْ اُمِّ حَبِیْبَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً بُنِیَ لَہٗ بَیْتٌ فِی الْجَنَّۃِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّھْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَھَا وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَ

Marfat.com

الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ۔ (رواہ الترمذی)

"ام حبیبہ رض روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ رسولؐ خدا نے فرمایا۔ جو پڑھے دن اور رات میں بارہ رکعتیں (سوائے فرضوں کے جو سنتیں ہیں)، بنایا جاتا ہے اس کے لئے گھر بہشت میں۔ (اور ان بارہ رکعتوں کی تفصیل یہ ہے۔ چار[1] رکعت (سنتیں) پہلے ظہر کے۔ اور دو رکعت بعد اس کے، اور دو[2] رکعت (سنتیں) بعد مغرب کے، اور دو رکعت (سنتیں) بعد عشاء کے، اور دو رکعت (سنتیں)، قبل نماز فجر کے۔ (ترمذی)

## رسولِ خدا سنتیں گھر میں پڑھتے تھے

عبداللہ بن شقیق رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت عائشہ رض سے رسول خدا کے نفلوں (یعنی سنتوں) کا حال

---

[1] وعن ابن عمرؓ قال صلیت مع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رکعتین قبل الظہر (متفق علیہ) حضرت ابن عمر رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا کے ساتھ ظہر کے پہلے دو رکعتیں (سنت) پڑھیں اس سے معلوم ہوا کہ ظہر سے پہلے بجائے چار سنتوں کے دو سنتیں بھی پڑھنی جائز ہیں، نبیؐ رحمت نے دو سنتیں قبل ظہر پڑھ کر امت کے لئے آسانی پیدا کردی۔ تاکہ کسی وجہ سے اگر ہم چار نہ پڑھ سکیں تو دو رکعت پر عمل کر کے ہی خدا کو راضی کرلیں۔ [2] مغرب کی ان دو رکعت سنتوں میں قل یاایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد پڑھنا مسنون ہے۔ (ترمذی)

Marfat.com

دریافت کیا۔ تو حضرت عائشہ رضؓ نے کہا۔ رسول خدا میرے گھر میں ظہر کے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے، پھر آپ نکلتے اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے (فرض ظہر کے) پھر داخل ہوتے (گھر میں) پس نماز پڑھتے دو رکعتیں (سنتیں) اور آپ لوگوں کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھتے۔ پھر داخل ہوتے (گھر میں) پس نماز پڑھتے دو رکعت (سنت) پھر آپ لوگوں کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھتے، پھر داخل ہوتے (گھر میں) پس نماز پڑھتے دو رکعتیں اور رات کو حضور نماز پڑھتے (تہجد کی) نو رکعت، ان میں وتر بھی ہوتی (یعنی آٹھ رکعت تہجد اور ایک وتر)۔ اور جب صبح نمودار ہوتی۔ تو دو رکعتیں (سنت) پڑھتے۔ (رواہ مسلم)

ملاحظہ :۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا۔ کہ حضورؐ عام طور پر تمام سنتیں گھر پر ہی پڑھتے تھے۔ اور فرض مسجد میں۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم سنتیں ہمیشہ گھر میں ہی پڑھا کریں۔ اگرچہ مسجد میں ان کا پڑھنا جائز ہے۔ لیکن گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

## جمعہ کے بعد دو سنتیں

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضؓ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُصَلِّیْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰی یَنْصَرِفَ فَیُصَلِّیْ رَكْعَتَیْنِ فِیْ بَیْتِهٖ۔ (متفق علیہ)

حضرت ابن عمر رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا جمعہ

کے پیچھے، کچھ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ پھرتے (اپنے گھر کی طرف) پھر پڑھتے دو رکعتیں (سنت) اپنے گھر میں۔ (بخاری مسلم)

نوٹ:۔ جمعہ کے بعد کی سنتیں بھی آپ گھر میں جاکر پڑھتے معلوم ہوا۔ کہ نوافل کا گھر میں پڑھنا مسجد میں پڑھنے سے افضل ہے۔ اور مسجد میں جائز۔

## فجر کی سنتوں کی فضیلت

حضرت عائشہ رض روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ نے فرمایا رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا. فجر کی دو رکعتیں سنت بہتر ہیں دنیا سے اور جو کچھ دنیا میں ہے۔ (مسلم)

مطلب یہ ہے کہ تمام دنیا اور ما فیہا کو خیرات کرنے پر جتنا ثواب مل سکتا ہے۔ فجر کی سنتوں کا ثواب اس سے زیادہ ہے۔ بخاری مسلم میں حضرت عائشہ رض سے ایک روایت ہے۔ کہ رسول خدا نوافل (سنن) میں سے کسی چیز پر اتنی محافظت اور مداومت نہیں کرتے تھے جس قدر سنت فجر کی دو رکعتوں پر مداومت کرتے تھے۔ پس ہمیں بھی ان سنتوں کی بڑی محافظت کرنی چاہیئے۔ اور کوشش

---

لہ ایک روایت صحیح مسلم میں یہ بھی آئی ہے کہ حضور نے فرمایا۔ اذا صلی احدکم الجمعة فلیصل بعدھا اربعا جب نماز پڑھے کوئی تمہارا جمعہ کی بس چاہئے کہ پڑھے بعد اس کے چار رکعت (مسلم) معلوم ہوا کہ بعد جمعہ چار سنتیں بھی پڑھ سکتے ہیں اور پہلی حدیث کی رو سے دو رکعت بس اختیار ہے چاہے کوئی دو پڑھے چاہے چار۔ منہ

Marfat.com

کرنی چاہیئے۔ کہ ہم ان کو نور کے تڑکے میں ہمیشہ گھر پر پڑھ کر مسجد میں جایا کریں۔ تاکہ گھر بھی ان کے سبب منزلِ رحمت یزداں ہوں۔

مُلاحظہ:۔ فجر کی سنتیں پڑھ کر فرضوں سے پہلے دائیں کروٹ پر لیٹنا سنت ہے۔ (صحیح بخاری)

## فجر کی سنتوں کے بعد

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں ادا کر کے تین بار یہ دعا پڑھتے تھے:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ

اے اللہ! تو جبرئیل میکائیل

وَاِسْرَافِيْلَ وَمُحَمَّدِ النَّبِيِّ صَلَّى

اسرافیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِكَ

پروردگار ہے۔ (اے اتنی بڑی ہستی) میں دوزخ سے تیری

مِنَ النَّارِ ط (حصن حصین)

جناب میں پناہ چاہتا ہوں۔

## فجر کی سنتوں کی قرأت

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتوں میں پہلی رکعت میں فاتحہ

Marfat.com

کے بعد سورۃ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھتے تھے۔ اور کبھی، قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَمَآ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ ج لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ (پ) پہلی رکعت میں، اور قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰہَ وَلَا نُشْرِکَ بِہٖ شَیْئًا وَّلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ ط فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْھَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ہ (پ۳) دوسری رکعت میں پڑھتے تھے۔" (حصن حصین)

## فجر کی سنتیں فرضوں کے بعد پڑھ سکتے ہیں

اگر آپ ایسے وقت مسجد میں پہنچیں۔ کہ جماعت کھڑی ہو گئی ہو اور سنتیں آپ نے نہ پڑھی ہوں۔ تو پھر جماعت کے پاس سنتیں مت پڑھنی شروع کر دیں۔ کیونکہ جماعت کے ہوتے ہوئے پاس کوئی نماز نہیں ہوتی۔ آپ جماعت میں شامل ہو جائیں اور فرض پڑھ کر سنتیں پڑھ لیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔ کہ رسولِ خدا نے ایک شخص کو نماز فرض صبح کے بعد دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھ کر فرمایا۔ صَلٰوۃُ الصُّبْحِ رَکْعَتَیْنِ۔ صبح کی نماز (فرض) دو

Marfat.com

رکعت ہیں۔ دو رکعت ہیں۔ (اور تم نے فرضوں کی دو رکعتوں کے ساتھ یہ اور دو رکعتیں کیسی پڑھی ہیں؟) تو اس شخص نے جواب دیا۔ انی لم اکن صلیت الرکعتین اللتین قبلھما فصلیتھما الاٰن۔ (حضور! میں نے دو رکعتیں سنت جو فرضوں سے پہلے ہیں نہیں پڑھی تھیں۔ ان کو اب پڑھا ہے فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ (رواہ ابوداؤد والترمذی) "پھر (اس کا جواب سن کر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہوگئے" اور خاموشی آپ کی رضامندی کی دلیل ہے (محدثین کی اصطلاح میں یہ تقریری حدیث کہلاتی ہے)۔

"(ابوداؤد۔ ترمذی)"

رسُول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) پڑھے۔ خدا اس پر رحمت کرے (ترمذی)

حضرت علی رضؓ کی روایت میں عصر سے پہلے دو رکعت (سنت) بھی آئی ہیں۔ (ابوداؤد)

(نوٹ) عصر کی یہ سنتیں غیر مؤکدہ ہیں یعنی ضروری نہیں۔ اور چاہے کوئی چار پڑھے، چاہے دو۔

---

Marfat.com

# نمازوں کی رکعتوں کی تعداد

**نماز فجر** پہلے دو سنتیں۔ پھر دو فرض
(نماز فجر چار رکعت ہوئی)

**نماز ظہر** پہلے چار سنتیں پھر چار فرض۔ پھر دو سنتیں۔
(نماز ظہر دس رکعت ہوئی)

**نماز عصر** چار فرض۔

**نماز مغرب** تین فرض پھر دو سنتیں
(نماز مغرب پانچ رکعت ہوئی)

**نماز عشاء** چار فرض اور دو سنتیں۔
(نماز عشاء چھ رکعت ہوئی)

ملاحظہ:- نماز وتر دراصل رات کی نماز ہے۔ جو تہجد کے ساتھ ملا کر پڑھی جاتی ہے۔ جو لوگ رات کو اٹھنے کے عادی نہ ہوں۔ انہیں رسول خدا کی طرف سے اجازت[1] ہے کہ وہ وتر بھی نماز عشاء کے ساتھ ہی پڑھ سکتے ہیں۔ وتر طاق عدد کو کہتے ہیں۔ اور اصل وتر ایک[2] ہی رکعت ہے

[1] حضرت جابرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا من خاف ان لا یقوم من اخر اللیل فلیوتر اوله (رواہ مسلم) جو شخص ڈرے کہ نہ اٹھوں گا آخر رات اسکو چاہیئے کہ وتر اول شب (عشا کے ساتھ) پڑھ لے (مسلم) [2] ابن عمرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا۔ الوتر رکعۃ من اخر اللیل۔ یعنی وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو۔ (مسلم)

Marfat.com

اور ایک سے آگے تین، پانچ، سات، اور نو تک ہیں۔ پس جو شخص وتر ایک پڑھنا چاہیے۔ اس کے لیئے نماز عشاء سات رکعت ہوتی۔ اور جو تین پڑھے اس کی نماز عشاء کی نو رکعتیں ہوئیں۔

## نفل خوشی کی عبادت ہے

کوئی صاحب یہ خیال نہ کریں۔ کہ ہم نے نمازوں کی رکعتوں کو کم کر دیا ہے یعنی فرائض اور سنتیں گن لی ہیں۔ اور نفل چھوڑ دیئے ہیں۔ مسلمان بھائیوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ نوافل اپنی خوشی۔ اور مرضی کی عبادت ہے۔ خدا، رسول ص نے کسی کو پڑھنے کے لئے مجبور نہیں کیا۔ اس لئے ہمیں کوئی حق نہیں ہے۔ کہ نفلوں کو فرضوں کا ضروری اور لازمی ضمیمہ بنا ڈالیں۔ فرضوں کے ساتھ حضرت انور صلے اللہ علیہ وسلم کی نافلہ عبادت یعنی سنتیں آگئی ہیں۔ جن سے نماز پوری اور مکمل ہوگئی ہے۔

# نماز وتر کا بیان

وتر کے معنی ہیں اکیلا، تنہا اور طاق، اس کی ضد شفع یعنی جوڑا ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف احوال و اوقات میں وتر ایک بھی پڑھا ہے۔ اور تین بھی۔ اور سات بھی، اور نو بھی پڑھے ہیں۔ چنانچہ سعد بن ہشام نے حضرت عائشہ رض کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر ہو کر پوچھا۔ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ وِتْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اے مومنوں کی ماں! خبر دو مجھ کو رسولِ خدا کے وتر سے، جنابِ صدیقہ رضی نے فرمایا۔ ہم آپ کے لئے مسواک، اور وضو کا پانی تیار رکھتی۔ پھر جب اللہ چاہتا آپ کو اٹھاتا رات کو، پھر حضورؐ مسواک کرتے اور وضو کرتے۔ وَیُصَلِّیْ تِسْعَ رَکْعَاتٍ لَا یَجْلِسُ فِیْهَا اِلَّا فِی الثَّامِنَةِ فَیَذْکُرُ اللّٰہَ وَیَحْمَدُہٗ وَیَدْعُوْہُ ثُمَّ یَنْهَضُ وَلَا یُسَلِّمُ فَیُصَلِّی التَّاسِعَةَ ثُمَّ یَقْعُدُ فَیَذْکُرُ اللّٰہَ وَیَحْمَدُہٗ وَیَدْعُوْہُ ثُمَّ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا۔ اور نماز (وتر) پڑھتے نو رکعتیں، نہ بیٹھتے ان میں مگر آٹھویں رکعت میں۔ (یعنی آٹھویں رکعت میں التحیات میں بیٹھتے)، پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اللہ کی اور دعا مانگتے (یعنی التحیات پڑھتے کہ التحیات ذکر، حمد، اور دعا پر مشتمل ہے)، پھر بغیر سلام پھیرے (التحیات پڑھ کر) کھڑے ہو جاتے۔ پھر پڑھتے نویں رکعت اور بیٹھ جاتے۔ پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اس کی۔ اور دعا مانگتے اس سے (یعنی آخری قعدہ میں معروف دعا پڑھتے)، پھر سلام پھیرتے — پھر ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ۔ پس جب بڑی عمر کو پہنچے رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور گوشت پھیل گیا۔ (پھر) آپ وتر سات رکعت پڑھتے تھے۔ (رواہ مسلم)

ملاحظہ:۔ اس حدیث شریف سے دو باتیں معلوم ہوئیں، ایک یہ کہ حضورؐ نے نو وتر بھی پڑھے۔ اور سات بھی۔ اور دوسری یہ بات ثابت ہوئی۔ کہ آپ ہر رکعت کے بعد التحیات میں نہیں بیٹھتے تھے۔ بلکہ آخری شفع میں بیٹھ کر کھڑے ہو جاتے۔ اور پھر آخری طاق رکعت پڑھ کر حسب معمول سلام پھیر دیتے تھے۔

## پانچ۔ تین اور ایک وتر

حضرت ابی ایوب رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِثَلٰثٍ فَلْیَفْعَلْ وَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَۃٍ فَلْیَفْعَلْ۔

(رواہ ابوداؤد والنسائی و ابن ماجہ)

وتر حق (ثابت) ہے۔ ہر مسلمان پر۔ پس جو شخص وتر پانچ رکعت پڑھنا چاہے۔ پس چاہیئے کہ پڑھے (پانچ رکعت) اور جو کوئی وتر تین رکعت پڑھنا چاہے۔ پس چاہیئے۔ کہ پڑھے (تین رکعت) اور جو کوئی وتر ایک رکعت پڑھنا چاہے۔ پس چاہیئے کہ پڑھے (ایک رکعت)۔

(ابوداؤد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا۔ کہ وتر پانچ بھی ہیں۔ تین بھی ہیں۔ اور ایک بھی ہے۔ اور یہ بھی ثابت ہوا۔ کہ ہر شخص کو اختیار ہے

Marfat.com

کہ وہ اپنے احوال اور اوقات کے پیش نظر چاہے پانچ وتر پڑھے۔ چاہے تین پڑھے۔ اور چاہے ایک ہی پڑھ لے۔

## پانچ یا تین وتر پڑھتے وقت صرف آخری رکعت میں بیٹھیں درمیان میں کوئی تشہد نہیں

وَعَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهَا۔ (متفق علیہ)

حضرت عائشہ رض روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ رسولِ خدا نماز پڑھتے تھے رات میں تیرہ رکعت (جن میں سے آٹھ رکعت تو تہجد کی ہوتیں اور باقی) ان میں پانچ رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے تھے (اور

---

لہ اگر کوئی ایک وتر پڑھے تو اس پر کسی کو معترض نہیں ہونا چاہیئے۔ اور نہ ایک وتر کو نفرت کی نظر سے دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ کسی کا گھریلو معاملہ نہیں اور نہ کسی کی شخصی رائے ہے، بلکہ ایک وتر کی اجازت اس زبان سے نکلی ہے جس کے متعلق خدا فرماتا ہے۔ وما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحی (پ۲۷) یعنی نہیں بولتا محمدؐ اپنی خواہش سے (اس کا بولنا) تو خدا کی بھیجی ہوئی وحی ہی ہے سنئے! ابن عمر رض کی روایت سے حضورؐ فرماتے ہیں۔ اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ۔ یعنی وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو۔ (صحیح مسلم)

Marfat.com

ان پانچ وتروں میں، نہ بیٹھتے کسی رکعت میں (تشہد کے لئے) مگر اس کے آخر میں۔ (بخاری، مسلم)

معلوم ہوا۔ کہ وتروں کی پانچوں رکعتوں میں تشہد کیلئے کہیں نہیں بیٹھنا چاہیے۔ یہاں تک کہ پانچوں رکعت پڑھ کر قعدہ میں التحیات، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دینا چاہیئے۔ اور اسی طرح اگر آپ تین وتر پڑھنا چاہیں تو بھی تشہد کے لئے بیچ میں کہیں نہ بیٹھیں، بلکہ آخری رکعت میں بیٹھ کر حسب معمول تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

## تین وتروں کی قرأت

حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ رسول خدا پہلی رکعت وتر میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکافرون۔ اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔ (دارمی)

---

لہ عن عائشۃ رض قالت کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم یوتر بثلث لا یقعد الا فی اخرھن۔ حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا تین وتر پڑھتے تھے (رواہ الحاکم ابو عبداللہ فی کتابہ المستدرک) پس جو شخص تین وتر پڑھے۔ اسے دو رکعت کے بعد التحیات میں نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ بلکہ تیسری رکعت ختم کرکے قعدہ میں بیٹھ کر التحیات، درود، دعا پڑھ کر سلام پھیرنی چاہیئے۔ کیونکہ حضورؐ کے فعل سے ایسا ہی ثابت ہے۔

لہ اس سے معلوم ہوا۔ کہ رسولؐ خدا تین وتر بھی پڑھتے تھے۔ تو جو لوگ تین وتر پڑھتے ہیں۔ وہ بھی حق پر ہیں۔ اور ایک وتر پڑھنے والے بھی سند رکھتے ہیں۔ اس لئے ایک اور تین کے موضوع پر بحث و تکرار کرنا فضول ہے۔ اور اس بات پر علماء کا اکھاڑے لگانا فضول تر۔ (محمدؐ صادق)

Marfat.com

رسولِ خدا نے فرمایا۔ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ ایک رات میں دو بار وتر پڑھنا جائز نہیں۔ (بلوغ المرام)

## وتروں کے سلام کے بعد

ابی بن کعب سے روایت ہے۔ کہ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم وتروں سے سلام پھیر کر تین بار یہ پڑھتے۔

# سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ط

پاک ہے بادشاہ نہایت پاک (ابوداؤد)

## نفل بعد وتر

وتروں کے بعد دو نفل بیٹھ کر پڑھنا مستحب ہے۔ (ضروری نہیں) (صحیح مسلم)

# دُعاقنوت

ترمذی۔ ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی میں حضرت حسن رضہ بن علی رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کلمات سکھلائے کہ کہوں میں ان کو قنوتِ وتر میں (وہ کلمات یعنی دعا قنوت یہ ہے۔ جو آخری رکعت میں بعد رکوع پڑھتے ہیں۔

# اَللّٰھُمَّ[۱] اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ

یا الٰہی ہدایت کر مجھ کو ان لوگوں کے زمرہ[۲] میں کہ ہدایت کی تو نے ان کو

---

[۱]، [۲]، [۳] صفحہ ۳۶۰ پر ملاحظہ کریں۔

Marfat.com

# وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ

اور عافیت[1] میں رکھ مجھ کو ان لوگوں کی جماعت میں کہ عافیت میں رکھا

# فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا

تونے انکو اور کارسازی کر میری ان لوگوں میں کہ کارسازی کی تونے انکی

(بقیہ ص ۳۵۹) سلہ ان اباھریرۃ کان یحدث ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یدعو فی الصلوٰۃ حین یقول سمع اللہ لمن حمدہٗ ۔ ابوہریرہؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہؐ نماز میں جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو پھر دعا قنوت پڑھتے تھے (نسائی) عن ابی ھریرۃؓ قال لما رفع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رأسہٗ ... قال ... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب رکوع سے سر اٹھاتے تو دعا قنوت پڑھتے (نسائی) ابن عباسؓ سے روایت ہے قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... اذا قال سمع اللہ لمن حمدہٗ من الرکعۃ الاخرۃ ۔ قنوت پڑھی رسول اللہؐ نے آخر رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہہ چکنے کے بعد (ابوداؤد) امام نوویؒ شارح مسلم باب استحباب القنوت میں فرماتے ہیں ۔ وَمحل القنوت بعد رفع الراس فی الرکوع فی الرکعۃ الاخیرۃ ۔ اور قنوت کا محل آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھانے کے بعد ہے ۔ (صحیح مسلم منہ ۔ سلہ اس دعا قنوت سے متعلق محدث ابوعیسیٰ ترمذیؒ فرماتے ہیں ۔ ولا نعرف عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی القنوت شیئًا احسن من ھٰذا ۔ نہیں پہچانتے ہم نبیؐ سے قنوت میں کوئی دعا جو اس قنوت سے بہتر ہو (ترمذی) ۳ہ مراد انبیاء اولیاء اور صالحین ہیں ۔

(نوٹ صفحہ ہذا) سلہ دنیا اور آخرت کی آفات اور سختیوں سے ۔ (محمد صادق)

أَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ

اور برکت دے[1] میرے لئے اس چیز میں کہ دی تو نے اور بچا مجھ کو اس چیز کی

فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ

برائی سے کہ مقدر کی تو نے پس تحقیق تو حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ اور تجھ پر

إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ

کسی کا حکم نہیں چل سکتا تحقیق نہیں ذلیل ہو سکتا وہ شخص جسے تو دوست رکھے

مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ

اور نہیں عزت پا سکتا وہ شخص جسے تو دشمن رکھے۔ بابرکت ہے[2] تو اے رب ہمارے

تَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ

اور بلند ہے تو اور بخشش مانگتے ہیں ہم تجھ سے اور رجوع کرتے ہیں ہم

إِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ (حصن حصین)

طرف تیری۔ اور درود بھیجے اللہ نبی پر۔

---

[1] عمر، صحت، بیوی، اولاد، مال، علم، عمل، اور ہر قسم کی نعمتوں وغیرہ میں برکت دے۔

[2] یعنی تیری ذات پاک ہے دین اور دنیا میں خیر اور بھلائی کی کثرت ہی کثرت ہے۔ منہ

**دوسری دعا قنوت** اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ

یا الٰہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں۔

وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ

اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں اور تعریف کرتے ہیں تیری بھلائی سے

وَلَا نَكْفُرُكَ نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ

اور نہیں ناشکری کرتے تیری نعمت کی الگ ہوتے ہیں ہم اور چھوڑتے ہیں

مَنْ يَّفْجُرُكَ. اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ

ہم اسکو کہ نافرمانی کرتا ہے تیری۔ یا الٰہی ہم خاص تیری ہی عبادت کرتے

نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ

ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں۔

وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى

اور تیری طرف ہی ہم دوڑتے ہیں اور تیری خدمت میں ہم حاضر ہیں۔

عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ

اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب حق سے اور امید رکھتے ہیں ہم تیری رحمت کی۔

Marfat.com

اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ
بیشک تیرا عذاب برحق کافروں کو ملنے والا ہے۔ (حصن حصین)

ملاحظہ:۔ دونوں دعاؤں میں سے کوئی ایک پڑھ لیا کریں۔ اور دونوں بھی پڑھ سکتے ہیں پہلی بہترین قنوت ہے۔

## حوادثِ نازلہ کی دعا قنوت

جنگ، مصیبت اور غلبہ دشمن کے وقت اس دعا قنوت کا پڑھنا بھی حضورؐ سے ثابت ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
یا الٰہی بخش ہم کو اور مومن مردوں

وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَ
اور مومن عورتوں کو اور مسلمان مردوں اور

الْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ
مسلمان عورتوں کو اور الفت ڈال ان کے دلوں کے درمیان

وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ
اور اصلاح کر ان کے درمیان اور مدد دے ان کو

Marfat.com

عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ

اپنے دشمنوں پر اور ان کے دشمنوں پر۔ یا الٰہی

الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ

دور کر رحمت سے کافروں کو جو روکتے ہیں

عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ

تیری راہ سے اور جھٹلاتے ہیں تیرے رسولوں کو

وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَآءَكَ۔ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ

اور لڑتے ہیں تیرے دوستوں سے یا الٰہی پھوٹ ڈال

بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ

درمیان ان کی باتوں کے اور ڈگمگا دے قدم ان کے

وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ

اور اتار ان پر عذاب اپنا جو نہیں رد کرتا تو اس کو

عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ

کافروں کی قوم سے یا الٰہی ہم تجھ کو ان دشمنوں کے

فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (حصن حصین)

مقابلہ میں کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ (ابن سنی)

Marfat.com

# نماز تہجد کا بیان

## تحریض بر تہجد

ابی امامہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ علیکم بقیام اللیل۔ تہجد ضرور پڑھا کرو۔ فانہ داب الصالحین قبلکم۔ کیونکہ وہ تم سے پہلے صالحین کی روش ہے۔ وھو قربۃ لکم الی ربکم۔ اور تمہارے لئے قرب خدا کا سبب ہے۔ ومکفرۃ للسیئات۔ اور گناہوں کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔ ومنہاۃ عن الاثم اور یہ رات کا قیام گناہوں سے باز رکھنے والا ہے۔ (ترمذی)

## میاں بیوی خدا کے حضور میں

ابی ہریرہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خدا کی رحمت ہو اس شخص پر، کہ رات کو اٹھا۔ پھر نماز (تہجد) پڑھی۔ اور اپنی عورت کو جگایا۔ پھر اس نے (بھی) نماز پڑھی۔ پھر اگر عورت (غلبہ نیند کے باعث) نہ جاگی۔ چھینٹے دئے پانی کے اس کے منہ پر۔ خدا کی رحمت ہو اس عورت پر، کہ رات کو اٹھی پھر نماز (تہجد پڑھی) اور اپنے خاوند کو جگایا۔ پھر اس نے (بھی) نماز پڑھی، پھر اگر خاوند (غلبہ نیند کے باعث) نہ جاگا۔ چھینٹے دیئے پانی

Marfat.com

کے اس کے منہ پر۔ (ابوداؤد)

## تہجد کا مرتبہ

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے ہیں۔ افضل الصلوٰۃ بعد المفروضۃ صلوٰۃ فی جوف اللیل (رواہ احمد) فرض نماز کے بعد سب نمازوں سے افضل تہجد کی نماز ہے۔

## نبیٔ رحمت کا شوق تہجّد

حضرت مغیرہ رضؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رات کو تہجد میں) اتنا قیام کیا۔ حتیٰ کہ آپ کے پاؤں متورم ہوگئے۔ آپ سے سوال ہوا۔ یہ (اتنی مشقت) آپ کیوں کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ مغفور ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا۔ کیا پھر (جبکہ خدا نے مجھے نبوت کے انعام، مغفرت کی دولت، اور بیشمار نعمتوں کی عطا سے نوازا ہے) میں اللہ کا شکر گذار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری مسلم)

## نیند سے جاگتے وقت پڑھیں

حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتے ہوئے کہتی ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھتے رات کو (بستر سے تہجد کے لئے) تو (یہ) پڑھتے اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس بار۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس بار۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دس بار۔ سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ دس بار۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ دس بار۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دس بار۔ اور پھر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ

Marfat.com

ضِیْقِ الدُّنْیَا وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ ؕ[1] دس بار۔ پھر وضو وغیرہ کر کے، تہجد شروع کرتے۔ (ابوداؤد)

# تہجد کی نماز کا طریقہ

## تیرہ رکعت پانچ وتر کے ساتھ

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تہجد کی نماز میں ہمیشہ وتر بھی شامل ہوتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ آپ نے تہجد کی تیرہ رکعتیں پڑھی ہیں جن میں پانچ وتر ہوتے تھے۔ اور آٹھ رکعت تہجد۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہے۔

وَکَانَ یصلی من اللیل ثلث عشرة رکعة یوتر من ذٰلک بخمس لا یجلس فی شئ الا فی اٰخرھن۔

"یعنی رسول اللہ رات کو نماز (تہجد) پڑھتے تھے (کبھی) تیرہ رکعت ان (تیرہ رکعت) میں سے پانچ رکعت کو وتر کرتے تھے۔ اور نہیں بیٹھتے تھے۔ (وتروں کی) کسی رکعت میں سوائے ان کی آخری رکعت کے"۔

ملاحظہ:۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبھی حضورؐ آٹھ رکعت تہجد پانچ وتروں کے ساتھ پڑھتے تھے۔ پس اگر آپ تہجد کی نماز تیرہ رکعت پڑھنی چاہیں۔ تو اس طرح پڑھیں۔ کہ آٹھ رکعت دو دو رکعت پر

---

[1] یا الٰہی میں تیرے ساتھ پناہ مانگتا ہوں دنیا کی تنگی (سختیوں اور مصیبتوں) سے اور قیامت کے دن کی تنگی (سختیوں اور مصیبتوں) سے۔

Marfat.com

سلام پھیر کر ختم کریں۔ پھر پانچ رکعت وتر پڑھیں۔ اور ان میں تشہد پڑھنے کے لئے بیچ میں کہیں نہ بیٹھیں، بلکہ آخری یعنی پانچوں رکعت میں ہی بیٹھ کر التحیات، درود، اور دعا پڑھ کر سلام پھیر لیں اس طرح آپ کی تہجد آٹھ رکعت اور وتر پانچ رکعت ہوتے۔ یہ تہجد کی زیادہ سے زیادہ رکعات ہیں۔ اگر حالات اور وقت اجازت دیں۔ تو رکوع و سجود، اور قومہ، جلسہ کی کامل طمانیت کے ساتھ تہجد تیرہ رکعت پڑھ لیا کریں۔

## تہجد گیارہ رکعت ایک وتر کے ساتھ

بخاری مسلم میں ہے۔ کان یصلی من اللیل احدی عشرۃ رکعۃ یوتر لواحدۃ " یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رکھی رات کو نماز (تہجد) گیارہ رکعت پڑھتے تھے۔ وتر کرتے تھے ساتھ ایک رکعت کے،

ملاحظہ:۔ اگر آپ تہجد گیارہ رکعت پڑھنا چاہیں۔ تو دس رکعتیں دو۔ دو رکعت پر سلام پھیر کر پوری کریں۔ اور بعد ازاں ایک وتر پڑھ لیں۔

## نو اور سات رکعت تہجد

آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ کہ رسول خدا نے تہجد کی نماز میں تیرہ رکعت بھی پڑھی ہیں۔ اور گیارہ بھی۔ اور صحیح مسلم میں نو رکعت تہجد کی تعداد بھی آتی ہے۔ جس میں تین وتر شامل ہیں حدیث کے

Marfat.com

الفاظ یہ ہیں۔ فصلی رکعتین اطال فیھما القیام والرکوع والسجود۔
حضورؐ نے دو رکعتیں لمبے قیام، رکوع، اور سجدے کے ساتھ پڑھیں۔
فعل ذٰلک ثلث مرات ست رکعات۔ پھر آپ نے کیا یہ (دو رکعت
پڑھنا) تین بار چھ رکعتوں میں۔ یعنی چھ رکعات (تہجد کی) پڑھیں۔ ثم
اوتر بثلث پھر تین رکعت وتر پڑھے۔ تہجد کی یہ چھ رکعات نبی رحمتؐ
نے پڑھ کر امت کے لئے آسانی پیدا کر دی۔ کہ اگر کسی کو اٹھنے میں
دیر لگ جائے۔ وقت تھوڑا ہو۔ یا اور کوئی کام پڑ جائے۔ تو صرف
چھ رکعات تہجد اور تین وتر پڑھ لینے سے بھی سنت پاک پر عمل ہو
جائے گا۔ رسولِ خدا ہمارے لئے رحمت بن کر آئے تھے — اور
آسانیاں لائے تھے۔ چنانچہ آپ نے سات رکعت تہجد مع وتر بھی پڑھی
ہے۔ حضرت مسروق سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے
حضرت عائشہ رضہ سے رسولِ خدا کی رات کی نماز سے متعلق پوچھا
فقالت سبع وتسع واحدیٰ عشرۃ رکعۃ (بخاری) تو جنابہ صدیقہ
نے فرمایا۔ کبھی سات رکعتیں۔ کبھی نو۔ اور کبھی گیارہ رکعتیں
(مع وتر پڑھتے)

سات رکعت تہجد میں اگر وتر ایک رکعت پڑھیں۔ تو تہجد
چھ رکعت ہوئی۔ اور اگر وتر تین پڑھیں۔ تو نماز تہجد چار رکعت
ہوئی۔ معلوم ہوا۔ اگر آپ رات کو چار رکعت تہجد۔ اور تین وتر پڑھ
لیں۔ یا چھ رکعت تہجد اور ایک وتر کر لیں۔ تو بھی آپ کا دامنِ عمل

Marfat.com

دولت سنت سے بھر جائے گا۔

## رسول خدا کی نماز شب کا غالب معمول

آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ کہ رسول خدا تہجد کی نماز کبھی تیرہ، کبھی گیارہ، کبھی نو، اور کبھی سات رکعات وتروں سمیت پڑھا کرتے تھے۔ صحیح بخاری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی حضور انور کی رات کی نماز کا غالب معمول بیان فرماتی ہیں۔

قَالَتْ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا۔

(صحیح بخاری باب صلوٰۃ اللیل)

آپ فرماتی ہیں۔ کہ رمضان ہوتا یا نہ ہوتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (رات کی نماز علی العموم) گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ (پہلے) آپ چار رکعت پڑھتے۔ ان کی خوبی اور درازی تو تم دریافت ہی نہ کرو۔ پھر آپ چار رکعت پڑھتے۔ پس ان کی خوبی، اور درازی (بھی) کچھ نہ پوچھو۔ پھر (اخیر میں) آپ تین رکعت (وتر) پڑھتے۔ (صحیح بخاری، باب صلوٰۃ اللیل)

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز کا غالب معمول یہ تھا۔ کہ آپ آٹھ رکعت تہجد

Marfat.com

چار چار کی نیت سے دو سلام میں پڑھتے تھے، اور پھر تین وتر۔ اس لئے بہتر ہے۔ کہ ہم بھی اپنی رات کی نماز کا معمول گیارہ رکعت بنالیں۔ آٹھ تہجد اور تین وتر۔

**فہمائش** اگر آپ وتر عشا کی نماز کے ساتھ پڑھ لیں، تو پھر نماز تہجد میں وتر ہرگز نہ پڑھیں۔ کیونکہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ (ابوداؤد) ایک رات میں دو مرتبہ وتر پڑھنے ناجائز ہیں۔ اس لئے اپنے اوقات اور احوال کے پیش نظر صرف تہجد کی رکعات ہی بلا وتر پڑھا کریں۔

## رسولِ خدا کی تہجّد کی کیفیت

ناظرین! نمازوں میں آپ تکبیر تحریمہ کہہ کر دعائے افتتاح سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ (یا) اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ[1] پڑھتے ہیں۔ تہجد میں بھی آپ یہ دعائیں بخوبی پڑھ سکتے ہیں۔ اور آپ کی روزانہ نمازوں کی قرآت وغیرہ تہجد کے لئے کافی ہے۔ لیکن رسولِ خدا کی نماز تہجد کا حسن اور طول بیان نہیں ہو سکتا۔ حضرت ابی ذرؓ کہتے ہیں۔ رسولِ خدا نے تہجد میں (اتنا) قیام کیا کہ اس ایک آیت[2] اِنْ

---

[1] یہ دعا سند کے لحاظ سے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ سے قوی ہے۔

[2] اگر عذاب کرے تو ان کو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہیں۔ اور اگر تو انکو بخش دے پس تحقیق تو غالب حکمت والا ہے۔

Marfat.com

تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿پ ع ۶﴾ — کو (عجز والحاح سے بار بار) پڑھتے صبح کردی۔ (نسائی)

(نوٹ):۔ قیامت کو حضرت عیسیٰؑ یہ آیت اپنی امت کے حق میں خدا کی جناب میں عرض کریں گے۔ اور رسول اللہ نے تہجد میں اس آیت کو اپنی امت کے حسب حال پڑھتے پڑھتے صبح کردی صلی اللہ علیہ وسلم الف الف صلوٰۃ۔

حضرت حذیفہ رضؓ نے حضورؐ کو تہجد پڑھتے دیکھا۔ وہ کہتے ہیں۔ دعائے افتتاح کے بعد آپ نے سورہ بقر پڑھی۔ پھر رکوع کیا — فَکَانَ رُکُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِیَامِهٖ۔ آپ کا رکوع آپ کے قیام کی مانند تھا۔ (یعنی قیام کی طرح رکوع بھی کافی دراز کیا) ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّکُوْعِ۔ پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ فَکَانَ قِیَامُهٗ نَحْوًا مِّنْ رُکُوْعِهٖ۔ آپ کا قومہ آپ کے رکوع کی مانند تھا۔ (یعنی رکوع کی طرح قومہ بھی کافی دراز کیا) فَکَانَ سُجُوْدُهٗ نَحْوًا مِّنْ قِیَامِهٖ، آپ کا سجدہ آپ کے قومہ کی مانند تھا۔ (یعنی قومہ کی طرح سجدہ بھی کافی دراز کیا)۔ وَکَانَ یَقْعُدُ فِیْمَا بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِهٖ۔ آپ دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ میں) اپنے سجدے کی مانند بیٹھے تھے۔ (یعنی سجدے کی طرح جلسہ میں بھی دیر لگائی۔ اور خوب اطمینان کیا) پس حضورؐ نے چار رکعتوں میں

Marfat.com

سورۂ بقر۔ سورۂ آل عمران۔ سورۂ نساء اور مائدہ پڑھیں۔

(رواہ ابوداؤد)

سبحان اللہ! یہ تھی تہجد نبی رحمت کی۔ صرف چار رکعات ہیں سوا چھ سیپارے پڑھے۔ پھر رکوع اور قومے، سجدے، اور جلسے کی درازی اور ان میں تسبیحوں اور دعاؤں کو کثرت سے پڑھنا آپ پر ختم تھا، جبھی تو جنابہ صدیقہ رض نے حضور انور م کی تہجد کی نماز سے متعلق پوچھنے والے کو فرمایا تھا۔ لَا تَسْئَالُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ۔ رسولِ خدا کی تہجد کی چار رکعتوں کے حسن و طول کا کچھ حال نہ پوچھ۔ (مجھ سے بیان نہیں ہو سکتا)

قارئین کرام! ہمیں بھی چاہیئے۔ کہ نماز تہجد میں ہم قیام کو جتنا بھی دراز کر سکیں کریں۔ رکوع و سجود، اور قومے اور جلسے میں جتنی زیادہ تسبیحیں اور دعائیں پڑھ سکیں۔ پڑھیں۔ تہجد کے قیام میں پڑھنے کے لیئے اگر قرآن زیادہ یاد نہ ہو۔ تو سورۂ اخلاص کی کثرت سے ہی قیام کی درازی پوری کر لیا کریں۔ اگر امت کی مغفرت کے خیال سے نبی اکرم م نے ایک ہی آیت کو تہجد میں بار بار پڑھتے ہوئے صبح کر دی تو آپ سورہ اخلاص کو ہی نہایت اخلاص سے دس، بیس، پچاس یا سو بار حسب طاقت ہر ہر رکعت میں پڑھ کر اپنے اللہ کو راضی کریں۔

## تہجد کی دعائے افتتاح

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

Marfat.com

اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ ـ

حضرت ابن عباس رضہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ رات کو تہجد پڑھنے کھڑے ہوتے۔ تو (تکبیر تحریمہ کے بعد یہ) پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ

یا الٰہی تیرے ہی لئے ہے سب تعریف تو ہی

قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ

قائم رکھنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا اور جو

فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ

ان میں ہیں اور تیرے ہی لئے ہے سب تعریف اور تو

نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

ہی روشن کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا

وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ

اور جو ان میں ہیں اور تیرے ہی لئے ہے سب تعریف

لہ یعنی تیری ہی حفاظت اور تدبیر سے آسمانوں و زمین کا نظام قائم ہے اگر تیرا فیض منقطع ہو تو چشم زدن میں فلک الافلاک سے تحت الثریٰ تک سب کچھ برباد ہو جائے۔ منہ

Marfat.com

اَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

تو ہی ہے بادشاہ آسمانوں اور زمین کا

وَمَنْ فِيْهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ

اور جو ان میں ہیں اور تیرے ہی لیے ہے سب تعریف

اَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدَكَ

تو ہی ہے ثابت (کبھی معدوم نہ ہوگا) اور وعدہ تیرا (دنیا

الْحَقُّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَّ

اور آخرت کے متعلق) حق ہے اور ملاقات تیری (آخرت میں)

قَوْلُكَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ

حق ہے اور کلام تیرا حق ہے اور بہشت حق ہے

وَّالنَّارُ حَقٌّ وَ النَّبِيُّوْنَ

اور دوزخ حق ہے اور سب نبی (تیرے فرستادہ)

حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَّ

حق ہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور

Marfat.com

السَّاعَةُ حَقٌّ۔ اَللّٰھُمَّ لَكَ

قیامت حق ہے۔ یا الہٰی تیرے واسطے میں

اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَ

تابعدار ہوا۔ اور تیرے ساتھ میں ایمان لایا اور

عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ

تجھ پر میں نے بھروسہ کیا اور تیری طرف میں نے

اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَ

رجوع کی اور تیری مدد سے جھگڑتا ہوں میں (دشمنوں سے)

اِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِي

اور تیری طرف فریادی ہوں میں پس بخش میرے لئے

مَاقَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ

وہ گناہ کہ آگے کئے میں نے اور وہ گناہ کہ پیچھے ہوں مجھ سے

وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

اور جو پوشیدہ کئے رہیں نے اور ظاہر کئے ہیں نے

Marfat.com

وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ

اور وہ گناہ کہ تو ان کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے

اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ اَنْتَ

تو ہی ہے آگے کرنے والا اور پیچھے

الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَ

ڈالنے والا معبود صرف تو ہی ہے اور

لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ (بخاری مسلم)

نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔

مُلاحظہ:- تہجد کی نماز میں اگر ہم سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ — اور اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِیْ دونوں دعائیں پڑھ کر رسولِ پاک ؐ کی زبان پاک سے نکلی ہوئے دعائے مذکور بھی پڑھ لیا کریں۔ تو خدا کی خوشی اور رضامندی کے دریا میں رحمت کی موجیں اٹھنے لگیں گی۔ دیوانِ عمل کے سیاہ نامے دُھل جائیں گے۔ اور تہجد کا نالۂ شب گیر عرش رسا ہو جائے گا۔

Marfat.com

# نماز تراویح کا بیان

نماز تراویح اور تہجد (رات کی نماز) دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ رات کی نماز غیر رمضان میں جب سو کر اٹھنے کے بعد پڑھی جائے۔ تو تہجد کہلاتی ہے۔ اور اگر رمضان میں سونے سے قبل عشاء کے ساتھ پڑھ لی جائے۔ تو اس کو تراویح کہتے ہیں۔ رمضان شریف میں روزہ کے سبب چونکہ طبائع ضعیف اور مضمحل سی ہو جاتی ہیں۔ اور افطاری اور سیری کے بعد سونے اور پھر آدھی رات گئے بیدار ہو کر تہجد کے لئے طویل قیام کرنا بہت مشکل ہے اس لئے نبی رحمت نے رات کی نماز (تہجد) کو رمضان شریف میں عشاء کے ساتھ ہی پڑھ کر لوگوں کے لئے سہولت اور آسانی پیدا کر دی۔ تاکہ وہ تراویح کے بعد پوری طرح آرام کی نیند سوئیں۔ اور پھر صبح صادق سے کچھ پہلے اٹھ کر سحری کھا کر روزے کے لئے تازہ دم ہو جائیں۔

## رسول خدا نے تین رات تراویح پڑھائی

حضرت ابوذر رضی کہتے ہیں۔ کہ ہم نے رسول خدا کے ساتھ روزے رکھے۔ پس (شروع میں) آپ نے ہمارے ساتھ مہینے میں سے کچھ بھی قیام نہ کیا۔ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ فَقَامَ بِنَا۔ یہاں تک کہ تیئسویں رات کو

Marfat.com

حضورؐ نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی۔ فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا۔ پھر آپ نے چوبیسویں رات چھوڑ کر پچیسویں رات کو ہمیں تراویح پڑھائی۔ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ جَمَعَ أَهْلَهُ وَ نِسَاءَهُ وَ النَّاسَ فَقَامَ بِنَا۔ پھر آپ نے چھبیسویں رات چھوڑ کر ستائیسویں شب کو اپنے گھر کے آدمیوں کو، اپنی عورتوں کو، اور سب لوگوں کو جمع کر کے ہمیں نماز تراویح پڑھائی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی)

حضرت زید بن ثابت کہتے ہیں۔ فَقَالَ مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ۔ (حضورؐ نے تین رات تراویح پڑھانے کے بعد) فرمایا۔ میں نے دیکھا کہ تمہارا معمول (تراویح) برابر قائم ہے۔ تو مجھے ڈر ہوا۔ کہ عنقریب تم پر فرض کر دیا جائے گا۔ (اس لئے باہر تراویح پڑھانے نہ نکلا) پس تم اپنے گھروں میں نماز (تراویح) پڑھو۔ (مسلم۔ بخاری)

ناظرین آپ کو معلوم ہو گیا۔ کہ رسول اللہ نے صرف تین رات تراویح پڑھائی۔ اور پھر اس خیال سے کہ کہیں یہ نماز باجماعت ادا کرنے پر فرض نہ ہو جائے۔ اور پھر امت اس کے ترک پر بہت گنہگار ہو گی حضورؐ نے اسے جماعت سے پڑھانا ترک کر دیا اور لوگوں کو گھروں میں پڑھ لینے کا حکم دیا۔

Marfat.com

## حضورؐ نے رمضان میں تہجد نہیں پڑھی

رسول اللہ نے لوگوں کو تراویح کی نماز مع وتر پڑھائی - اور اس کے بعد آپ نے تہجد ہرگز نہیں پڑھی - اور نہ ہی وتر پڑھے ہیں معلوم ہوا - کہ آپ کا قیام لیل (تہجد) رمضان میں قیام رمضان (تراویح) سے بدل گیا - یعنی حضورؐ جو تہجد اور وتر غیر رمضان میں نیند سے اٹھ کر پڑھتے تھے - رمضان میں وہی تہجد اور وتر تراویح کے نام سے نیند سے قبل، بعد عشاء پڑھ لیتے تھے - متون حدیث وفقہ اور ان کی صدہا شروح میں یہ بات کہیں ثابت نہیں - کہ حضورؐ نے تراویح اور وتر پڑھا کر پھر اسی رات دوبارہ وتر پڑھے ہوں - اور ایک رات میں دوبار وتر پڑھنے منع ہیں - خود حضورؐ فرماتے ہیں لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ (ابوداؤد) ایک رات میں دوبار وتر نا جائز ہیں - کیونکہ دوبار پڑھنے سے وتر شفع بن کر باطل ہو جاتے ہیں - پس ثابت ہوا - کہ حضورؐ رات میں وتر ایک ہی بار پڑھتے تھے - جب آپ نے تراویح اور وتر پڑھا دیئے - تو یقیناً حضورؐ نے نہ وتر ہی اس رات دوبار پڑھے - اور نہ ہی تہجد، پس تہجد مع وتر رمضان میں نماز تراویح بن گئی - یاد رہے کہ تراویح کا اصل نام قیام رمضان ہے -

## نماز تراویح گیارہ رکعت ہیں

تہجد کے بیان میں آپ حضرت عائشہ رضہ کی روایت پڑھ چکے، صدیقہ کبریٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں - مَا کَانَ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلَا فِیْ

Marfat.com

غَیْرِہٖ عَلٰی اِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً ۔ یعنی رمضان اور غیر رمضان میں رسول خدا رات کی نماز علی العموم گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں کرتے تھے ۔ اس حدیث کی صحت کا آفتاب ہمیشہ نصف النہار پر رہا ہے یہ حدیث نہایت درجہ صحیح اور غیر مجروح ہے ۔ تو اس حدیث کی رو سے معلوم ہوا ۔ کہ حضورؐ کی رات کی نماز رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت (جن میں تین وتر بھی ہیں) رہی ہے ۔ پس ثابت ہوا ۔ کہ آپ غیر رمضان میں تہجد گیارہ رکعت پڑھتے تھے ۔ اور حضورؐ نے وہی گیارہ رکعت تہجد تراویح کے نام سے رمضان میں پڑھائی ۔

## رسولؐ خدا نے تراویح گیارہ رکعت پڑھائی

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَکْعَۃً ثُمَّ اَوْتَرَ ۔ (رواہ ابن خزیمہ و ابن حبان فی صحیحہا)

حضرت جابر بن عبداللہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو رمضان میں آٹھ رکعت (تراویح) پڑھائیں پھر وتر پڑھے ۔ (صحیح ابن خزیمہ صحیح ابن حبان)

ملاحظہ :۔ اس غیر مجروح حدیث سے ثابت ہوا ۔ کہ رسول اللہ نے جو تین رات نماز پڑھائی تھی ۔ وہ گیارہ رکعت ہی تھیں جن میں تین وتر بھی شامل تھے ۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا والی حدیث

Marfat.com

کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا۔ کہ رسولِ خدا رمضان میں کتنی نماز (تراویح) پڑھتے تھے۔ تو جنابہ صدیقہ رضہ نے جواب دیا۔ کہ حضورؐ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں کرتے تھے، بالکل صحیح ثابت ہوئی۔

یہ تو آپ اوپر پڑھ چکے ہیں۔ کہ رسول اللہ نے تین شب تراویح پڑھا کر پھر لوگوں سے فرمایا۔ کہ تم اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ گھروں وغیرہ میں فردًا فردًا پڑھنے کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضہ فرماتے ہیں"۔ کہ رسولؐ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بھی یہی طریقہ جاری رہا۔ حضرت ابوبکر رضہ کی خلافت اور حضرت عمر رضہ کے ابتدائی دور میں بھی اسی پر عمل ہوتا رہا۔ پھر حضرت عمر رضہ نے تراویح کی نماز جماعت سے پڑھنے کا طریقہ مقرر فرمایا"۔ (ابوداؤد)

## حضرت عمرؓ رضہ نے گیارہ رکعت تراویح کا حکم دیا

عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّہٗ قَالَ اَمَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ وَتَمِیْمَ الدَّارِیَّ اَنْ یَّقُوْمَا لِلنَّاسِ بِاِحْدٰی عَشَرَۃَ رَکْعَۃً ــــ

سائب بن یزید سے روایت ہے۔ کہ حضرت عمر رضہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری رضہ کو حکم دیا۔ کہ لوگوں کو گیارہ رکعت تراویح پڑھائیں (موطا امام مالک باب قیام رمضان)

Marfat.com

اس حدیث کی سند صحیح ہے۔ کسی نے اس پر جرح نہیں کی۔ ثابت ہوا۔ کہ حضرت عمرؓ نے مدینے کے قاریوں کو نماز تراویح گیارہ رکعت (جن میں تین وتر ہیں) پڑھانے کا حکم دیا۔ اور خود بھی گیارہ ہی پڑھتے تھے۔ رسولِ خدا کے زمانے سے لوگ تراویح گھروں میں پڑھتے آئے تھے۔ پھر جب امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے تراویح باجماعت پڑھنے کا طریقہ جاری فرمایا۔ انہوں نے گیارہ ہی کا حکم دیا۔ پس تراویح کا آٹھ رکعت کا عدد ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ثابتہ ہے۔ اور جو شخص تراویح آٹھ رکعت سے زائد پڑھتا ہے۔ اس کی زائد رکعات مستحب اور نفل ہوں گی سنت صرف آٹھ رکعت ہی ہے۔ خوب سمجھ لو۔

## رسولِ خدا کے سامنے آٹھ تراویح

وعن جابر جاء ابی بن کعب فی رمضان فقال یارسول اللہ کان اللیلۃ شیٔ قال وما ذاك یا ابی قال نسوۃ داری قلن انا لا نقرأ القرآن فنصلی خلفك بصلوتك فصلیت بھن ثمان رکعات والوتر فسکت عنه وکان شبه الرضا۔ (کتاب قیام اللیل امام مروزی)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے۔ کہ رمضان میں حضرت ابی بن کعب نے رسولِ خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا حضورؐ! رات

کو ایک بات ہو گئی۔ آپ نے فرمایا وہ کیا؟ اے ابی! انہوں نے کہا حضور! میرے گھر کی عورتیں کہنے لگیں۔ ہم قرآن نہیں پڑھتیں اس لئے ہم تمہارے پیچھے نماز (تراویح) پڑھیں گی۔ (اور قرآن سنیں گی) تو میں نے انہیں آٹھ رکعت تراویح اور وتر پڑھا دیئے۔ پس آپ نے یہ سن کر سکوت فرمایا۔ گویا (سکوت سے) اس بات کو پسند کیا۔

## امام الاحناف شیخ ابن ہمام نے آٹھ تراویح کو سنت فرمایا

امام ابن ہمام حنفیوں میں ایک اجل عالم ہوئے ہیں ایسے عالموں پر خدا کی بے شمار رحمتیں ہوں۔ کہ وہ جماعتی تعصب اور دھڑے بندی سے ہمیشہ دور رہے ہیں۔ اور حق بیانی ان کا شیوہ رہا ہے۔ آپ آٹھ اور بیس تراویح کی تحقیق فرماتے ہیں۔

فتحصل من هذا كله ان قيام رمضان سنة احدى عشرة ركعة بالوتر في جماعة فعله عليه الصلوٰة والسلام۔ (فتح القدير جلد اول)

پس اس مبحث کا حاصل کلام یہ ہے۔ کہ قیام رمضان جو سنت ہے۔ وہ تو وتر سمیت گیارہ رکعت ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل سے با جماعت ادا کیا۔ (فتح القدیر جلد اول)

### بیس تراویح کے متعلق آپ کا فیصلہ

فتكون العشرون مستحبا وذلك القدر منها هو السنة۔

Marfat.com

پس بیس رکعت تو مستحب (نفل) ہوں گی۔ اور بیس میں سے وہ مقدار (مذکور آٹھ رکعت) ہی سنت ہے۔ (فتح القدیر)

## آٹھ بیس پر مت جھگڑو

یہ بات مہر نیمروز کی طرح واضح ہو گئی۔ کہ رسول اللہ کی سنت پاک تو آٹھ رکعت تراویح ہی ہے۔ اور اس سے زیادہ پڑھنا سنت نہیں بلکہ نافلہ عبادت ہے۔ اس لئے آٹھ تراویح پڑھنے والوں کو ہمیں ہرگز نہیں روکنا چاہیئے۔ اور نہ اس فعل رسول پر معترض ہونا چاہیئے، اور جو بیس پڑھتے ہیں۔ ان کے متعلق حنفیوں کے سب سے بڑے امام ابن ہمام کا فتویٰ یہ ہے۔ کہ آٹھ سے زیادہ پڑھنے والوں کی زیادتی سنت نہیں ہے۔ سنت صرف آٹھ ہی ہیں۔ باقی نفل ہیں۔

# جمعہ کی نماز کا بیان

## جمعہ کی فرضیت

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ط ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ (پ ۲۸)

مسلمانو! جب جمعہ کے دن نماز (جمعہ) کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر (نماز) کی طرف دوڑو۔ اور (اس وقت) لین دین چھوڑ

رو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم کو سمجھ ہو!

## جمعہ قیامت تک فرض ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ فَقَالَ اَیُّھَا النَّاسُ تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا وَبَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ الصَّالِحَۃِ قَبْلَ اَنْ تُشْغَلُوْا وَصِلُوا الَّذِیْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رَبِّکُمْ بِکَثْرَۃِ ذِکْرِکُمْ لَہٗ وَکَثْرَۃِ الصَّدَقَۃِ فِی السِّرِّ وَ الْعَلَانِیَۃِ تُرْزَقُوْا وَ تُنْصَرُوْا وَ تُجْبَرُوْا وَ اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ افْتَرَضَ عَلَیْکُمُ الْجُمُعَۃَ فِیْ مَقَامِیْ ھٰذَا فِیْ یَوْمِیْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِیْ ھٰذَا مِنْ عَامِیْ ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَمَنْ تَرَکَھَا فِیْ حَیَاتِیْ اَوْ بَعْدِیْ وَلَہٗ اِمَامٌ عَادِلٌ اَوْ جَائِرٌ اِسْتِخْفَافًا بِھَا وَجُحُوْدًا بِھَا فَلَا جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَہٗ وَلَا بَارَکَ لَہٗ فِیْ اَمْرِہٖ اَلَا وَلَا صَلٰوۃَ لَہٗ وَلَا زَکٰوۃَ لَہٗ اَلَا وَلَا حَجَّ لَہٗ اَلَا وَلَا صَوْمَ لَہٗ اَلَا وَلَا بِرَّ لَہٗ حَتّٰی یَتُوْبَ فَمَنْ تَابَ تَابَ اللّٰہُ عَلَیْہِ (ابن ماجہ)

"حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا لوگو! موت آنے سے پہلے اللہ کی طرف لوٹ آؤ۔ مرنے سے قبل توبہ کر لو۔ آنتوں کے اترنے سے پہلے نیک عمل کرو۔ خدا کو کثرت سے

Marfat.com

یادگر کے اپنے اور اس کے درمیان کے تعلق کو جوڑ لو۔ پوشیدہ بھی اور ظاہر بھی کثرت سے صدقہ دے کر (ایسا کرنے سے) رزق میں برکت ہوگی۔ دشمن سرنگوں رہیں گے۔ گھاٹے اور نقصان کا اچھا بدلہ ملے گا۔ (میری امت) خوب جان لو! کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر جمعہ فرض کیا ہے۔ میری اس جگہ میں! — آج کے روز! — اس ماہ اور اس سال میں! — (ہاں ہاں) — آج کے روز سے لے کر قیامت تک فرض رہے گا۔ جو کوئی میری زندگی میں یا میرے بعد اسے ترک کرے، امام وقت عادل ہو۔ یا ظالم (خواہ کیسا ہو) جو ترک کرے اسے ہلکا جان کر یا اس کا انکار کرے۔ خدا اس کے سارے کام اس پر پراگندہ کردے۔ اس کے دل کو کبھی چین نہ آئے۔ اس کے کسی کام میں خدا برکت نہ دے۔ سن لو۔ ایسے تارک جمعہ کی نہ نماز قبول ہے۔ نہ زکوٰۃ نہ حج نہ روزہ۔ خدا اس کی کوئی نیکی تک قبول نہ کرے گا۔ جب تک سچے دل سے توبہ نہ کرے گا۔ (جمعہ نہ شروع کرے گا) سچے دل سے توبہ کرنے والے کی توبہ خدا قبول کرلیتا ہے"۔ (ابن ماجہ)

## جمعہ کی تاکید

ابی الجعد ضمیری سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ تَرَكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهٖ ۔ (رواہ ابوداؤد) جو شخص بسبب سستی کے تین جمعے ترک کردے خدا اس کے دل پر مہر کردے گا"۔

Marfat.com

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے گھروں کو جو (بلا عذر) جمعہ سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔ جلا دینے کا قصد کیا۔ (صحیح مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص بلا ضرورت (یعنی بلا عذر) جمعہ کو چھوڑ دے لکھا جاتا ہے منافق کتاب میں (یعنی نامۂ اعمال میں)"مشکوٰۃ باب الصلوٰۃ"

ملاحظہ:۔ معلوم ہوا کہ جمعہ کا چھوڑنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اور وعید شدید ہے۔ ہر مسلمان پر جمعہ پڑھنا فرض[1] ہے اس میں ہرگز سستی نہیں چاہیئے۔ جب خطیب ممبر پر چڑھے، اور اذان ہو جائے — تو لین دین، خرید و فروخت سب حرام ہو جاتے ہیں۔

# جمعہ کے متفرق مسائل

حضورؐ نے فرمایا۔ جس کو خوشبو میسر نہ آئے۔ اس کے لیے پانی ہی خوشبو ہے۔ (یعنی نہائے)۔ "ترمذی"

---

[1] حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا۔ جس کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہے، اس پر جمعہ فرض ہے، اور مریض، مسافر، عورت۔ نابالغ لڑکا اور غلام جمعہ کی فرضیت سے مستثنٰی ہیں۔ (دار قطنی)

(نوٹ) اگر چاہیں تو پڑھیں جائز ہے۔ ورنہ ظہر ادا کریں۔ منہ

Marfat.com

حضورؐ نے فرمایا۔ جو شخص جمعہ کے روز اپنی بیوی کو نہلائے (یعنی صحبت کرے کہ نہائے) اور خود بھی نہلائے۔ اور پاپیادہ (مسجد میں) سویرے جائے۔ امام کے نزدیک ہوکر اول خطبہ سنے۔ اور کوئی لغو بات نہ بولے۔ تو اس کو ہر قدم پر ایک برس کے روزوں کا۔ اور اس کی راتوں کے قیام کا ثواب ہوگا۔ (ترمذی، ابوداؤد)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں۔ کہ مدینہ میں مسجد نبویؐ میں جمعہ پڑھنے کے بعد اسلام میں جو پہلا جمعہ پڑھا گیا۔ وہ جواثا میں پڑھا گیا جو بحرین کے گاؤں میں سے ایک گاؤں ہے۔ (ابوداؤد)

(نوٹ) اس سے ثابت ہوا۔ کہ گاؤں میں جمعہ جائز ہے اگر لوگ گاؤں میں جمعہ نہ پڑھیں گے۔ تو گنہگار رہوں گے۔

یوم حنین کو بارش ہو رہی تھی۔ تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے منادی کو حکم دیا۔ کہ آج اپنے خیموں میں نماز پڑھنے کا اعلان کر دو۔ اور وہ جمعہ کا دن تھا۔ (ابوداؤد)

(نوٹ) معلوم ہوا کہ بارش کے روز جمعہ کی نماز پڑھنی واجب نہیں۔ یعنی اگر بارش کے روز جمعہ پڑھ لیا جائے۔ تو جائز ہے۔ اور بارش کے باعث اگر جمعہ چھوڑ کر ظہر پڑھ لی جائے۔ تو ترک جمعہ کا گناہ نہیں ہوگا۔

جمعہ کے روز اگر عید آجائے۔ تو عید کی نماز پڑھ لی جائے اور پھر چاہے جمعہ پڑھیں یا ظہر۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

حضور انورؐ نے فرمایا۔ اگر گنجائش ہو۔ تو روزانہ استعمال کے کپڑوں کے علاوہ جمعہ کے لئے کپڑے بناؤ۔ (ابو داؤد)

دورانِ خطبہ میں جو شخص باتیں کرے۔ وہ گدھے کی مانند ہے۔ جس پر کتابیں لدی ہوں۔ (مسند امام احمد)

حضورؐ نے دوران خطبہ میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا (ترمذی)

(نوٹ) گوٹ مارنا اس نشست کو کہتے ہیں۔ کہ ہاتھ یا کپڑے کے ساتھ رانوں کو پیٹ سے ملا کر بیٹھیں۔ اس طرح بیٹھنے سے عموماً نیند آجاتی ہے۔ پھر آدمی خطبہ نہیں سن سکتا۔ اور ویسے آدمی اکثر گر پڑتا ہے۔

رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جمعہ کو نہائے۔ اور جس قدر پاکی حاصل ہو سکے کرے (موچھیں کترائے ناخن کٹائے۔ ناف کے نیچے کے بال لے، بغلوں کے بال دور کرے۔ کپڑے دھوئے۔ سر دھوئے) پھر تیل یا خوشبو لگائے۔ اپنے گھر سے، پھر مسجد کو (جمعہ کے لئے) جائے پھر نہ دو آدمیوں کو پھاڑے (یعنی جہاں جگہ ملے۔ بیٹھ جائے) پھر اپنے مقدر کی نماز پڑھے (سنتیں چار یا دو) پھر دوران خطبہ میں خاموش رہے تو بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ گذشتہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک۔

(بخاری شریف)

کعب بن عجرہ سے روایت ہے۔ کہ وہ مسجد میں داخل ہوئے

Marfat.com

اور عبدالرحمن بن ام الحکم خطبہ پڑھ رہا تھا۔ بیٹھے ہوئے۔ کہا حضرت کعب نے اُنْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الْخَبِیْثِ یَخْطُبُ قَاعِدًا۔ دیکھو اس خبیث کی طرف خطبہ پڑھتا ہے بیٹھے ہوئے۔ (مسلم)

ملاحظہ:- بیٹھ کر خطبہ پڑھنا حرام ہے۔ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمن کو جو بنی امیہ سے تھا۔ بیٹھے ہوئے خطبہ پڑھنے پر خبیث کہا۔ کیونکہ جس چیز پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مداومت کی ہو۔ اس کا خلاف کرنا خبث باطن کی علامت ہے۔

حضرت انس رض کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شدت کی سردی میں جمعہ کی نماز سویرے پڑھتے تھے۔ اور شدت کی گرمی میں دیر سے پڑھتے تھے۔ (بخاری شریف)

حضرت جابر رض کہتے ہیں۔ کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ فرماتے۔ تو حضور کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں آواز بلند ہوتی۔ اور غصہ سخت ہو جاتا تھا۔ (لوگوں کے تغافل پر)۔ (مسلم)

حضور انور نے فرمایا۔ جو شخص نماز جمعہ کی ایک رکعت پائے تو اس کو دوسری رکعت اس کے ساتھ ملا لینی چاہیئے۔ (اس کا جمعہ ہو گیا) اور جس کو دونوں رکعتیں نہ ملیں۔ (اس کا جمعہ نہ ہوا) تو اس کو چار رکعت نماز ظہر کی

Marfat.com

پڑھنی چاہئیں۔ (دارقطنی)

حضرت ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو سنتیں پڑھتے تھے۔ گھر جا کر (بخاری مسلم)

صحیح مسلم کی ایک روایت میں حضورؐ نے جمعہ کے بعد چار سنتیں پڑھنے کو بھی فرمایا۔ پس چاہے کوئی دو پڑھے۔ چاہے چار۔

## دوران خطبہ میں دو رکعت پڑھو

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص (سلیک غطفانی رضؓ) مسجد میں آئے۔ اور دو رکعت (سنت) پڑھے بغیر بیٹھ گئے۔ حضورؐ نے پوچھا۔ کیا تم نے دو رکعت پڑھی ہیں؟ اس نے عرض کی۔ نہیں حضورؐ! آپ نے حکم دیا۔ کھڑے ہو جاؤ۔ اور دو رکعت پڑھ کر بیٹھو! پھر حضورؐ نے (ساری امت کے لئے) حکم دے دیا۔

اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمْ وَ الْاِمَامُ يَخْطُبُ
فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزْ فِيهِمَا ط

جب کوئی تم میں سے ایسے وقت (جمعہ کو) مسجد میں آئے کہ امام خطبہ پڑھ رہا ہو۔ تو اسے (بجائے چار رکعت کے) دو رکعتیں ہلکی پڑھ لینی چاہئیں۔ (ابو داؤد۔ مسلم۔ ابن ماجہ)

**یاد رکھیں!** ہمیشہ جمعہ کے دن مسجد میں سویرے آیا کریں

ؔ سنتوں اور نفلوں کا گھر پڑھنا افضل ہے۔ اور مسجد میں جائز۔ منہ

Marfat.com

اور چار سنتیں پڑھ کر اللہ کو یاد کیا کریں۔ اوراد و وظائف میں مشغول ہو جایا کریں۔ پھر جب امام خطبہ شروع کر دے۔ تو ہمہ تن گوش ہو کر سنا کریں۔ اور اگر آپ دورانِ خطبہ پہنچیں۔ تو دو رکعت مختصر قرأت کے ساتھ پڑھ کر ضرور پڑھ کر بیٹھیں۔ اگر کوئی کہے۔ کہ خطبہ میں نہیں پڑھنی چاہئیں۔ تو اس کو جواب دیں۔ کہ حضورؐ نے فرمایا ہے۔ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ۔ دو رکعت پڑھ کر بیٹھو۔

**گردنیں نہ پھلانگو** حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے۔ کہ جمعہ کے دن حضور انورؐ خطبہ فرما رہے تھے۔ کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آنے لگا۔ حضورؐ نے یہ دیکھ کر فرمایا۔ اِجْلِسْ فَقَدْ اٰذَيْتَ وَ اٰنَيْتَ۔ بیٹھ جاؤ۔ تم نے (لوگوں کو) ایذا دی۔ اور دیر لگائی۔" (رواہ احمد)

اس سے معلوم ہوا۔ کہ جمعہ میں آنے والوں کو چاہیئے۔ کہ انہیں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔ آگے بیٹھنا ہو۔ تو سویرے آئیں۔ اور اگر دیر کر کے آئیں۔ تو لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے نہ بڑھیں۔

اس آیت اور حدیث سے جمعہ کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ پھر وہ علماء خدا کو کیا جواب دیں گے۔ جو کہتے تھے۔ کہ انگریز کے عہد میں جمعہ فرض نہیں۔ گاؤں میں جمعہ فرض نہیں۔ ایسے

Marfat.com

لوگ خدا اور رسولؐ کا خلاف کرنے والے ہیں۔ معاذ اللہ! اس اناپ شناپ سے جمعہ کی اہمیت کو کم کر کے لوگوں کو احتیاطی پڑھنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں۔ ؎

قریب ہے یار روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر، لہو پکارے گا آستیں کا

## جمعہ میں اوّل آنے والوں کا ثواب

حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے دن مسجد کے دروازے پر (ثواب لکھنے کو) ٹھیرتے ہیں فرشتے۔ لکھتے ہیں اول آنے والے کو، پھر اس کے بعد اول آنے والے کو۔ (اسی طرح لکھتے جاتے ہیں نمبروار) پھر جو شخص نماز جمعہ کے لئے اوّل وقت مسجد میں جاتا ہے۔ اس کو اتنا ثواب ملتا ہے۔ جتنا مکّہ میں اونٹ قربانی کے لئے بھیجنے والے کو ثواب ملتا ہے۔ پھر جو بعد میں آتا ہے۔ اس کو اتنا ثواب ملتا ہے۔ جتنا مکہ میں گائے قربانی کے لئے بھیجنے والے کو ثواب ملتا ہے۔ اس کے بعد آنے والے کو دُنبہ بھیجنے والے کے برابر۔ اس کے بعد آنے والے کو مرغی، پھر آنے والے کو انڈا صدقہ کرنے والے کی مانند۔ پھر جب امام خطبہ دینے کے لئے نکلتا ہے۔ تو فرشتے دفتر لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔ (بخاری مسلم)

Marfat.com

## خطبہ میں خاموش بیٹھیں

حضرت ابی ہریرہ رض روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جمعہ کے دن خطبہ میں جب تو کہے۔ اپنے پاس بیٹھنے والے کو (از راہِ نصیحت) چپ رہو۔ فَقَدْ لَغَوْتَ پس تحقیق تو نے بھی لغو کیا۔ (بخاری مسلم)

اس سے ثابت ہوا۔ کہ دورانِ خطبہ کسی قسم کی بات کرنی بھی جائز نہیں ہے۔ بڑی خاموشی سے خطبہ سننا چاہیئے۔

## احتیاطی بدعت ہے

رسولِ خدا کی ذات پاک اور آپ کے بےشمار صحابہ رض سے جمعہ کے بعد نماز ظہر کا پڑھنا کہیں ثابت نہیں۔ ہم حیران ہیں۔ کہ جمعہ کے بعد ظہر کے فرض (احتیاطی) پڑھنے والے اور احتیاطی پڑھنے کا حکم دینے والے خدا کو کیا جواب دیں گے۔ کیا معاذ اللہ رسولؐ خدا جمعہ کے بعد ظہر پڑھنا لوگوں کو بتانا بھول گئے تھے۔ جو بعد کے لوگوں نے ایجاد ظہر سے تکمیل دین کی ہے۔ احتیاطی پڑھنے والو۔ خدا سے ڈرو۔ اور رسولؐ اللہ سے آگے نہ بڑھو۔ نبی اکرمؐ کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کرو۔

پہلے تو مولوی لوگ یہ کہتے تھے۔ کہ انگریزوں کی کافر حکومت میں جمعہ فرض نہیں۔ اس لئے احتیاطاً ظہر پڑھتے ہیں۔ ہم حیران تھے۔ کہ انگریزی راج میں نمازوں اور روزوں، حج اور زکوٰۃ کی فرضیت تو

Marfat.com

قائم رہی، اور جمعہ کیوں نہ فرض رہا؟ پھر اگر جمعہ انگریزی راج میں فرض نہیں تھا۔ تو مسجدوں میں جمعے پڑھلے کیوں جاتے تھے؟ پھر اگر جمعہ فرض نہیں تھا۔ تو ظہر کی نماز جو یقیناً فرض تھی۔ اس کی جماعت کیوں نہ کرائی جاتی تھی؟ اور ستم بالائے ستم یہ ہے۔ کہ اب انگریز بھی جا چکا ہے مسلمانوں کی ایک آزاد حکومت پاکستان کے نام سے قائم ہو چکی ہے۔ کیا اب بھی جمعہ فرض نہیں ہوا؟ اب تو خدا را احتیاطی کی بدعت سے باز آؤ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پاک کے مطابق جمعہ کے بعد دو (یا چار) سنتیں پڑھنا اپنا معمول بنالو۔

# سفر میں نماز قصر کرنے کا بیان

سفر میں ظہر، عصر، اور عشاء کی چار چار رکعت کو دو دو پڑھنا قصر (کم کرنا) کہلاتا ہے۔ فجر اور مغرب میں قصر نہیں ہے۔ جو شخص بہ ارادہ سفر اپنے گھر سے چلے۔ اور شہر کی آبادی سے نکل جائے، تو وہ مسافر شرعی ہے۔ وہ اپنی نماز میں قصر کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّھْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَصَلَّی الْعَصْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ رَکْعَتَیْنِ۔ (متفق علیہ)

Marfat.com

حضور انور نے مدینہ میں ظہر کی نماز چار رکعتیں پڑھی۔ اور ذی الحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعتیں پڑھی۔ (بخاری مسلم)

ملاحظہ:۔ ذی الحلیفہ ایک مقام کا نام ہے۔ جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ حضورؐ کو سفر کے ارادے سے چلے تھے۔ کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ پس حضورؐ نے ذی الحلیفہ (گھر سے تین میل کے فاصلہ) پر عصر میں قصر کر لی۔ اس حدیث شریف کی رو سے کم از کم مسافت قصر کے لئے تین میل ثابت ہوتی۔ اگرچہ بعض علماء اور اصحاب ظواہر کہتے ہیں۔ کہ سفر سے مطلق سفر مراد ہے۔ اور قصر کے لئے کوئی خاص مسافت مقرر نہیں۔ لیکن حدیث مذکور کی رو سے ہمیں کم از کم تین میل کی مسافت پر نماز میں قصر کرنی چاہیئے۔ ایک حدیث مسلم میں ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مَسِيْرَةَ ثَلٰثَةِ اَمْيَالٍ اَوْ ثَلٰثَةِ فَرَاسِخَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔ (رواہ مسلم)

رسول خدا جب تین میل یا تین فرسنگ کی مسافت نکلتے۔ تو نماز دو رکعت پڑھتے۔ (مسلم)

اس حدیث میں راوی حدیث نے پوری ایمانداری سے کام لیتے ہوئے تین میل یا تین فرسنگ کہا ہے۔ یعنی راوی کو شک ہے کہ حضور انور تین میل کی مسافت پر قصر کرتے تھے۔ یا تین فرسنگ (نو میل) پر۔ پس مسافر کو اختیار ہے۔ کہ وہ تین میل پر قصر کرلے

Marfat.com

کیونکہ اس سے پہلی حدیث میں حضورؐ نے مدینہ سے چل کر ذی الحلیفہ (تین میل)، پر قصر فرمایا۔ اور اگر مسافر چاہے۔ تو تین فرسنگ یعنی نو میل پر قصر کرے۔

## سفر میں پوری نماز کا جواز

حدیث شریف میں اگرچہ قصر کو اللہ کا صدقہ (احسان) کہا گیا ہے اور اس صدقۂ الٰہی کو قبول کرنے کا ارشاد ہوا ہے۔ لیکن اگر کوئی سفر میں پوری نماز پڑھ لے۔ تو جائز ہے۔

حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ کُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَرَ الصَّلٰوةَ وَ اَتَمَّ۔ (مشکوٰۃ) رسولِ خدا نے یہ سب کیا (یعنی) کم رکعتیں بھی (سفر میں) پڑھیں اور پوری بھی پڑھیں"

(نوٹ) لیکن سفر میں پوری نماز پڑھنے سے قصر افضل و اولیٰ ہے۔ حضور انورؐ اور تمام صحابہ رضؓ کا اکثر عمل قصر ہی پر رہا ہے۔

## قصر انیس دن تک ہے

اگر کوئی مسافر کسی شہر میں متردّد ٹھہرے۔ کہ آج جاؤں گا یا کل جاؤں گا۔ تو نماز قصر کرتا رہے۔ خواہ کتنے مہینے

---

لہ فقال صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللّٰهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ (رواہ مسلم) حضورؐ نے فرمایا (قصر) احسان ہے۔ خدا نے قصر کے ساتھ تم پر احسان کیا ہے۔ پس قبول کرو صدقہ اس کا۔

Marfat.com

لگ جائیں۔ اور اگر انیس دن تک ٹھیرنے کا قصد ہو۔ تو بھی نماز میں قصر ہی کرے۔ اور اگر انیس روز سے زائد ٹھیرنے کا ارادہ ہو۔ تو پھر (انیس روز کے بعد) نماز پوری پڑھنی چاہیئے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَاَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّي فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا۔ (رواہ البخاری)

حضرت ابن عباس رضہ روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا نے ایک سفر کیا۔ پھر ٹھیرے آپ انیس دن نماز پڑھتے تھے۔ (قصر سے، دو دو رکعتیں۔ ابن عباس رضہ نے کہا۔ کہ ہم اپنے اور مکہ کی درمیانی منزل میں (اقامت کے دوران میں) انیس دن دو دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔ پس جب اس (انیس دن) سے زیادہ ٹھیرتے ہیں۔ تو پڑھتے ہیں چار رکعت۔" (بخاری شریف)

**جمع بین الصلوٰتین در سفر** سفر میں اگر کسی وجہ سے ظہر اور

---

لہ امام محمد کتاب الآثار میں ابن عمر رضہ سے لائے ہیں۔ کہ وہ آذربائیجان میں چھ مہینے رہے کہ ارادہ آجکل چلنے کا کرتے تھے۔ اور نماز مسافرانہ پڑھتے رہے، اور اور صحابہ بھی انکے ساتھ تھے، اور حضرت انس رضہ عبدالملک بن مروان کے ہمراہ دو مہینے (بحیثیت متردد مسافر) شام میں رہے۔ اور نماز دو دو رکعت پڑھتے رہے۔

Marfat.com

عصر، مغرب اور عشاء جمع کر کے پڑھ لیں۔ تو جائز ہے۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ سَيْرِهٖ وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ ـــ (رواہ البخاری)

ابن عباس روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے دوران سفر میں۔ اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشاء کے۔ (بخاری)

ملاحظہ:۔ اس حدیث کی رو سے سفر میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اکٹھی کر کے پڑھ سکتے ہیں۔ خواہ ظہر کے وقت میں عصر کو پڑھ لیں۔ یا عصر کے وقت ظہر کو پڑھ لیں۔ اور اسی طرح خواہ مغرب کے وقت ہی عشاء کو پڑھ لیں۔ یا عشاء کے وقت مغرب پڑھ لیں۔

## سفر میں سنتیں معاف ہیں

حضرت حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب رض سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رض نے کہا۔ اے میرے بھتیجے (حفص) میں رسولِ خدا کے ہمراہ سفر میں رہا۔ مگر آپ نے دو رکعتوں سے زیادہ نماز نہ پڑھی۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپ کی روح قبض فرمائی۔ اور میں ابوبکر رض کے ہمراہ سفر میں رہا۔ اور میں حضرت عمر رض کے ہمراہ سفر میں رہا۔ اور میں حضرت عثمان رض کے ہمراہ سفر میں رہا۔ انہوں (سب) نے دو رکعت سے زیادہ

Marfat.com

سفر میں نماز (قصر) نہیں پڑھی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمائی۔ اور اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہی ہمارے لئے بہتر ہے۔ (ابوداؤد)

ملاحظہ:۔ معلوم ہوا۔ کہ سفر میں سنتیں، نفل سب معاف ہیں صحیح مسلم میں ہے۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ منا میں مسافرانہ نماز پڑھتے تھے۔ اور ابن عمرؓ (بھی) دو رکعت (قصر) پڑھ کر اپنے بستر پر چلے آتے تھے۔ راوی حدیث (حفصؓ) کہتے ہیں میں نے کہا چچا! اگر اس کے بعد آپ دو رکعتیں (سنت) پڑھ لیا کریں تو کیا حرج ہے؟ فرمایا! اگر مجھے یہ کرنا ہوتا۔ تو نماز (فرض) ہی پوری پڑھ لیتا۔ (مسلم)

## جمع بین الصلوٰتین در حضر

سفر میں دو نمازوں کو کسی وجہ سے جمع کر کے پڑھ لینے کا مسئلہ تو آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ خدا کے پیارے رسولؐ نے ہماری جانیں، اور ماں باپ آپ پر قربان۔ امت کی آسانی کے لیے ضرورت کے وقت سفر کے علاوہ حضر میں بھی جمع بین الصلوٰتین کی اجازت دی ہے

وعن ابن عباس قال صلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر والعصر جمیعًا بالمدینۃ فی غیر

---

لہ سفر میں وتر نہیں چھوڑنے چاہئیں حضورؐ نے فرمایا۔ اَلْوِتْرُ فِی السَّفَرِ سُنَّۃٌ (ابن ماجہ) سفر میں وتر سنت ہیں۔

Marfat.com

خوف ولا سفر قال ابو الزبیر فسالت سعیدًا لم
فعل ذٰلک فقال سالت ابن عباس کما سالتنی
فقال اراد ان لا یحرج احدًا من امتہ (رواہ مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ نے مدینہ میں ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھا۔ حالانکہ وہاں نہ (دشمن کا) خوف تھا اور نہ سفر کی حالت تھی۔ ابو زبیر کہتے ہیں۔ میں نے سعید بن جبیر سے پوچھا۔ حضور انورؐ نے ایسا کیوں کیا تھا۔ سعید نے جواب دیا۔ جس طرح تم نے مجھ سے دریافت کیا ہے۔ اسی طرح میں نے ابن عباسؓ سے پوچھا تھا۔ اور ابن عباسؓ نے جواب دیا تھا۔ حضورؐ اپنی امت کو دشواری میں نہیں رکھنا چاہتے تھے۔ (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے ایک اور روایت یوں مروی ہے:۔

عن ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الظہر والعصر جمیعا والمغرب و
العشاء جمیعا فی غیر خوف ولا سفر۔ (رواہ مسلم)

رسول اللہؐ نے امن کی حالت میں دشمن کے، خوف کے بغیر اور اقامت کی حالت میں سفر کے بغیر ظہر و عصر کو اور مغرب و عشاء کو ملا کر پڑھا۔ (مسلم)

ملاحظہ:۔ پس اگر ہم گھر پر ہوں۔ تو پھر بھی کسی ضرورت کے وقت ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اکٹھی کر کے پڑھ سکتے ہیں لیکن یاد رہے کہ بلا ضرورت ایسا نہ کریں۔ اور نہ ہی عادت بنالیں۔

Marfat.com

# نمازِ استخارہ کا بیان

جب کسی کو کوئی امر درپیش ہو۔ اور وہ اس میں متردد ہو۔ کہ کروں یا نہ کروں۔ یا جب کسی کام کا قصد کرے۔ تو استخارہ کرنا سنت ہے۔ اس کی صورت یہ ہے۔ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ۔ کہ دو رکعتیں نفل پڑھے۔ اور بڑے خشوع و خضوع اور حضورِ قلب سے پڑھے۔ رکوع و سجود اور قومہ و جلسہ بڑے اطمینان سے کرے، ثم لیقل۔ پھر فارغ ہو کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ

یا الٰہی تحقیق میں خیر مانگتا ہوں تجھ سے (اس کام میں)

بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ

تیرے علم کی مدد سے اور قدرت مانگتا ہوں تجھ سے حصول

بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ

خیر کیلئے، بواسطہ تیری قدرت کے اور مانگتا ہوں میں تجھ سے

فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ

فضل عظیم تیرا۔ پس تحقیق تو قادر ہے۔

Marfat.com

تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ
(ہر چیز پر) اور نہیں میں قادر (کسی چیز پر) اور تو (غیب)

وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ
جانتا ہے اور میں (غیب) نہیں جانتا۔ اور تو بیحد جاننے والا

الْغُیُوْبِ ٥ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ
ہے پوشیدہ باتوں کا۔ یا الٰہی اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام

تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ
(کہ میں اس کا قصد رکھتا ہوں) میرے لئے بہتر ہے

لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ
میرے دین میں اور میری زندگی میں اور

عَاقِبَۃِ اَمْرِیْ اَوْ عَاجِلِ
میرے انجام کار میں یا اس جہان میں

اَمْرِیْ وَ اٰجِلِہٖ فَاقْدِرْہُ لِیْ
اور اس جہان میں پس مہیا کر اس (کام) کو میرے

Marfat.com

وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيْهِ

لئے اور آسان کر اس کو میرے لئے پھر برکت دے اس میں

وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا

میرے لئے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (کہ میں اس کا قصد

الْاَمْرَ شَرٌّ لِّي فِي دِيْنِي وَ

رکھتا ہوں) برا ہے میرے لئے اور میرے دین میں اور

مَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمْرِي اَوْ

میری زندگی میں اور میرے انجام کار میں یا

عَاجِلِ اَمْرِي وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ

اس جہان میں اور اس جہان میں پس پھیر اس (کام) کو

عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدِرْ لِيَ

مجھ سے اور پھیر مجھ کو اس سے اور مہیا کر میرے

الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِي بِهٖ (صحیح مسلم)

لئے بھلائی جہاں (بھی) ہو پھر مجھے اسکے ساتھ راضی کر۔

Marfat.com

ملاحظہ:۔ جب آپ یہ مسنون استخارہ کر کے کوئی کام کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ضرور اس میں بہتری کی صورت پیدا کریگا۔ اور برائی سے بچائے گا۔ بہتر ہے کہ کسی کام کے کرنے سے پہلے (تجارت ہو۔ نکاح ہو۔ یا سفر ہو) چند روز متواتر استخارہ کرتے رہیں۔ اس اثنا میں مسبب الاسباب یا تو کوئی سبب پیدا کر دے گا۔ یا اس کام کی توفیق بخش دے گا۔ یا تردد دور کر کے دل میں اس کام کے کرنے یا نہ کرنے کا عزم جما دے گا۔

# نمازِ عیدین کا بیان

عید کے دن غسل کرنا مستحب ہے۔ (موطا)

عید الفطر کیلئے گھر سے نکلنے سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا چاہیئے (مشکوٰۃ)

بقرہ عید کے دن، عید کی نماز پڑھنے کے بعد قربانی کریں۔ (مشکوٰۃ)

اگر عید کے روز جمعہ ہو۔ تو عید کی نماز پڑھنے کے بعد جمعہ پڑھیں، اور اگر جمعہ نہ پڑھیں، ظہر پڑھ لیں۔ تو بھی جائز ہے۔ (ابن ماجہ)

عیدین میں نہ تو اذان کہیں۔ اور نہ ہی تکبیر۔ (مسلم)

عیدگاہ میں سوائے عید کی دو رکعتوں کے نہ پہلے نفل وغیرہ پڑھیں۔ اور نہ بعد میں۔ (بلوغ المرام)

عید الاضحےٰ کے دن نماز (جلدی پڑھیں) اور عید الفطر کے

Marfat.com

دن دیر کر کے پڑھیں۔ (مشکوٰۃ)

(نوٹ) جب آفتاب دو نیزے پر آئے۔ تو عید الفطر پڑھیں اور ایک نیزے پر آئے تو عید الاضحےٰ پڑھیں۔ (تلخیص الحبیر)

رمضان کی عید میں حضورؐ کچھ کھا کر نماز کو نکلتے۔ اور بقرہ عید میں نماز پڑھ کر کھاتے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

جس کی عید کی نماز فوت ہو جائے تو وہ علیحدہ پڑھ لے (بخاری)

عیدگاہ میں جس راستہ سے جائیں۔ واپسی پر رستہ بدل کر آئیں (بخاری)

## عورتیں عید گاہ میں

حضرت ام عطیہؓ کہتی ہیں۔ کہ ہمیں حکم دیا گیا۔ کہ ہم (سب عورتوں کو گھروں سے) نکالیں (حتیٰ کہ) حیض والیوں اور پردہ والیوں کو (بھی) دونوں عیدوں میں تاکہ (سب) حاضر ہوں مسلمانوں کی جماعت (نماز) اور ان کی دعا میں۔ اور (فرمایا حضورؐ نے) الگ رہیں حیض والیاں اپنے مصلےٰ سے۔ (یعنی وہ نماز نہ پڑھیں۔ لیکن مسلمانوں کی دعاؤں اور تکبیروں میں شامل رہیں تاکہ خدا کی رحمت اور بخشش سے حصہ پائیں) ایک عورت نے عرض کیا۔ اگر ہم میں سے کسی کے پاس چادر نہ ہو؟ (تو پھر وہ کیسے عیدگاہ جائے) فرمایا۔ حضورؐ نے۔ چاہیئے۔ کہ اس (بے چادر والی) کو اس کی ساتھ والی عورت چادر اڑھا دے۔ (یعنی چادر کسی دوسری عورت سے عاریۃً لے کر چلے)۔ (بخاری۔ مسلم)

نبی رحمتؐ نے دنیا کی بھولی، بسری، کشتنی، اور زندہ درگور عورت

پر مردوں کی طرح تعلیم فرض[1] قرار دی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے لئے نمازوں اور جمعہ کے خطبے سننے کے لئے مسجد کا دروازہ کھول دیا۔ عیدوں کے اہم اجتماعوں میں رسولؐ خدا کے خطاب علم وہدایت کا دریا ہوتے تھے۔ حضور انورؐ نے ان اجتماعوں میں بھی عورتوں کو مردوں کے ساتھ برابر شریک کیا۔ بلکہ حائض عورات تک کو حاضری کا حکم دیا۔ تاکہ مردوں کے ساتھ ساتھ ان کی تعلیم اور ہدایت کا سلسلہ بھی جاری رہے۔ غور کریں۔ کہ رسول اکرمؐ نے عورت کی بہبودی کے لئے کیسے اچھے انتظام کر رکھے تھے۔

## عورتوں کی حالتِ زار

لیکن افسوس! کہ ہمارے زمانے کی ملائیت اور پاپائیت نے جہاں عورت کو ماڈرن ایجوکیشن سے کوسوں دور ہٹایا وہاں مذہب کی صحیح تعلیم سے بھی اس کو پورا جاہل رکھا۔ آج نسائیت کا آبگینہ جہالت کی مے سے بھرا ہوا ہے۔ نہ عورت کے لئے جمعہ کے مسنون خطبے ہیں، نہ عیدین میں اس کے لئے سنت کے مطابق وعظ ہیں؛ نہ اس کے لئے کتاب وسنت کی تعلیم کا کوئی انتظام ہے، وہ اسلام کی تعلیم سے پوری طرح ناآشنا ہے۔ وہ اپنے پیارے نبیؐ کے قول و فعل سے بیگانی ہے۔ آہ! صنفِ نازک ملائیت کے ہاتھوں زہر

[1] طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ (مشکوٰۃ) مسلمان مرد اور عورت دونوں پر تلاشِ علم فرض ہے۔

جہالت کھا کر جان بلب ہے۔ مسلمانو! خدا را عورت کی خبر لو۔ اور اس کے لئے تعلیم دنیا اور تعلیم دین کا اپنی پہلی فرصت میں انتظام کرو۔ کہ کوئی عورت آن پڑھ نہ رہے۔ دنیا کو بھی خوب سمجھے اور دین کا بھی پورا شعور رکھے۔

بارش کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو عید کی نماز (بجائے جنگل کے) مسجد میں پڑھائی۔ (ابوداؤد)

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز خطبے سے پہلے پڑھتے تھے۔ (بخاری مسلم)

عیدگاہ کو جاتے اور واپس آتے ہوئے اونچی آواز سے یہ تکبیر پڑھتے رہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط (دارقطنی)

عیدالفطر کے لئے گھر سے نکلنے سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا چاہیئے۔ (مشکوٰۃ)

بقرہ عید کے روز نماز عید پڑھ کر قربانی کرنی چاہیئے۔ (بخاری مسلم)

عرفہ کے دن (ذی الحجہ کی نویں تاریخ) سے لیکر تیرہ تاریخ تک تکبیریں بلند آواز سے بکثرت پڑھتے رہیں (نمازوں کے بعد) — (دارقطنی)

---

لے ایک صاع یعنی ۲ سیر ۱۲ چھٹانک گندم فی کس۔ نصف صاع بھی دے سکتے ہیں۔

# عیدین کی نماز کا طریقہ

وضو کرکے قبلہ کی طرف منہ کرکے اللہ اکبر کہتے ہوئے رفع الیدین کریں۔ (بخاری)

پھر سینے پر ہاتھ باندھ کر دعائے افتتاح اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ الخ (یا) سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ الخ پڑھیں۔ (ابن خزیمہ)

پھر دعائے افتتاح ختم کرکے قرأت سے پہلے ٹھیر ٹھیر کر سات تکبیریں کہیں۔ (ترمذی)

ہر ہر تکبیر پر رفع الیدین کریں۔ اور ہر تکبیر پر ہاتھ باندھ لیا کریں (بیہقی)

پھر امام اونچی آواز سے اور مقتدی آہستہ الحمد شریف پڑھیں، پھر امام اونچی آواز سے قرأت پڑھے۔ اور مقتدی چپ چاپ سنیں (صحیح مسلم، صلوٰۃ العیدین میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے عید الاضحٰے اور عید الفطر میں سورہ ق والقرآن المجید۔ اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھیں اور ترمذی شریف میں سبح اسم اور ھل اتاک کا پڑھنا بھی آیا ہے۔

پس بہتر ہے کہ آپ بھی سورہ فاتحہ کے بعد مسنون قرأت پڑھیں پھر جب پہلی رکعت پڑھ کر آپ دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوں۔ اور قیام کی تکبیر کہہ چکیں۔ تو قرأت شروع کرنے سے پہلے ٹھیر ٹھیر کر پانچ

---

[1] امام بھی عیدین کی نماز اسی مسنون طریق پر پڑھائیں، اور اگر کسی بھائی یا بہن کو اکیلے پڑھنے کا اتفاق ہو۔ تو وہ بھی اسی طرح پڑھے۔ منہ

Marfat.com

تکبیریں کہیں۔ (ترمذی)

ان تکبیروں میں بھی رفع الیدین کریں۔ اور ہر تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیا کریں۔ (بیہقی)

پھر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں۔ (رکوع، سجود، اور قومہ جلسہ بڑے اطمینان سے کریں۔ کہ یہ چیزیں نماز کے ارکان ہیں)

پھر خطبہ پڑھیں۔ اور عیدین کا خطبہ ممبر پر نہ پڑھیں (صحیح مسلم)

## بارہ تکبیریں

آپ پڑھ چکے ہیں۔ کہ عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں سات تکبیریں ہیں اور دوسری میں پانچ۔ ان بارہ[1] تکبیروں کے متعلق ہم حدیث کے اصل الفاظ یہاں نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں:۔

وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيْدَيْنِ فِي الْاُوْلٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْاٰخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ۔

(رواہ الترمذی، ابن ماجہ والدارمی)

روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے، اس نے نقل کی اپنے باپ سے۔ اس نے نقل کی کثیر کے دادے سے، یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں عیدوں کی نماز میں پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں، پہلے قرأت سے، اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں پہلے قرأت سے۔"

---

[1] شیخ جیلانی فرماتے ہیں کہ عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں ہیں۔ (غنیہ)

Marfat.com

وَعَنْ جَعْفَرِبْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَبَا بَکْرٍ وَ عُمَرَ کَبَّرُوْا فِی الْعِیْدَیْنِ وَ الْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَ خَمْسًا وَ صَلُّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَجَهَرُوْا بِالْقِرَاءَةِ ۔ (مشکوٰۃ ۔صلوٰۃ العیدین)

جعفر بن محمد بطریق ارسال[1] کے روایت کرتے ہیں ۔ کہ رسولِ خدا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ تکبیر کہتے دونوں عیدوں میں، اور نماز استسقار میں سات اور پانچ اور نماز پڑھتے پہلے خطبے سے۔ (یعنی عید اور استسقار کی)، اور پکار کر پڑھتے قرأت۔ (مشکوٰۃ)

# سورج اور چاند گہن کی نماز کا بیان

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چاند سورج کسی کے مرنے سے گرہن نہیں ہوتے، یہ قدرتِ الٰہی کی دو نشانیاں ہیں اگر گرہن ہوتے دیکھو۔ تو کھڑے ہو کر نماز پڑھا کرو۔ (صحیح مسلم)

حضور انورؐ نے فرمایا۔ چاند سورج کا گرہن آثار قدرت ہیں۔ کسی کے مرنے جینے سے نمودار نہیں ہوتے۔ بلکہ بندوں کو عبرت دلانے

---

[1] مرسل وہ حدیث ہوتی ہے۔ کہ تابعی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے۔ کہ حضورؐ نے ایسا کیا یا کہا۔ اور صحابی رضؓ کا ذکر نہ کرے۔ (محمد صادق)

Marfat.com

کے لئے خدا ظاہر فرماتا ہے۔ اگر تم ایسے آثار دیکھو۔ تو جلد از جلد دعا استغفار، اور یاد الٰہی کی طرف رجوع کرو۔ (صحیح مسلم)

حضرت عائشہ رضؓ کہتی ہیں۔ کہ سورج گرہن ہوا۔ تو حضورؐ نے ایک شخص کو یہ اعلان کر دینے کا حکم فرمایا۔ کہ نماز جماعت سے ہوگی (ابوداؤد)

## نماز کا طریقہ

مسجد میں باجماعت دو رکعت نماز پڑھائیں۔ امام کو چاہیئے کہ وہ اونچی آواز سے قرأت پڑھے۔ اور بڑی سورتیں تلاوت کرے۔ بڑے خضوع و خشوع اور عاجزی سے۔ پھر دراز رکوع کرے۔ پھر رکوع سے سر اٹھا کر قرأت شروع کر دے۔ لیکن پہلی قرأت سے کچھ کم پڑھے، پھر دراز رکوع کرے۔ جو پہلے سے کچھ کم ہو۔ پھر اس رکعت کو دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح اونچی آواز سے

---

لہ حضرت اسماء رضؓ کہتی ہیں کہ میں مسجد میں گئی تو دیکھا کہ رسولِ خدا (سورج گرہن کی) نماز میں کھڑے ہیں، میں بھی آپ کے ساتھ (عورتوں کی صف میں) کھڑی ہوگئی۔ آپؐ نے اپنا طویل قیام کیا۔ کہ میری نیت بیٹھ جانے کی ہوگئی۔ لیکن میں نے اپنے سے زیادہ کمزور عورتیں ادھر ادھر دیکھیں اور دل میں کہا کہ یہ تو مجھ سے زیادہ ضعیف ہیں (اور کھڑی ہیں)، اس خیال کے ماتحت میں کھڑی رہی۔ (مسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستورات بھی مسجد میں حضورؐ کے پیچھے سورج گرہن کی نماز پڑھتی تھیں۔ اگر عورتوں کیلئے نماز پڑھنے کا ہماری مسجدوں میں انتظام ہو تو انہیں چاہیئے کہ سورج گرہن کی نماز مسجد میں آکر باجماعت ادا کریں۔ اور اگر مسجد میں آنے کا انہیں موقع نہ ملے تو انہیں گھر پر ضرور یہ دوگانہ عاجزی سے پڑھ لینا چاہیئے (محمد صادق)

Marfat.com

لمبی قرأت پڑھے۔ اور دو لمبے رکوع کرے۔ اور یہ رکعت بھی ختم کرے۔ (بخاری مسلم)

پھر نماز سے فارغ ہو کر گرہن صاف ہو جانے تک لوگوں کو خطبہ (وعظ نصیحت) سنائے۔ (ابوداؤد)

حضورؐ نے ہر ہر رکعت میں تین تین اور چار چار رکوع بھی کئے ہیں۔ (مسلم)

حضورؐ نے ہر ہر رکعت میں پانچ پانچ رکوع بھی کئے ہیں۔ (ابوداؤد)

## تمام مرد اور عورتیں سُورج اور چاند گہن کی نماز پڑھا کریں

سُورج یا چاند گہن کے وقت ہم نماز پڑھنے کا مطلق خیال نہیں کرتے مرد اپنے کاروبار میں لگے رہتے ہیں۔ اور عورتیں اپنے مشاغل میں پیارے بھائیو! بہنو!! سنو!!! رسوؐل خدا سورج گہن کے وقت اللہ کے ڈر سے لرزہ براندام ہو جاتے تھے۔ شہر میں منادی کرا کر لوگوں کو مسجد میں اکٹھا کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے۔ بڑے خضوع و خشوع اور نہایت الحاح وزاری سے نماز پڑھتے۔ اور ہر رکعت میں دو دو، کبھی تین تین، کبھی چار چار، اور کبھی پانچ پانچ رکوع کرتے ہوئے خدا کو راضی کرتے تھے۔

شمس و قمر کے گہنانے پر حضور گھبرا اٹھتے۔ اور نماز میں کھڑے ہونے کی کرتے حضرت اسمار رضؓ بیان کرتی ہیں۔ کہ حضورؐ کے زمانے میں (ایک دفعہ) سورج گرہن ہوا۔ تو آپ گھبرا گئے۔ اور گھبراہٹ میں اہل خانہ

Marfat.com

ہیں سے کسی کا کرتہ لے لیا۔ بعد کو چادر مبارک حضورؐ کو پہنچائی گئی۔ (مسلم)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ کہ حضورؐ کے زمانہ میں ایک سخت گرمی کے دن سورج گرہن ہوا۔ حضورؐ نے صحابہؓ کو ساتھ لے کر نماز پڑھی حضورؐ نے اتنا طویل قیام کیا کہ لوگ گرنے لگے۔ (مسلم)

حضرت اسماءؓ کہتی ہیں۔ کہ (ایک دفعہ سورج گرہن کی نماز میں) حضورؐ نے اتنا لمبا قیام کیا۔ کہ مجھے (عورتوں کی صف میں کھڑے کھڑے) ضعف آگیا میں نے اپنی برابر سے پانی کی مشک لیکر سر پہ پانی ڈالنا شروع کیا۔ (مسلم)

حضرت عبید بن عمیرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضورؐ کے زمانے میں (ایک بار) سورج گرہن ہوا۔ آپؐ نے لوگوں کے ساتھ بڑی دیر تک قیام کیا۔ ہر رکعت میں تین مرتبہ رکوع فرمایا۔ اس روز کھڑے کھڑے بعض لوگوں کو اس قدر غش آگیا۔ کہ ان پر پانی کے ڈول بھر بھر کر چھڑکے گئے۔ (ابو داؤد)

غور فرمایا آپ نے! کہ حضورؐ کس قدر انہماک اور اہتمام سے سورج گرہن کی نماز پڑھتے تھے۔ لیکن ہم نے کبھی اس نماز کی طرف توجہ نہیں کی آئندہ سب بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے۔ کہ اگر ان کے لئے جماعت کا انتظام نہ ہو سکے۔ تو انہیں گھروں میں یہ نماز بڑی عاجزی سے پڑھ لینی چاہیئے اگر لمبی سورتیں یاد نہ ہوں۔ تو سورہ اخلاص کے تکرار سے ہی قیام طویل کریں اور تسبیحوں کی کثرت سے رکوع اور سجدے کو دراز بنالیں۔ رکوع ہر رکعت میں ایک، دو، تین، چار، پانچ۔ اپنی طاقت کے مطابق کریں، اسی طرح قومے کی دعا کو بار بار پڑھتے ہوئے قریباً رکوع کے برابر قومہ میں کھڑے

Marfat.com

رہیں۔ پھر جب دو رکعت پڑھ کر فارغ ہوں۔ تو جب تک سورج روشن نہ ہو مصلے پر بیٹھے ہوئے یہ پڑھتے رہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ یا یہ کلمے جو خدا کو بڑے محبوب ہیں۔ پڑھیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔

# نمازِ استسقاء کا بیان

اگر خدانخواستہ قحط سالی ہو جائے۔ مینہ نہ برسے۔ تکالیف بڑھ جائیں۔ ناامیدی کی سی کیفیت عوام میں پیدا ہو جائے۔ تو اس وقت مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ایک دن تجویز کر کے سورج نکلتے ہی پھٹے پرانے میلے کپڑے پہن کر عاجزی اور زاری کرتے ہوئے جنگل میں نکلیں، ممبر بھی لے جائے۔ جب آفتاب کا کنارا نکل آئے تو اس وقت امام منبر پر چڑھے اور پڑھے

---

ل عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَرَسِّلًا مُتَضَرِّعًا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَمَا یُصَلِّیْ فِی الْعِیْدِ (بلوغ المرام) حضرت ابن عباس رضی روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول خدا نکلے (نماز استسقاء کو) ۔ عاجزی کرتے ہوئے۔ میلے کپڑے پہنے ہوئے۔ خشوع کرتے ہوئے آہستگی سے چلتے ہوئے۔ زاری کرتے ہوئے۔ پھر آپ نے عید کی نماز کی طرح دو رکعت نماز (استسقاء پڑھی) ۔ ۲ جنابہ عائشہ صدیقہ رضہ فرماتی ہیں۔ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَی الْمِنْبَرِ۔ پس نکلے رسول خدا اس وقت کہ ظاہر ہوا کنارا آفتاب کا۔ پس بیٹھے منبر پر۔ (ابوداؤد) معلوم ہوا کہ نماز استسقاء کے لئے رات سے ہی تیاری کر رکھنی چاہیئے۔ تاکہ سورج نکلتے ہی لوگ جنگل میں اکٹھے ہو جائیں۔ منہ

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۙ
سب تعریف اللہ کو ہے جو پروردگار ہے سب جہانوں کا

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مَالِكِ
رحم کرنے والا نہایت مہربان مالک ہے

يَوْمِ الدِّيْنِ ۙ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
روز جزا کا نہیں کوئی معبود سوا

اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۚ اَللّٰهُمَّ
اللہ کے کرتا ہے جو چاہتا ہے ۔ اے اللہ

اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
تو ہے معبود ، نہیں کوئی معبود سوائے تیرے

اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ
تو بے پروا ہے اور ہم فقیر ہیں

اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ
نازل کر ہم پر مینہ اور جو مینہ

Marfat.com

# مَا اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ

اُتارے تو اس سے ہم کو قوت اور (مقاصد کو پہنچنے کا)

# بَلَاغًا اِلٰی حِیْنٍ (ابوداؤد)

فائدہ دے ایک مدت تک۔

پھر امام (اور سب لوگ بھی) ہاتھ اٹھائیں۔ ہاتھوں کو دراز کریں حتیٰ کہ بغلیں دکھائی دیں۔ لیکن ہاتھوں کو سر سے اونچا نہ لے جائیں۔ اور ہاتھوں کو پھیلائیں اور ہاتھوں کی پشت اوپر کو اور ہتھیلی زمین کی طرف کریں۔ (ابوداؤد)

پھر امام لوگوں کی طرف پیٹھ کر کے قبلہ رخ ہو جائے۔ (اور ہاتھ اٹھائے رکھے) اور مندرجہ ذیل دعائیں بڑی عاجزی اور حضور قلب سے رو رو کر پڑھے۔ اور سب لوگ بھی بڑے خضوع سے آبدیدہ ہو کر ہاتھوں کو الٹا کر کے اٹھائیں، اور دعا مانگیں۔ دعائیں یہ ہیں۔

# اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا

یا الٰہی پلا ہم کو یا الٰہی پلا ہم کو

# اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا

یا الٰہی پلا ہم کو اے ہمارے اللہ، ہم پر

Marfat.com

غَيْثًا مُّغِيْثًا مُّرِيْعًا مُّرْبِعًا

ایسی بارش نازل فرما جو ہماری تشنگی بجھا دے۔ ہلکی

نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ

پھواریں، غلہ اگانے والی ہوں۔ نفع دینے والی۔ نہ نقصان

اٰجِلٍ ط اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ

پہنچانے والی۔ جلد آنیوالی۔ نہ دیر لگانے والی۔ خداوندا اپنے بندوں

وَبَهَائِمَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ

اور جانوروں کو سیراب کر اور اپنی رحمت کو پھیلا

وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ط اَللّٰهُمَّ

اور اپنے مردہ شہروں کو زندہ کردے، اے اللہ

جَلِّلْنَا سَحَابًا كَثِيْفًا قَصِيْفًا

لے آ ہم پر بادل جو گاڑھا ہو کڑکتا ہو

دَلُوْقًا ضَحُوْكًا تُمْطِرُنَا

پانی بہاتا چمکتی بجلی والا کہ مینہ برسائے تو

Marfat.com

مِنْهُ رَذَاذً قِطْقِطًا سَجْلًا

اس سے ہم پر نرم بوندی کا چھوٹی بوندی کا بہت پانی والا

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ (بخاری۔ ابوداؤد)

اے صاحب بزرگی اور عزت کے۔ (بلوغ المرام)

(نوٹ) یہ دعائیں رسول پاک کی زبان مبارک کی ہیں۔ جو کتب محولہ میں موجود ہیں۔ ناظرین ان کو زبانی کرلیں۔ اور ضرورت کے وقت ان کے ساتھ دست بدعا ہوں۔

## امام منبر سے اُتر آئے

امام جب یہ دعائیں پڑھ چکے۔ تو دونوں ہاتھ اٹھائے رکھتے ہوئے لوگوں کی طرف منہ کرے۔ اور منبر سے اتر کر لوگوں کو دو رکعت نماز پڑھائے۔ اور قرأت اُونچی آواز سے پڑھے۔

مُلاحظہ:۔ استسقاء کی نماز پہلے پڑھ کر پیچھے خطبہ اور دعائیں پڑھنا بھی جائز ہے۔ (ابن ماجہ۔ مسند امام احمد)

نماز استسقاء میں اذان اور اقامت نہیں ہے۔ پہلی رکعت کی قرأت میں سبح اسم اور دوسری میں ھل اتاک پڑھیں۔

---

ؔ عبداللہ بن زید بن عاصمؓ کہتے ہیں۔ حضورؐ نماز استسقاء کے لئے تشریف لے گئے آپ نے دو رکعتیں پڑھائیں جن میں آپ نے آواز سے قرأت پڑھی۔ (ابوداؤد)

Marfat.com

# نماز ضحیٰ یا اشراق کا بیان

ضحو کے معنی ہیں دن کا چڑھنا، اور اشراق کے معنی ہیں طلوع آفتاب پس جب آفتاب پھٹ کر ایک نیزے تک بلند ہو جائے۔ تو اس وقت نوافل کا پڑھنا نماز اشراق کہلاتا ہے۔

## تین سو ساٹھ بند کا صدقہ

بریدہ رض سے روایت ہے۔ کہا اس نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے۔ آدمی میں تین سو ساٹھ بند ہیں پھر آدمی پر لازم ہے۔ کہ اپنے ہر بند کے بدلے صدقہ خیرات کرے۔ صحابہ رض نے کہا حضور! کون ہے جو اس کی طاقت رکھے، حضورؐ نے فرمایا فَرَکعَتَا الضُّحٰے تَجْزِیْکَ۔ (ابوداؤد) دو رکعتیں ضحے (نماز اشراق) کی پڑھنی کافی ہیں تجھ کو۔ (پھر صدقے کی احتیاج نہ رہے گی۔ یعنی دو رکعت تین سو ساٹھ جوڑ کا صدقہ ہے)

(نوٹ):۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ نماز اشراق کم از کم دو رکعت ہیں۔ ناظرین اگر نماز اشراق پڑھیں۔ تو نہایت خلوص دل سے پڑھیں۔ اور قومے، جلسے اور رکوع و سجود کو بڑی طمانیت سے ادا کریں۔

Marfat.com

# اشراق سے متعلق حدیث قدسی

ابی درداء اور ابی ذرؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ درحالیکہ حضورؐ نے جناب باری تعالیٰ سے نقل کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اے بیٹے آدم کے ارکع لی اربع رکعات من اول النہار اکفک آخرہ پڑھ خالص میرے لئے چار رکعتیں اول دن میں (یعنی اشراق) کفایت کرونگا میں تجھ کو اس دن کی شام تک۔ (ترمذی، ابوداؤد)

مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اول روز میں (یعنی اشراق) کے وقت میری عبادت کے لئے اپنے دل کو فارغ رکھ۔ تو میں آخر روز (شام) تک تیرے دل کو بسبب تیری حاجت روائیوں اور مشکل کشائیوں کے فارغ رکھوں گا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا۔ کہ اشراق کی چار رکعت نماز انسان کے تمام دن کے ہموم و غموم اور مصائب حوائج کے زہر کا تریاق ہے اور نماز اشراق کا چار رکعت ہونا بھی معلوم ہوگیا۔ چاہے آپ روزانہ بعد طلوع آفتاب دو رکعت اشراق پڑھیں یا چار رکعت۔

ملاحظہ: حضرت عائشہ طاہرہ صدیقہ رضؓ سے معاذہ نے دریافت کیا۔ کہ رسولِ خدا نماز ضحےٰ (اشراق) کی رکعت پڑھتے تھے؟ قالت اربع رکعات ویزید ماشاء اللہ۔ حضرت عائشہ رضؓ نے کہا۔ کہ چار رکعتیں اور زیادہ پڑھتے جس قدر چاہتا اللہ تعالیٰ۔

(مسلم شریف)

Marfat.com

# نمازِ تسبیح کا بیان

روایت ہے ابن عباسؓ سے، کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبد المطلب کو فرمایا۔ اے میرے چچا عباس! کیا نہ دوں میں تجھ کو؟ کیا نہ دوں میں تجھ کو؟ (حضورؐ رغبت دلا رہے ہیں) کیا نہ خبر دوں میں تجھ کو؟ کیا نہ کروں میں تجھ کو دس خصلتوں والا؟ (کسی عظیم الشان عمل کی تمہید ہے) جس وقت کرے تو یہ (کلام) بخشے اللہ گناہ تیرے پہلے اور پچھلے، اور پرانے اور نئے۔ چوک کر کئے ہوئے اور جان کر کئے ہوئے۔ چھوٹے اور بڑے، چھپے اور ظاہر (اے چچا) پڑھ تو چار رکعت (اس طرح کہ) ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور کوئی سورت، پھر جب تو (حسب دستور) پہلی رکعت میں قرأت پڑھ چکے اور ابھی تو کھڑا ہی ہو تو (قرأت کے بعد) پڑھ (یہ) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ بار۔ پھر رکوع کر پھر ان کلموں کو (جو اوپر مذکور ہیں) رکوع میں پڑھ دس بار (یعنی رکوع میں بعد تسبیحوں کے) پھر اٹھا تو سر اپنا رکوع سے، پھر پڑھ تو ان کلموں کو (قومہ میں) دس بار (یعنی سمع اللہ الخ کہنے کے بعد) پھر جھک تو سجدے میں پس پڑھ تو ان کلموں کو (سجدے میں) دس بار (یعنی بعد تسبیحوں کے) پھر اٹھا سر سجدے سے، پس پڑھ ان کلموں کو (جلسے میں) دس بار

Marfat.com

(یعنی بعد کہنے ___ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ الخ کے) پھر سجدہ کر، پھر پڑھ ان کلموں کو (دوسرے سجدے ہیں) دس بار، پھر اٹھا تو سر اپنا سجدے سے، پھر پڑھ ان کلموں کو (جلسہ استراحت ہیں) دس بار۔ پس یہ تسبیحات پچھتر بار ہوئیں۔ ہر رکعت ہیں۔ (اے چچا!) کر تو یہ چاروں رکعت ہیں (یعنی چاروں رکعتیں اسی طرح پڑھ) اگر طاقت رکھے تو (اے چچا!) اس نماز کو پڑھنے کی ہر روز ایک بار تو (ہر روز) پڑھا کر، پھر اگر تو ہر روز نہ پڑھ سکے تو ہر ہفتہ میں ایک بار پڑھا کر ___ پھر اگر تو ہفتہ وار نہ پڑھ سکے۔ تو ہر مہینہ میں ایک بار پڑھ ___ پھر اگر ماہوار نہ پڑھ سکے، تو ہر برس میں ایک بار پڑھ پھر اگر ہر برس (بھی) نہ پڑھ سکے۔ تو، تمام عمر میں ایک بار پڑھ لے۔" (ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

ملاحظہ:۔ بھائیو! اور بہنو! یہ تمام گناہوں کا تریاق ہے، اس نماز سے انسان کو خدا کا بہت قرب حاصل ہوتا ہے۔ درجات بلند ہوتے ہیں۔ خدا کے ساتھ تعلق بڑھتا ہے۔ اور یہ نماز دکھ درد سختی اور غم کا بھی مداوا ہے۔ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو یہ نماز ایک بیش بہا خزانہ عطا فرمایا۔ ایک لاجواب وظیفہ بتایا ہے اگر آپ اس نماز کو ہر روز پڑھ لیا کریں۔ تو کیا ہی اچھی بات ہے لیکن روز پڑھنا اگر دشوار ہو۔ تو ہر جمعہ کے جمعہ اس کا پڑھنا اپنا معمول بنا لیں۔ ذرا ہمت کریں تو کچھ مشکل نہیں۔ اس نماز کے پڑھنے کا کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ حالات کے پیش نظر جونسا وقت بھی

Marfat.com

آپ کو مل سکے پڑھ سکتے ہیں۔

(نوٹ) نماز تسبیح میں تسبیحات قعدوں میں التحیات سے پہلے پڑھیں۔ بخلاف دوسرے ارکان کے، اور جونسی سورتیں چاہیں چاروں رکعتوں میں پڑھیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے ان چار سورتوں کا پڑھنا منقول ہے۔

الھٰکم التکاثر۔ والعصر۔ قل یا یھا الکافرون۔
قل ھو اللہ احد۔

## نماز تسبیح کے اخیر میں پڑھنے کی دُعا

چوتھی رکعت میں قعدہ کے اندر آپ دس بار تسبیحات، پھر التحیات پھر درود شریف اور پھر دعا پڑھ کر سلام پھیر دیتے ہیں۔ آپ کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر آپ دعا کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے دعائے ذیل بھی، جو جلال الدین سیوطیؒ امام احمدؒ سے لائے ہیں پڑھ لیا کریں۔ تو نماز تسبیح کا درجہ بے حد بڑھ جائے گا۔ اور خدا کی رحمت و رضامندی کی گھنگھور گھٹائیں جھوم جھوم کر برسیں گی۔ اس دعا کے الفاظ بھی ٹکسالی ہیں۔ یعنی نبیؐ رحمت کی زبان پاک سے نکلے ہوئے ہیں۔ جو یہ ہیں:۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ تَوْفِیْقَ اَھْلِ

اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے توفیق راہ

Marfat.com

الْهُدٰى وَاَعْمَالِ اَهْلِ الْيَقِيْنِ
پانے والوں کی، اور اعمال یقین والوں کے

وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَ
اور خیر خواہی توبہ کرنے والوں کی اور

عَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ
ہمت صبر والوں کی اور کوشش ڈر

الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ
والوں کی اور جستجو رغبت والوں کی

وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ
اور عبادت پرہیزگاروں کی اور معرفت

اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَلْقَاكَ اَللّٰهُمَّ
علم والوں کی یہاں تک کہ ملوں میں تجھ سے۔ اے اللہ

اِنِّىْ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِىْ
میں مانگتا ہوں تجھ سے وہ ڈر کہ باز رکھے مجھ کو تیری

Marfat.com

عَنْ مَّعَاصِيكَ حَتّٰى أَعْمَلَ
نافرمانیوں سے ، یہانتک کہ تیری اطاعت میں

بِطَاعَتِكَ عَمَلًا أَسْتَحِقُّ بِهٖ
وہ کام کروں کہ جس سے تیری رضامندی کا مستحق

رِضَاكَ وَحَتّٰى أُنَاصِحَكَ
ہو جاؤں اور یہانتک کہ تیری طرف خالص

بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى
توبہ کروں تجھ سے ڈر کر اور یہاں تک کہ

أُخْلِصَ لَكَ النَّصِيحَةَ حَيَاءً
خالص خیرخواہی کروں تیری تجھ سے شرما کر

مِّنْكَ وَحَتّٰى أَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ
اور یہاں تک کہ تجھ ہی پر بھروسہ کروں سب

فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَحُسْنَ ظَنٍّ
کاموں میں اور نیک گمان کروں

Marfat.com

سُبْحَانَکَ خَالِقَ النُّوْرِ ؕ
تیرے ساتھ پاک ہے (تو) اے پیدا کرنیوالے نور کے۔

# مریض کی عیادت کا بیان

## عیادت سے بہشت

حضرت علی رضی روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ عَادَہٗ عَشِیَّۃً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُصْبِحَ وَکَانَ لَہٗ خَرِیْفٌ فِی الْجَنَّۃِ۔ (رواہ الترمذی و ابوداؤد)

جو کوئی مسلمان عیادت کرے مسلمان کی اول روز (یعنی قبل دوپہر) تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے شام تک رحمت و مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اور جو کوئی عیادت کرے آخر روز (یعنی بعد دوپہر) تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے صبح تک رحمت اور مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اس کے لیے بہشت میں باغ (تیار) ہوتا ہے۔

عیادت کی دعائیں | جب مریض کے پاس عیادت کو جائیں

Marfat.com

تو رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان سے نکلی ہوئی مندرجہ ذیل دعائیں اس کے حق میں کریں۔

پہلی دعا

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ
میں تیری شفا کے لئے اللہ بزرگ پروردگار

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ۔
عرش عظیم سے سوال کرتا ہوں۔ (ابوداؤد)

دوسری دعا

لَا بَأْسَ طُهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ (بخاری مسلم)
نہیں کچھ ڈر (یعنی غم نہ کر) پاک کرنیوالی ہے (بیماری گناہوں سے) اگر چاہے اللہ

تیسری دعا

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ
دور کر بیماری کو اے پروردگار آدمیوں کے

وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ
اور شفا دے۔ تو ہی ہے شفا دینے والا۔ نہیں شفا

اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ
سوائے شفا تیری کے وہ شفا کہ نہیں چھوڑتی کسی

سَقَمًا (بخاری مسلم)
بیماری کو!!

Marfat.com

(نوٹ) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں۔ کہ رسولِ خدا مریض پہ اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے ۔ اور یہ (مذکورہ) دعا پڑھتے تھے۔ (متفق علیہ)

**معوذات کا دم**

حضرت عائشہ رض روایت کرتی ہیں اذا اشتکی نفث علٰی نفسہٖ بالمعوذات ومسح عنہ بیدہٖ ۔ جب حضور انور بیمار ہوتے تو دم کرتے اپنے اوپر معوذات سے (قرآن کی آخری دو سورتیں) اور پھیرتے اپنے اوپر ہاتھ اپنا۔ (بخاری مسلم)

ملاحظہ! ۔ اس حدیث کی رو سے معوذات پڑھ کر بھی مریض اپنے اوپر دم کر سکتا ہے۔ اور دوسرے مریض کو بھی ان کے ساتھ دم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رض معوذات پڑھ کر رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی حالت میں دم کرتی تھیں (مشکوٰۃ)

**جبریل کا دم**

ابی سعید خدری رض سے روایت ہے کہ رسول خدا کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام نے آکر کہا۔ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ! کیا آپ بیمار ہیں ؟ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں (بیمار ہوں) تو جبریل ع نے (آپ کی بیماری کے دفعیہ کے لئے یہ) پڑھا۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ

ساتھ نام اللہ کے کلام پڑھتا ہوں تجھ پہ ہر چیز سے

Marfat.com

شَیْءٍ یُؤْذِیْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ
ہر شخص کی برائی کہ ایذا دے تجھ کو

نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰہُ
کی سے یا آنکھ حسد کرنے والی سے۔ اللہ

یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ (رواہ مسلم)
شفا دے تجھ کو ساتھ نام اللہ کے کلام پڑھتا ہوں تجھ پر۔

## عالم نزع میں تلقین شہادتین

اگر کوئی حالت نزع میں ہو۔ تو اس کے پاس سب کو اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑھنا چاہیئے۔ اور بار بار پڑھنا چاہیئے۔ تاکہ وہ بھی سن کر پڑھے، اور اس کا آخر کلام توحید و رسالت کے اقرار پر ہو۔ (مسلم۔ ترمذی)

مرنے والے کے پاس سورہ یٰسین بھی پڑھنی آئی ہے۔ (بلوغ المرام)

**میت کو بوسہ دینا** جس کا کوئی قریبی یا دوست، عزیز فوت ہو جائے تو اس میت کو فرط محبت سے بوسہ دینا جائز ہے۔ (بخاری شریف بروایت عائشہ صدیقہ رض)

Marfat.com

## میّت پر رونا

اگر میت کو دیکھ کر رونا آئے۔ اور آنسو جاری ہوں تو کوئی منع نہیں۔ (مشکوٰۃ باب البکا علی المیت)

## میّت پر چلّا کر رونا، پیٹنا، گریبان پھاڑنا اور بین کرنا حرام ہے

حضرت ابن مسعودؓ روایت کرتے ہیں۔ کہ حضور انورؐ نے فرمایا۔ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَ شَقَّ الْجُیُوْبَ وَ دَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ (متفق علیہ) نہیں ہے وہ ہم سے (یعنی ہمارے اہل طریقہ سے) جو پیٹے رخسارے اور پھاڑے گریبان اور پکارے پکارنا جاہلیت کا۔ (یعنی نوحہ اور واویلا کرنا)۔ (بخاری مسلم)

حضرت ابی سعید خدری کہتے ہیں۔ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّائِحَۃَ وَالْمُسْتَمِعَۃَ۔ (رواہ ابوداؤد) لعنت کی رسول خدا نے نوحہ کرنے والی عورت کو اور نوحہ سننے والی عورت کو۔

ملاحظہ:۔ نوحہ بین کرنے کو کہتے ہیں۔ کہ عورت میت کی بھلائیاں بیان کر کر پکار کر روئے۔ اور واویلا کرے۔ اور جو عورت قصداً اس بین کو سُنے۔ وہ بھی ملعون اور گنہگار ہے۔

ابی بردہ رض کی روایت میں حضورؐ فرماتے ہیں۔ اَنَا بَرِیٌٔ مِّمَّنْ حَلَقَ وَ صَلَقَ وَ خَرَقَ۔ میں بیزار ہوں اس سے جو (موت کی مصیبت میں) سر کے بال منڈائے اور چلّا کر روئے اور اپنے کپڑے پھاڑے۔ (بخاری مسلم)

Marfat.com

صبر بر بہشت (حدیث قدسی) حضورؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے۔ میرے (اس) مومن بندے کے لئے بہشت ہے۔ جس کے پیارے کو میں اہل دنیا سے قبض کرتا ہوں۔ اور وہ (اس کی موت پر) صبر کرے۔ (بخاری)

# نماز جنازہ کا بیان

جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے میت کی چار پائی اس طرح رکھیں۔ کہ میت کا سر شمال کی سمت، اور پاؤں جانب جنوب ہوں۔ پھر باوضو ہو کر طاق صفیں باندھیں۔ اور میت اگر مرد ہے۔ تو امام سر کے سامنے[1] کھڑا ہو۔ اور میت اگر عورت ہے۔ تو امام کو اس کے درمیان کھڑا ہونا چاہیئے۔ پھر دل میں نیت کر کے دونوں ہاتھوں کو کندھوں یا کانوں تک اٹھائیں۔ اور پہلی تکبیر اللہ اکبر کہہ کر سورہ فاتحہ پڑھیں۔ امام آواز سے پڑھے۔ اور مقتدی آہستہ۔

[1] ترمذی، ابن ماجہ اور ابوداؤد میں حضرت نافع رض سے روایت ہے کہ انس رض بن مالک نے ایک مردہ کا جنازہ پڑھایا۔ تو اس کے سر کے مقابل کھڑے ہوئے پھر ایک قریشی عورت کا جنازہ لوگ لائے اور حضرت انس رض ہی نے پڑھایا۔ تو عورت کے سرین کے درمیان کھڑے ہوئے۔ علاء بن زیاد نے پوچھا۔ کیا رسولِ خدا کو بھی تو نے ایسے ہی کھڑے ہوتے دیکھا تھا۔ تو حضرت انس رض نے کہا۔ ہاں!۔

Marfat.com

# جنازہ میں سورہ فاتحہ

حصن حصین میں ہے۔ وَاِذَا صَلّٰی عَلَیْہِ کَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ الْفَاتِحَۃَ

یعنی جب آپ نماز پڑھتے۔ میت پر تکبیر کہتے۔ پھر سورہ فاتحہ پڑھتے

وَعَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدُ اللہ بن عوف قال صلیت

خلف ابن عباس علی جنازۃ فقرأ فاتحۃ الکتاب

فقال لتعلموا انہا سنۃ۔ (رواہ البخاری)

حضرت طلحہ رضؓ بن عبداللہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت ابن عباس کے پیچھے ایک جنازے کی نماز پڑھی۔ آپ نے سورہ فاتحہ پڑھی اور فرمایا۔ کہ تم کو جان لینا چاہیئے۔ کہ یہ سنت ہے۔ (بخاری)

وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ

علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ کی نماز میں سورۃ فاتحہ (بعد تکبیر اولی کے) پڑھی۔ (ابن ماجہ)

وعن ام شریک الانصاریۃ قالت امرنا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ان نقرأ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب

(ابن ماجہ)

ام شریک انصاریہ کہتی ہیں کہ حضورؐ نے ہم کو نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا۔ (ابن ماجہ)

عن طلحۃ بن عبد اللہ بن عوف ان ابن عباس

Marfat.com

صلے علی جنازۃ فقرأ بفاتحۃ الکتاب فقلت لہ فقال

انہ من سنۃ ۔ (ترمذی)

طلحہ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں ۔ کہ ابن عباس رضؓ نے ایک جنازے پر سورہ فاتحہ پڑھی ۔ میں نے ان کو کہا ۔ کہ اس کا کیا حکم ہے انہوں نے کہا کہ یہ سنت ہے ۔ (ترمذی)

قارئین کرام ! آپ کو معلوم ہوگیا ۔ کہ تکبیر اولی کے بعد سورہ فاتحہ کا پڑھنا نماز جنازہ میں سنت ہے ۔ سورہ فاتحہ پڑھ کر امام کو دوسری تکبیر کہنی چاہیئے ۔ اور پھر درود شریف جو التحیات میں پڑھا جاتا ہے سارا پڑھیں ۔ پھر امام تیسری تکبیر کہہ کر یہ دعائیں پڑھے ۔

**پہلی دعا**

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا

اے اللہ بخش ہمارے زندوں اور مردوں کو

وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَ

اور حاضروں اور غائبوں کو اور چھوٹوں اور

کَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا ۔

بڑوں کو اور مردوں اور عورتوں کو ۔

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ

اے اللہ جس کو تو زندہ رکھے زندہ رکھ اس کو

Marfat.com

عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ
اسلام پر اور جس کو تو ہم سے فوت کرے

مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔
پس اسے ایمان پر فوت کر۔

اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَ
اے اللہ اس کے اجر سے ہم کو محروم نہ رکھیو اور

لَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (مسلم)
اسکے بعد ہم کو فتنہ میں نہ ڈالیو۔

**دوسری دُعا** نماز جنازہ میں آپ مرے ہوئے بھائی کے لئے خدا سے مغفرت مانگتے ہوتے ہیں امام اور سب لوگوں کو بڑے خلوص عاجزی سے رو رو کر میت کیلئے دعائیں کرنا چاہیئے، اوپر کی دعا کے ساتھ رسولِ رحمت کی زبان پاک سے میت کی مغفرت کے لئے نکلی ہوئی دعائے ذیل بھی ضرور پڑھا کریں، یہ دعا نسائی اور ترمذی میں ہے اور امام بخاری لکھتے ہیں کہ دعائیں جو میت کے لئے وارد ہوئی ہیں، یہ سب سے صحیح تر ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَ
یا الٰہی بخش گناہ اس کے اور رحمت کر اس پر اور

Marfat.com

عَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ
عافیت دے اس کو اور معاف کر اس کو اور بہتر کر مہمانی

نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَ
اس کی اور فراخ کر قبر اس کی اور

اغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَ
پاک کر اس کو گناہوں سے ساتھ پانی اور اولوں اور

الْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا
برف بخشش کے، اور پاک کر دے اس کو گناہوں سے

كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ
جیسے پاک کرتا ہے تو سفید کپڑے کو میل سے اور

مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا
اسے اس کے دنیا کے گھر سے بہتر گھر

خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا
اور اس کے یہاں کے لوگوں سے بہتر لوگ اور

Marfat.com

مِنْ اَهْلِهٖ وَ زَوْجًا خَيْرًا مِنْ

اس کے یہاں کے جوڑے سے بہتر جوڑا وہاں

زَوْجِهٖ وَ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ

(آخرت میں) عطا کر اور داخل کر اسکو بہشت میں

اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اور پناہ دے اس کو عذاب قبر سے

وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ (مسلم)

اور جہنم کے عذاب سے"

**تیسری دُعا** انسان کی موت پر اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ اور وہ نہایت درجہ محتاج ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس کی بخشش کے لئے جس قدر بھی دعائیں کی جائیں تھوڑی ہیں۔ حضور انور ﷺ نے ذیل کی دعا بھی میت کی خیر خواہی اور بخشش کے لئے جنازے میں پڑھی ہے ہماری میتوں کے جنازوں کا حال قابل رحم ہے۔ چار تکبیر نماز جنازہ اللہ اکبر ـــ جھٹ دوسری تکبیر ہوئی۔ وہ تیسری اور وہ چوتھی۔ مع التسلیم جنازہ پڑھانے اور پڑھنے والو۔ ان دعاؤں کو زبانی کر لو، اور مرنے والے محتاج کے جنازے پر انہیں ٹھیر ٹھیر کر خلوص سے بادیدۂ تر

Marfat.com

پڑھا کرو۔ تاکہ میت کی پوری خیر خواہی اور حق ادا ہو۔ اس دعا کو سب یاد کر لو۔ اس کے ترجمے پر تو ذرا غور کر کے دیکھو۔ کہ اس میں کتنا بڑا مغفرت کا سامان جمع ہے۔

اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ

یا اللہ (یہ میت) بندہ تیرا اور بیٹا لونڈی تیری

كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا

کا ہے۔ یہ (اپنی زندگی میں) گواہی دیتا تھا۔ کہ نہیں کوئی

اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

معبود سوائے تیرے، تنہا ہے تو، تیرا کوئی شریک نہیں

وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ

اور گواہی دیتا تھا۔ کہ محمد بندہ تیرا ہے اور

وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى

رسول تیرا (آج) ہوا (یہ) محتاج طرف تیری

رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ

رحمت کے اور ہے تو بے پرواہ عذاب

Marfat.com

عَذَابِهٖ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَ
اس کے سے الگ ہو گیا (آج یہ) دنیا سے اور

أَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَ
دنیا والوں سے، اگر ہو یہ پاک (گناہوں سے) پس

اِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْلَهٗ
زیادہ کر پاکی اس کی اور اگر ہو یہ گنہگار پس بخش اس کو

اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَ
یا الٰہی نہ محروم کر ہم کو اس کے ثواب سے اور

لَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ (حصن حصین)
نہ گمراہ کر ہم کو بعد اس کے (بسبب بے صبری کے)۔

اب چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دیں۔

## جنازہ کے مسائل

جنازہ میں امام کو قرأت، دعا، اونچی آواز سے پڑھنی چاہیے۔ (مسلم) اگر آہستہ پڑھیں تو بھی جائز ہے۔ (نسائی)

Marfat.com

نمازِ جنازہ ختم ہو جانے کے بعد جنازہ کے ارد گرد جمع ہو کر فاتحہ خوانی کرنی بے اصل ہے حضورؐ اور آپ کے صحابہؓ سے قطعاً ثابت نہیں ہے۔

نمازِ جنازہ کی تکبیریں چار، پانچ، چھ بھی کہہ سکتے ہیں۔ (مسلم بخاری)

اور تینوں میں تینوں دعائیں مذکور، جنازے کی نماز مسجد میں اور قبر پہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (بخاری)

جنازہ غائبانہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (بخاری)

حضور انورؐ نے شہیدوں کو خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا۔ اور نہ ان پر نمازِ جنازہ پڑھی۔ اور نہ ان کو غسل دیا۔ (بخاری شریف)

معلوم ہوا۔ کہ شہید کو بغیر غسل اور جنازہ پڑھنے کے دفن کرنا چاہیئے۔ (سبحان اللہ! شہید خدا کے نزدیک کس قدر پاک اور طاہر ہے۔

حضور انورؐ نے ایک خود کشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی تھی۔ (بلوغ المرام کتاب الجنائز)

## تدفین سے متعلق

قبر کو گہرا کھودیں اسکو ہموار اور صاف کریں (ترمذی ۔ ابوداؤد)

میت کو دونوں پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کریں (ابوداؤد)

میت کو قبر میں رکھ کر یہ دعا پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (بلوغ المرام)

میت کو قبر میں رکھ کر اس پر کچی اینٹیں جمائیں۔ (بلوغ المرام)

Marfat.com

آہستہ آہستہ تھوڑی تھوڑی مٹی ڈال کر قبر کو پُر کریں۔ (مشکوٰۃ)
لوگ اس پر تین تین لپیں مٹی ڈالیں۔ (بلوغ المرام)
قبر کو اونٹ کے کوہان کی طرح بنائیں۔ (مشکوٰۃ باب دفن المیت)
قبر پر پانی چھڑکوائیں۔ (مشکوٰۃ)
پھر سب لوگ میت کے لئے بخشش اور ثابت قدمی کی دعا مانگیں۔ (ابوداؤد)

(نوٹ) قبرستان سے باہر نکل کر جو لوگ دعا مانگتے ہیں یہ بدعت ہے۔ نہ حضورؐ سے ثابت ہے نہ آپؐ کے صحابہؓ سے، بلکہ گھر یلو رسم ہے۔

## قبروں کو پختہ بنانے کی ممانعت

قبروں کو اونچی بنانا۔ پختہ بنانا۔ ان پر گنبد اور مقبرے بنانا حرام ہے جن لوگوں کے دل میں رسُول خدا کی محبت اور آپ کے حکم کی عزت ہے۔ وہ سنیں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَ اَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ۔ (رواہ مسلم)

حضرت جابرؓ کہتے ہیں۔ کہ رسولِ خدا نے قبروں کو پختہ بنانے اور ان پر عمارت (قبہ، گنبد، مقبرہ وغیرہ) بنانے سے منع کیا۔ اور آپ نے قبر پر بیٹھنے کو بھی منع فرمایا۔ (قبر پر بیٹھنے کی نہی سے، قبر پر مجاور

Marfat.com

بن کر بیٹھنا یا قبر پر چلہ کرنے بیٹھنا ، یا یوں ہی قبر پر بیٹھنا سب صورتیں منع ہو گئیں)۔

## امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

اروی عن ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ انہ قال لا یجصص القبر ولا یطین ولا یرفع علیہ بناء وسفط۔ (فتاوے قاضی خان)

امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہیں۔ قبر نہ تو پختہ بنائی جائے اور نہ مٹی سے لیپی جائے۔ اور قبر پر نہ تو کوئی عمارت (گنبد، قبہ، مقبرہ وغیرہ) کھڑی کی جائے اور نہ خیمہ۔

## قبروں کی زیارت

مردوں کو قبروں کی زیارت کرنا سنت ہے۔ اس لئے کہ قبروں کو دیکھنے سے آخرت یاد آتی ہے۔ اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے۔ (بلوغ المرام)

## زیارت قبور کی دعائیں

جو شخص قبروں کی زیارت کرنے جائے۔ تو وہ رسول پاک کی فرمائی ہوئی یہ دعا پڑھے۔ ہاتھ اٹھانے کا کوئی حکم نہیں۔

اَلسَّلَامُ عَلٰی اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ

سلام ہے اوپر صاحب گھروں کے

Marfat.com

الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَیَرْحَمُ

مومنوں اور مسلمانوں میں سے اور رحم کرے

اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَ

اللہ ہم سے پہل کرنے والوں پر اور

الْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ

پیچھے رہنے والوں پر اور تحقیق ہم اگر چاہا

اللّٰهُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ ط (رواہ مسلم)

اللہ نے تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔

# خاتمہ اور دعا

پیارے بھائیو اور بہنو! خدائے قدوس قیامت کو صرف وہی نماز قبول کرے گا۔ جو نبی رحمت کی نماز کے نمونہ کے مطابق ہوگی۔ اس کتاب میں آپ نے نبی رحمت کی نماز کا پیارا نمونہ دیکھ لیا ہے اور احادیث کی روشنی میں خوب واضح اور روشن دیکھا ہے۔ ہماری نہائت خلوص سے یہ درخواست ہے۔ کہ آپ اپنی نمازیں

Marfat.com

اپنے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ کے چاند کی روشنی میں پڑھا کریں۔ تاکہ ان نورانی نمازوں کو خدا کے پاس قبول عام حاصل ہو۔ اگر نمونہ کے مطابق آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر کوئی نکتہ چینی کرے۔ یا اقوالِ رسول ؐ کے مطابق اقوالِ رجال پیش کرے۔ تو آپ اس کی نادانی کے تخاطب سے اجتناب کرتے ہوئے عمل بالحدیث پر کاربند رہیں۔ دعا ہے۔ خدا مجھے اور تمام قارئین کو صلوٰۃ الرسول ؐ پر عمل کی توفیق دے۔

اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا۔ وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَ تَقَبَّلْهَا مِنِّيْ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۞

---

Marfat.com

## رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت

# دعائیں اور اذکار

یاد رہے کہ ذکر، وظیفہ اور ورد، دراصل دعا ہی کے نام ہیں، اور دعا کے معنی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے بلا شرکت غیرے اپنی حاجتیں مانگنا۔ دکھ۔ درد مصیبت۔ تنگی، فقر و فاقہ۔ مرض، قرض، کرب، غم، اندوہ، مشکل۔ بدحالی۔ پریشانی۔ بے روزگاری۔ قحط، وبا، اور آفات و بلیات میں اللہ تعالیٰ کی جناب میں فریاد کرنا۔ حدیث شریف میں دعا کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ اور اس کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اَلدُّعَاءُ هُوَالْعِبَادَةُ۔ دعا تو عبادت ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ۚ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝

"اور تمہارے پروردگار نے فرمایا ہے کہ (صرف) مجھ (ہی) سے مانگو کہ میں تمہاری دعا قبول کروں۔ یقیناً جو لوگ میری عبادت (دعا) سے تکبر کرتے ہیں۔ وہ عنقریب دوزخ میں داخل ہوں گے ذلیل ہو کر (حصن حصین) حضور نے فرمایا: "خدا کے نزدیک بہت پیارا سوال (دعا) یہ ہے کہ انسان اللہ سے اپنی عافیت مانگے۔ (ترمذی) حضور نے فرمایا: "یقیناً

Marfat.com

دعا رفع کرتی ہے۔ اس بلا کو جو اتری ہو۔ اور جو (ابھی) نہ اتری ہو۔ اور جب بلا اترتی ہے۔ تو دعا اس کا مقابلہ کرتی اور اسے روکتی ہے (طبرانی) حضورؐ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز بزرگ نہیں ہے۔ (ابن ماجہ) حضورؐ نے فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ سے دعا نہیں مانگتا۔ خدا اس پر غضبناک ہوتا ہے (حصن حصین) حضورؐ نے فرمایا۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔ دین کا ستون ہے۔ اور آسمان و زمین کا نور ہے (حاکم) حضورؐ نے فرمایا۔ دعا مانگنے سے عاجز نہ ہو (یعنی دعا مانگنا چھوڑ نہ دو۔ کہ مطلب برآری نہیں ہوتی) کیونکہ کوئی دعا کرتے ہوئے ہلاک نہیں ہوتا۔ اور جو چاہے کہ اس کی دعا سختیوں اور مشکلوں میں قبول ہو۔ تو اسے لازم ہے۔ کہ وہ آسائش اور کشائش رزق کے وقت کثرت سے دعا کرتا رہے۔ (ابن حبان)

پس ہمیں خدا کی جناب میں کثرت سے دعائیں مانگتے رہنا چاہیئے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے۔ کہ ہم دنیا میں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ رہیں اور پیش آمدہ امورات متعلق کوئی کوشش نہ کریں۔ اور اسباب سے بے نیاز ہو جائیں۔ بلکہ ہمیں ہر امکانی کوشش بھی ضرور کرنی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی خدا کے حضور دعا بھی۔ تاکہ مساعی اور اسباب بار آور ہوں۔ کیونکہ کوشش اور اسباب کا نتیجہ پیدا کرنا اللہ کے اختیار میں ہے۔ جس کے لئے دعا ضروری ہے۔

Marfat.com

# دُعا کے آداب

اوراد و وظائف پڑھنے اور دعا مانگنے والوں پر سب سے پہلے یہ واجب ہے۔ کہ ان کا کھانا اور پہننا کسب حلال سے ہو۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اگر کوئی شخص (مثلاً) دس درہم کو کپڑا خریدے۔ اور ان میں ایک درہم حرام (کی کمائی) کا ہو۔ تو جب تک وہ کپڑا اس کے بدن پر رہے گا۔ خدا اس کی نماز قبول نہیں کرتا۔ (بیہقی)

غور فرمائیں! کہ جب کسب حرام کے لباس کے سبب خدا نماز قبول نہیں کرتا۔ تو دعا — ورد — وظیفہ وغیرہ کس طرح قبول اور بارآور ہو سکتے ہیں؟ اسی طرح یاد رکھیں۔ کہ لقمہ حرام کے باعث بھی اوراد و اذکار اور وظائف و ادعیہ قبولیت کے مقام تک نہیں پہنچ سکتے۔

تیسری چیز دعا مانگنے اور وظائف پڑھنے والوں کے لیے زبان کو قابو میں رکھنا ازبس ضروری ہے۔ کہ جھوٹ بولنے سے تمام اثر اذکار اور اوراد کا جاتا رہتا ہے۔ اور یہ بات بھی یاد رہے۔ کہ دوران اذکار و دعا یقین خلوص، استحضار اور توجہ الی اللہ قبولیت میں اثر تمام رکھتی ہے۔

**شرکیہ وظائف** اوراد و وظائف اور دعا چونکہ عبادت ہے اس لیے وہی اوراد و وظائف جائز ہیں۔ جن میں

Marfat.com

صرف خدا ہی کی جناب میں خطاب، ندا، دعا اور پکار ہو۔ خوب یاد رکھیں۔ کہ اگر غیر اللہ کی طرف دعا ہوتی۔ تو پھر ایسا وظیفہ خدا کی عبادت میں شرک ہو جائے گا۔ جس سے پڑھنے والے کی عاقبت برباد ہو جائیگی جیسا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن میں حکم فرمایا ہے۔

فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۵ (سورۃ جن)

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ (دعا، اوراد، اور وظائف میں) کسی (غیر اللہ) کو مت پکارو"

اب ہم مسلمان بھائیوں اور بہنوں کے پڑھنے کے لئے یہاں خدا تعالےٰ اور اس کے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمائے ہوئے اوراد اور وظائف اور ادعیہ واذکار لکھتے ہیں۔ تاکہ وہ ان جواہرات سے دامنِ امید بھر کر مراد کو پہنچیں۔ اذکار کے بحر ذخار کی یہ موتیوں کی لڑی زیادہ طویل نہیں ہے۔ کہ اس موضوع پر ہم ایک مستقل رسالہ لکھنے کا ارادہ[1] رکھتے ہیں۔ وبیدہ التوفیق۔

ان اوراد واذکار کو جو بھی اپنی ضرورت کے مطابق آداب و شرائط کی پابندی کے ساتھ پڑھے گا۔ انشاء اللہ وہ ضرور لیلائے کامرانی سے ہم آغوش ہوگا۔

## تمام مطالب و حوائج کیلئے ایک مجرب التاثیر وظیفہ

**دعائے یونس علیہ السلام** حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کہتے ہیں کہ رسول

[1] الحمد للہ! ارادہ پورا ہوا۔ اور دو کتابیں چھپ گئیں۔ حزب الرسولؐ۔ رحمتِ عالم کی دعائیں۔

Marfat.com

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دعا ذی النون ۔ (حضرت یونس علیہ السلام) کی مچھلی کے پیٹ میں یہ (آیہ کریمہ) لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۔ اور جو کوئی مسلمان کسی کام کے لئے یہ دعا پڑھتا ہے۔ خدا تعالےٰ قبول فرما لیتا ہے (ترمذی)

ایک شخص نے عرض کیا۔ اے رسولِ خدا! کیا یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام سے متعلق ہی مخصوص ہے؟ حضورؐ نے فرمایا۔ کیا تو نے خدا تعالےٰ کی یہ بات نہیں سنی۔ فَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۔ (رواہ احمد) یعنے خدا نے فرمایا۔ کہ ہم نے (اس دعا کے پڑھنے کے سبب) حضرت یونسؑ کو غم سے نجات دے دی۔ اور اسی طرح ہم (قیامت تک اس آیہ کریمہ کے ساتھ دعا کرنے والے) مومنوں کو دغموں، دکھوں، دردوں سے) نجات دیں گے۔"

پس قرآن اور حدیث سے یہ معلوم ہوا۔ کہ یہ دعا بڑا بھاری وظیفہ ہے۔ ہر قسم کی تکلیفوں، مصیبتوں، دکھوں، دردوں، اور اندوہوں سے نجات پانے کے لئے بڑا کامیاب وظیفہ ہے۔ بغایت مجرب التاثیر اور نہایت سریع الاثر دعوت ہے۔ تمام اولیاء اللہ اور صلحائے امت کا اس کی سرعت تاثیر اور عدم تخلف پر اجماع اور اتفاق ہے۔

**پڑھنے کا طریقہ** اس کے پڑھنے کے طریقے اپنے اپنے احوال و اشغال کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ ایک طریق تو یہ ہے۔ کہ ہر روز رات کو بعد نماز عشاء ایک ہزار بار پڑھیں۔ اول

آخر تین تین بار درود شریف بھی (قعدہ تشہد والا) ضرور پڑھیں۔ بارہ روز تک پڑھیں۔ انشاء اللہ اکل حلال اور صدق مقال کی پابندی سے پڑھنے پر کام ہو جائے گا۔ ورنہ چالیس روز تک پڑھیں۔ لیلائے مرام سے ہم آغوش ہو جائیں گے۔

دوسرا طریق یہ ہے۔ کہ اس دعا کو چالیس روز میں سوا لاکھ بار کریں۔ جس کی صورت یہ ہے۔ کہ ہر روز تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) بار پڑھیں اول آخر چند بار درود شریف ضرور ہو۔ خدا کے فضل سے شب غم کی تاریکیوں سے صبح فرح کے انوار ضیا بار ہوں گے۔

تیسرا طریق اس کے پڑھنے کا یہ ہے۔ کہ نماز عشاء کے بعد تاریک مکان میں بیٹھ کر ایک پانی کا پیالہ بھر کر آگے رکھ لیں۔ اس طرح حضرت یونسؑ کے مچھلی کے پیٹ کے اندھیرے اور دریا کے پانی کا نقشہ کھنچ جائے گا۔ اور بدن اور کپڑوں کی طہارت کے ساتھ باوضو قبلہ رخ بیٹھ کر نہایت عاجزی، زاری، خضوع اور استحضار کے ساتھ یہ دعا تین سو بار پڑھیں۔ اور پڑھنے کے دوران میں ہر سو بار کے خاتمے پر پانی میں ہاتھ ڈال کر منہ اور بدن پر پھیرتے رہیں۔ جب پڑھ چکیں تو اکتالیس بار درود شریف بھی پڑھیں۔ اسی طرح اکتالیس روز تک یہ عمل جاری رکھیں۔ خدا کی مہربانی سے ہموم و غموم کے بادل چھٹ کر مطلع امید نظر آجائے گا۔ اور کوئی مشکل اور مصیبت ایسی نہیں جو دور نہ ہو۔ انشاء اللہ الغفار۔

Marfat.com

## مخلوق کے شر سے بچنے کا حصار

جو شخص چاہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کے تمام کاموں میں وکیل اور کفیل ہو۔ اور تمام مخلوق کے ہر قسم کے شر سے اس کو بچائے اور پیش آمدہ مصائب و نوائب اور جہمات اور مشکلات میں اپنی مدد تائید، وکالت اور کفالت کرے۔ اور بندوں کے دل میں اس کی ہیبت اور محبت ڈالے۔ تو اسے یہ وظیفہ پڑھنا چاہیئے۔

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

**پڑھنے کا طریقہ** ہر روز صبح بعد نماز یا رات کو بعد نماز عشاء اکلِ حلال صدقِ مقال، خضوع و خشوع، استحضار و رجوع اور طہارت کی پوری پابندی کے ساتھ گیارہ سو بار پڑھا کریں اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔ ایک ماہ تک برابر پڑھیں۔ امور متعلقہ میں خدا کی وکالت اور کفالت کو دیکھ کر آپ حیران رہ جائیں گے۔ کہ ذات برحق کس طرح کارسازی فرماتی ہے۔ اور کس طرح حفاظتوں اور نگرانیوں کے حصار قائم کرتی ہے۔ اور اگر بطور عادت کے آپ ہمیشہ یہ وظیفہ پڑھتے رہیں۔ تو پھر یقین کریں۔ کہ خدا تعالےٰ ہر حین و آن اور صبح و شام تمام عمر آپ کا وکیل اور کفیل رہے گا۔ بمنہٖ وکرمہٖ!

دوسرا طریق اس کے پڑھنے کا یہ ہے۔ کہ ہر روز رات کو یہ ورد مبارک چار سو پچاس (۴۵۰) بار پڑھ کر یہ آیت فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ بھی چھ مرتبہ پڑھیں

Marfat.com

اور پھر ساتویں دفعہ یہ کہیں ـــ وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰہِ ط وَ اللّٰہُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ۃ

جو شخص اس طریق پر مداومت اختیار کرلے گا۔ وہ خدا تعالیٰ کی مضبوط حفاظت اور نگہبانی میں رہے گا۔ اور اس کی ان امانتوں میں سے شمار کیا جائے گا۔ جو ضائع نہیں ہوتیں۔ اور اپنے تمام اقوال و افعال اور امور و اشغال میں مورد الطاف رحمانی ہو گا۔ اور خدا کے حکم سے مخلوق کی ہر قسم کی ایذا اور شر سے محفوظ رہے گا۔ اور اس کے سب کام خدا آسان کرتا رہے گا۔ اکل حلال اور صدقِ مقال کا ہر حال میں خیال رکھیں۔

# فراخیٔ رزق کے اعمال

پہلا عمل:۔ صبح بعد نماز ایک سو بار یہ درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَعَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَعَلَی الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ـــ پھر یہ آیت ایک سو چھپن (۱۵۶) بار پڑھیں۔ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ہ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ہ جو شخص اس عمل پر مواظبت رکھے گا۔ وہ وسعتِ رزق کا نقشہ دیکھ کر حیران رہ جائے۔ فی الواقع خدا اسے ایسی جگہ سے روزی پہنچائیگا

Marfat.com

جہاں سے ملنے کا اسے وہم و گمان بھی نہ ہو گا۔

دوسرا عمل:۔ وسعت رزق کا ایک اور عمل مجرب ملاحظہ ہو، نماز فجر کے بعد گیارہ سو بار یَا مُغْنِی پڑھیں۔ پھر گیارہ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھیں اس عمل پر مداومت کرنے والا اپنے لئے وسعتِ رزق کے دروازوں کو کھلا پائے گا۔ حی لایزال اسے کثرت سے رزق اور مال عطا فرمائیگا حضرت شاہ ولی اللہ رح نے شفاء العلیل میں تحریر فرمایا ہے۔ کہ میرے والد مرشد قدس سرہٗ نے مجھے اس عمل پر مواظبت کی وصیت فرمائی ہے، اور اسے غنائے ظاہری اور باطنی کے لئے مجرّب کہا ہے۔

---

# متفرق اذکار اور دعائیں

## سفر کی دُعا

جب کوئی سفر کو جانے لگے۔ تو رخصت کرتے وقت مقیم سفر کرنے والے سے مصافحہ کرے۔ اور پھر یہ دعا پڑھے۔ اور پھر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہہ کر رخصت کردے۔ دعا یہ ہے۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَ

سونپتا ہوں میں اللہ کو دین تیرا اور

Marfat.com

# اَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ (نسائی۔ ابوداؤد)

امانت تیری (یعنی اہل وعیال اور مال) اور تیرے عمل کا خاتمہ۔

## مقیم کے لئے مسافر کی دُعا

سفر کرنے والا مقیم کو رخصت کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔

اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِىْ لَا

سونپتا ہوں میں تجھے اس خدا کو جو

يُخَيِّبُ اَوْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعَهٗ (طبرانی)

ناکام یا ضائع نہیں کرتا امانتوں کو۔

## سوار ہونے کی دُعا

جب سوار ہونے لگیں۔ (خواہ کوئی سواری ہو۔ گھوڑا۔ تانگہ۔ ٹرام۔ ریل۔ جہاز۔ ہوائی جہاز) تو یہ دعا پڑھیں:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِىْ

سب تعریف واسطے خدا کے پاکی ہے اس ذات کو

Marfat.com

سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ

کہ تابعدار کیا ہمارے لئے اس (سواری) کو اور نہ تھے ہم

مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا

طاقت پانے والے اور تحقیق ہم اپنے پروردگار کی طرف

لَمُنْقَلِبُوْنَ ۝

لوٹنے والے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى

یا الٰہی تو یار ہے (میرا) سفر میں

السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ ۝

اور خلیفہ ہے میرے اہل میں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ

یا الٰہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے سفر کی

السَّفَرِ وَكَاٰبَةِ الْمُنْقَلَبِ (حصن حصین)

مشقت اور بری حالت کے پھرنے سے۔

Marfat.com

## آئینہ دیکھنے کے وقت کی دُعا

جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھیں۔ تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ

یا الٰہی! تو نے میری صورت اچھی بنائی۔ پس تو

خُلُقِیْ ۵ (ابن حبان)

میری سیرت بھی اچھی بنا دے۔

## اوّل رات چاند دیکھنے کے وقت کی دُعا

جب پہلی رات کا چاند (ہلال) دیکھیں۔ تو پہلے اللہ اکبر کہیں۔ اور پھر یہ دعا پڑھیں:-

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ

یا الٰہی چڑھا اس (چاند) کو ہم پر ساتھ برکت

وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ

اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے

وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى

اور توفیق دے اس چیز کی کہ تو چاہے اور اس سے راضی ہووے

Marfat.com

رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ۔ (ترمذی)

اے چاند! میرا اور تیرا پروردگار اللہ ہے۔

## بادل گرجنے کے وقت کی دعا

جب بادل گرجے اور بجلی کڑکے۔ تو یہ دعا پڑھیں:۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَ

یا الٰہی نہ مار ہم کو اپنے غضب کے ساتھ اور

لَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا

نہ ہلاک کر ہم کو اپنے عذاب کے ساتھ اور عافیت دے

قَبْلَ ذٰلِکَ ۵ (بخاری)

ہم کو پہلے اس کے۔

## آندھی چلنے کے وقت کی دعا

جب آندھی چلے۔ تو یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا

یا الٰہی! میں تجھ سے اس ہوا کی بھلائی مانگتا ہوں

Marfat.com

وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ
اور بھلائی اس چیز کی کہ اس ہے اور بھلائی اس چیز کی بھیجی گئی

بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَ
ہے ہوا ساتھ اسکے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری اسکی بدی سے اور

شَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ
بدی اس چیز کی سے کہ بھیجی گئی ہے ہوا ساتھ اس کے (مسلم)

## سجدہ قرآن کی دُعا

سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ
سجدہ کیا میرے منہ نے واسطے اس ذات کے کہ پیدا کیا

وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَ
اس کو اور صورت دی اس کو اور کھولے کان اسکے اور

بَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ۔ (ترمذی)
آنکھیں اس کی ساتھ اپنی قوت اور قدرت کے۔

Marfat.com

## گھر سے نکلنے کی دُعا

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ

شروع اللہ کے نام سے نہیں طاقت پھیرنے کی گناہ سے

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط (ابوداؤد)

اور نہ قوت نیکی کرنے کی مگر ساتھ توفیق اللہ تعالیٰ کے۔

## گھر میں داخل ہونے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ

یا الٰہی میں مانگتا ہوں تجھ سے بھلائی گھر میں

الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ

آنے کی، اور بھلائی نکلنے کی ساتھ نام اللہ کے

وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی

داخل ہوئے ہم اور ساتھ نام اللہ کے نکلے ہم اور اوپر

اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا۔ (نسائی)

اللہ پروردگار اپنے کے بھروسہ کیا ہم نے۔

Marfat.com

## رات کو سونے کے وقت کی دعا

جب رات کو سونے کے وقت بستر پر آئیں۔ تو یہ دعا پڑھیں۔

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ

ساتھ نام تیرے کے لے رب میرے میں نے (بستر پر) اپنا پہلو

وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ

رکھا اور تیری مدد سے اسکو اٹھاؤنگا۔ اگر قبض کرے تو جان میری

نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا

(نیند میں)، تو بخش دے اس کو اور اگر تو اس کو (زندہ)

فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ

چھوڑ دے، پس نگہبانی کر اس کی ساتھ اس چیز کے کہ

عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ (ابوداؤد)

نگہبانی کرتا ہے تو اس سے اپنے نیک بندوں کی۔

## بے خوابی کے لئے دعا

بعض اوقات ہم رات کو جب بستر پر لیٹتے ہیں تو نیند نہیں آتی

Marfat.com

کروٹیں لیتے تھک جاتے ہیں. لیکن آنکھ نہیں لگتی اور طبیعت بہت بے چین ہو جاتی ہے۔ ایسے وقت کے لئے حضور انورؐ نے ہمیں یہ دعا سکھائی ہے۔

اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَأَتِ
الٰہی غروب ہوئے تارے اور آرام پکڑا

الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُكَ
آنکھوں نے اور تو ہمیشہ زندہ ہے سب کا تھامنے والا نہیں آتی

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
تجھ کو اونگھ اور نہ نیند اے ہمیشہ زندہ اور سب کے تھامنے

اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ (حصن حصین)
والے آرام دے میری رات کو اور سلا دے میری آنکھ کو۔

## سو کر جاگنے کے وقت کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ
سب تعریفیں اللہ کو جس نے زندہ کیا ہم کو بعد اس کے کہ

Marfat.com

مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ

مارا ہم کو (نیند میں) اور اسی کی طرف ہے جی اٹھنا ۔

## نیا کپڑا پہننے کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا

سب تعریف اللہ کے لئے جس نے پہنائی مجھ کو

اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ

وہ چیز کہ ڈھانپتا ہوں میں ساتھ اس کے ستر اپنا اور

بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ۔ (ترمذی)

زینت کرتا ہوں میں ساتھ اسکے زندگی اپنی میں ۔

## کھانا شروع کرنے کی دُعا

کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھوئیں ۔ پھر جب کھانا شروع کریں ۔ تو یہ پڑھیں :۔

بِسْمِ اللّٰہِ (بخاری)

شروع ساتھ نام اللہ کے ۔

Marfat.com

ملاحظہ:- اگر کھانے کے شروع میں بسم اللہ بھول جائیں۔ اور کھانے کے دوران میں یاد آجائے۔ تو اس طرح پڑھ لیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ ط (ترمذی)

کھانے سے فارغ ہو کر پڑھنے کی دُعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا
سب تعریف ثابت ہے اللہ کے لئے تعریف بہت پاکیزہ

مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ
بابرکت نہ کفایت کی گئی اور نہ چھوڑی گئی اور

وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا ط اَلْحَمْدُ
نہ بے پرواہی کی گئی اس سے۔ اے پروردگار ہمارے ہماری حمد

لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَ
قبول کر۔ سب تعریف اللہ کو جس نے کھلایا ہم کو اور پلایا ہم کو

جَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (حصن حصین)
اور کیا ہم کو مسلمانوں سے

Marfat.com

## دُودھ پینے کی دُعا

دودھ خدا کی بڑی عجیب نعمت ہے اسے پی کر یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ (ابوداؤد)

اے اللہ! تو ہمارے لئے اس میں برکت دے اور اس سے زیادہ دے۔

## مصافحہ کی دُعا

مصافحہ کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:۔

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ (مشکوٰۃ)

اللہ ہمارے اور تمہارے گناہ معاف کرے۔

## روزہ افطار کرنے کی دُعا

روزہ افطار کرتے وقت یہ دعائیں پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى

اے اللہ! تیری رضا کی خاطر میں نے روزہ رکھا اور تیرے

رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (ابوداؤد)

دیئے ہوئے رزق پر میں نے افطار کیا۔

Marfat.com

ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ

پیاس جاتی رہی اور رگیں تر ہو گئیں

وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ ط (ابوداؤد)

اور ثابت ہوا ثواب اگر چاہا خدا نے

## نظر بد لگ جانے کی دُعا

نظر لگ جانا درست ہے۔ اگر کسی کو نظر لگ جائے تو اس پر یہ دعا پڑھیں۔

اُعِيْذُكَ بِكَلِمٰتِ اللّٰهِ التَّآمَّةِ

پناہ دیتا ہوں میں تجھ کو اللہ کے پورے کلمات کی

مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَآمَّةٍ

ہر شیطان کی برائی سے اور ہر موذی جانوروں کی برائی

وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّآمَّةٍ ط

سے اور ہر نظر والی آنکھ کی برائی سے۔

## تھکاوٹ دُور کرنے کی دُعا

حضرت فاطمہؓ نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دن بھر کے

Marfat.com

کام کاج کے باعث تھکاوٹ کی شکایت کی حضورؐ نے فرمایا۔ اے فاطمہؓ! رات کو سوتے وقت یہ پڑھا کرو۔ تھکن دور ہو جائے گی)۔

سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (بخاری)

۳۳ بار ۳۳ بار ۳۴ بار

## ڈر کے وقت کی دعا

اگر کوئی سوتے یا جاگتے وقت ڈرے۔ تو اس کو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔ کوئی چیز ایذا نہیں دے گی۔ انشاء اللہ۔

اَعُوْذُ بِکَلِمٰتِ اللّٰہِ التَّآمَّۃِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلمات کی

مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَابِہٖ وَشَرِّ

اس کے غضب سے اور اس کے عذاب سے اور اس کے

عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ

بندوں کی برائی سے اور شیطانوں کے وسوسوں سے

وَاَنْ یَّحْضُرُوْنَ ۞ (ابوداؤد)

اور ان کے حاضر ہونے سے۔

Marfat.com

# مریض کی شفا کی دُعا

مریض کے پاس اس دعا کو پڑھیں۔ اور اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیر دیں۔

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَ

دور کر دے تکلیف کو۔ پروردگار سب لوگوں کے

اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ

شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے نہیں ہے شفا کہیں بھی

إِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا (بخاری)

سوائے تیری شفا کے ایسی شفا عطا فرما جو نہ چھوڑے بیماری کو۔

اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ۔ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ۔

یا اللہ شفا دے اس کو۔ یا اللہ عافیت دے اس کو۔

(حصن حصین)

# بچوں کے جنازے کی دُعا

امام بخاریؒ نے تعلیقاً بیان کیا ہے۔ کہ حضرت حسن بصریؒ بچے کے جنازے پر سورۃ فاتحہ کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے:۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا

اے اللہ کر اس دیجیے کو ہمارے لیے آگے چلنے والا

وَّذُخْرًا وَّ اَجْرًا ۝ (بخاری شریف)

اور میر منزل اور ذخیرہ اور ثواب۔

نوٹ:۔ اگر میت لڑکی ہو۔ تو مذکر کی جگہ مونث کی ضمیر لائیں۔ اس طرح اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا، باقی دعا بدستور پڑھیں۔

## فجر کی سُنتوں کے بعد لیٹ کر پڑھنے کی دُعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ

اے اللہ پیدا کر میرے دل میں نور اور میری آنکھ میں

نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّ عَنْ یَّمِیْنِیْ

نور اور میرے کان میں نور اور میرے دائیں

نُوْرًا وَّعَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّ فَوْقِیْ

نور اور میرے بائیں نور اور میرے اوپر

نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّ اَمَامِیْ نُوْرًا وَّ

نور اور میرے نیچے نور اور میرے آگے نور اور

Marfat.com

خَلْفِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّ فِیْ
میرے پیچھے نور اور مجھے سراپا نور بنادے اور میری

لِسَانِیْ نُوْرًا وَّ عَصَبِیْ نُوْرًا وَّ لَحْمِیْ
زبان میں نور اور میرے پٹھوں میں نور اور میرے گوشت

نُوْرًا وَّ دَمِیْ نُوْرًا وَّ شَعْرِیْ نُوْرًا
میں نور اور میرے خون میں نور اور میرے بالوں میں نور

وَّ بَشَرِیْ نُوْرًا وَّ اجْعَلْ فِیْ نَفْسِیْ
اور میری کھال میں نور اور میری جان میں

نُوْرًا وَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّ اَعْطِنِیْ
نور اور مجھے بہت بڑا نور عطا کر اور مجھے نور ہی

نُوْرًا ○ (بخاری شریف)
بخشتا جا۔

(نوٹ) فجر کی سنتوں کے بعد بیٹھ کر تین بار پڑھنے کی دعا پیچھے گذر چکی ہے۔ یہ دعا لیٹ کر پڑھیں۔ رحمت عالم ﷺ سنتیں پڑھ کر داہنے پہلو پر لیٹتے تھے آپ بھی سنت کے مطابق داہنے پہلو پر لیٹ جایا کریں۔ اور دعا مذکور پڑھا کریں ؏

---

Marfat.com

# سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان کے موتی

## ہر روز مانگنے کی نورانی دُعائیں

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ
اے اللہ! کوئی چیز آسان نہیں مگر جس کو تو نے

سَهْلًا وَّاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ
آسان کیا اور تو ہی دشوار کو آسان کرتا

سَهْلًا اِذَا شِئْتَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
ہے جب چاہے کوئی معبود نہیں سوائے

اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ
اللہ بردبار کریم کے پاک ہے اللہ

رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
پروردگار عرش عظیم کا سب تعریفیں اللہ کے

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ
لئے ہیں (جو) پروردگار ہے سب جہانوں کا۔ مانگتا ہوں میں

Marfat.com

رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ

تجھ سے اسباب تیری رحمت کے اور اسباب تیری بخشش کے

الْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالْغَنِيمَةَ

اور بچنا ہر ایک گناہ سے اور لوٹ

مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ

ہر نیکی سے اور سلامتی ہر ایک

إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ

گناہ سے نہ چھوڑ کسی گناہ کو مگر تو اسکو معاف کر دے

وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا حَاجَةً

اور نہ کسی فکر کو مگر تو اس کو دور کر دے اور نہ کسی حاجت

هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا

کو مگر جو تیری مرضی کے مطابق ہو مگر تو اسکو پوری کر دے

يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ٥ (حصن حصین)

اے بڑے رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ وَ

اے اللہ تحقیق میں کمزور ہوں تو مجھ کو قوی کر، اور

اِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ

میں ذلیل ہوں تو مجھے عزت دے اور میں محتاج ہوں

فَارْزُقْنِیْ (حصن حصین) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

تو مجھے رزق دے۔ اے اللہ! تحقیق میں

اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ

پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے عاجز ہونے سے اور کاہلی

وَالْجُبْنِ وَالْھَرَمِ وَاَعُوْذُبِکَ

اور نامردی سے اور بہت بوڑھا ہونے سے کہ دوسرا بہترا ہو جاؤں

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ

اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے قبر کے عذاب سے۔ اور پناہ پکڑتا ہوں

مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ (بخاری)

ساتھ تیرے زندگی اور موت کے فتنے سے۔

Marfat.com

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ
اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے سنگدلی سے اور (عبادت) کی غفلت

وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ
سے اور فقر و فاقہ سے اور ذلت اور مفلسی سے۔

وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ
اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے محتاجی سے اور کفر سے اور

الْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ
نافرمانی سے اور (کتاب سنت کی) مخالفت سے اور نمود سے

وَالرِّيَآءِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ
اور ریاکاری سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے بہرا

وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ
اور گونگا ہونے سے اور دیوانہ ہونے سے اور کوڑھ

وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ ﴿حصن﴾
اور تمام بُری (لاعلاج) بیماریوں سے اور ترضہ کے بوجھ سے۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ زَوَالِ

اے اللہ! تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے تیری

نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِكَ وَ

نعمت کے جاتے رہنے سے اور تیری عافیت کے بدل جانے سے

فُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِیْعِ سَخَطِكَ

اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے تمام غصوں سے۔ (مسلم)

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَ

اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں تیری محبت اور

حُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ

اس شخص کی محبت جو تجھ سے محبت کرے اور اس عمل کی محبت

یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ

جو پہنچا دے مجھ کو تیری محبت پر۔ اے اللہ تو اپنی

حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ

محبت بہت پیاری کر مجھ کو میری جان کی محبت سے۔

Marfat.com

وَ اَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ (ترمذی)

اور میرے اہل کی اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِیْشَةً

اے اللہ! میں مانگتا ہوں تجھ سے پاکیزہ

نَقِیَّةً وَّمِیْتَةً سَوِیَّةً وَمَرَدًّا

جینا اور اچھا مرنا اور حشر میں

غَیْرَ مُخْزِیٍّ وَّ لَا فَاضِحٍ (طبرانی)

(والیسا) پھرنا جو خوار اور رسوا کرنے والا نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی

اے اللہ! سب کاموں میں ہمارا

الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَ اَجِرْنَا مِنْ

انجام اچھا کر اور دنیا کی رسوائی

خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ۔

اور آخرت کے عذاب سے ہمیں سلامت رکھ۔

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ

اے اللہ! ہم پناہ پکڑتے ہیں تجھ سے بلا کی مشقت

الْبَلَآءِ وَدَرْكِ الشَّقَآءِ وَسُوْءِ

سے اور بدبختی کے پانے سے اور بری

الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ (بخاری)

تقدیر سے اور (مصیبت پر) دشمنوں کے خوش ہونے سے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّ

اے اللہ! تو مجھ کو بہت صابر بنا دے اور

اجْعَلْنِیْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ

مجھ کو بہت شاکر کردے اور مجھ کو

فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ اَعْیُنِ

میری آنکھوں میں چھوٹا کر (کہ مغرور نہ ہو جاؤں) اور

النَّاسِ كَبِیْرًا (حصن)، اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ

لوگوں کی آنکھوں میں بڑا کر۔ یا الٰہی! نصیب کر

Marfat.com

لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ
ہمارے لیئے خوف اپنا اس قدر کہ حائل ہو تو

بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ
بہ سبب اس کے درمیان ہمارے اور درمیان گناہوں اپنے

وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ
کے اور نصیب کر ہم کو طاعت اپنی اس قدر کہ پہنچا دے

جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا
تو ہم کو بہ سبب اسکے بہشت اپنی میں اور نصیب کر یقین سے

تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مُصِيْبَاتِ
اس قدر کہ آسان کرے تو بہ سبب اسکے ہم پر مصیبتیں

الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا
دنیا کی اور بہرہ مند کر ہم کو ہماری شنوائیوں سے

وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا
اور ہماری بینائیوں سے اور ہماری قوت سے جبتک زندہ رکھے تو ہم کو

Marfat.com

وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ
اور بہرہ مندی کو وارث ہمارا اور گردان

ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا
غصہ ہمارا ان پر کہ ظلم کیا ہم پر اور فتح دے ہم کو

عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ
اس پر کہ دشمنی رکھے ہم سے اور نہ گردان

مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ
مصیبت ہماری ہمارے دین میں اور نہ کر

الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ
دنیا کو بہت بڑا اندیشہ ہمارا اور نہ نہایت ہمارے

عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا
علم کی اور نہ مسلط کر ہم پر اس کو

مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔ (ترمذی)
کہ نہ رحم کرے ہم پر۔

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ
اے اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور

عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں پر جیسے رحمت

عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کے

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ
تابعداروں پر، بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا
بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں پر

بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ
جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کے

اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝ (بخاری)
تابعداروں پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے ؁

Marfat.com

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ

اے اللہ رحمت بھیج محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور

عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں پر جیسے رحمت

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ

بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کے

اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ

تابعداروں پر، بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ برکت

عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا

بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں پر

بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ

جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کے

اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (بخاری)

تابعداروں پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے ؁

Marfat.com